e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 80 Friday , December 20 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۸۰) لکھنؤ، بروز جمعہ ۲۰-دسمبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۱۷/جمادی الثانی -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

راجیہ سبھا چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ کے خلاف تحریک عدم اعتماد کا نوٹس خارج

نئی دہلی۔ پارلیمنٹ ایک طرف لوک سبھا میں ان کی باتیں نہ سنے جانے کا الزام عائد کر رہے ہیں، دوسری طرف راجیہ سبھا چیئرمین پر ہی جانبداری کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ راجیہ سبھا چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ کے خلاف اپوزیشن نے تحریک عدم اعتماد کا نوٹس ایوان بالا کے سکریٹریٹ میں جمع کیا تھا، لیکن اب اس نوٹس کو خارج کیے جانے کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نے جگدیپ دھنکھڑ کے خلاف پیش کردہ تحریک عدم اعتماد کے نوٹس کو خارج کر دیا ہے۔ یہ نوٹس اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے آرٹیکل 67 بی کے تحت راجیہ سبھا سکریٹری پی سی مودی کو سونپا تھا۔ ملک میں 72 سالہ پارلیمانی جمہوریت کی تاریخ میں راجیہ سبھا چیئرمین کے خلاف کبھی تحریک مواخذہ نہیں آیا تھا۔ لیکن اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے بہت مجبوری میں یہ نوٹس دینے کی بات کہی تھی۔

عباس انصاری کو ہائی کورٹ سے جھٹکا، درخواست ضمانت مسترد

پریاگ راج: مختار انصاری کے بیٹے اور مئو کے ایم ایل اے عباس انصاری کو گینگسٹر کے طور پر اپنے خلاف درج مقدمے میں الہ آباد ہائی کورٹ سے جھٹکا لگا ہے۔ عدالت نے ان کی درخواست ضمانت مسترد کر دی ہے۔ جسٹس سمیت گوپال نے عباس انصاری کی درخواست ضمانت پر یہ حکم دیا۔ ریاستی حکومت کی طرف سے ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل منیش گوئل، گورنمنٹ ایڈوکیٹ اے کے سنڈ اور ایڈیشنل گورنمنٹ ایڈوکیٹ جے کے اپادھیائے موجود تھے۔ عباس انصاری چترکوٹ جیل میں بند ہیں۔ 3 اگست 2024 کو عباس اور دیگر چار افراد کے خلاف گینگسٹر ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ ان کو 6 ستمبر 2024 کو گینگسٹر کیس میں ریمانڈ پر لیا گیا تھا۔ اس میں عباس انصاری نے ہائی کورٹ میں ضمانت کی درخواست دائر کی تھی۔ عباس کے وکیل اوپیندر اپادھیائے نے کہا کہ درخواست گزار مئو سے اسمبلی کے رکن ہیں۔

پارلیمنٹ کے احاطے میں دھکا مکی معاملہ

بی جے پی اور کانگریس لیڈران کے درمیان زبانی جنگ

دو بی جے پی ممبران پارلیمنٹ زخمی، راہل گاندھی کے خلاف مقدمہ درج، حزب اختلاف نے لوک سبھا اسپیکر کو لکھا خط، جمہوری اقدار کی خلاف ورزی قرار دیا

نئی دہلی۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے مکر گیٹ پر وزیر داخلہ امت شاہ کے راجیہ سبھا میں ڈاکٹر بھیم راو امبیڈکر کے بارے میں دیئے گئے بیان کے خلاف جمعرات کو مظاہرہ کر رہے انڈیا اتحاد کے ممبران پارلیمنٹ اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے ساتھ دھکا مکی میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے دو ایم پی زخمی ہو گئے جنہیں علاج کے لیے رام منوہر لوہیا اسپتال لے جایا گیا بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی تصویر کے ساتھ صبح 11 بجے پارلیمنٹ ہاؤس کے مکر گیٹ پر بی جے پی اور انڈیا گروپ کے اراکین پارلیمنٹ احتجاج کر رہے تھے۔ اسی دوران دھکا مکی میں بی جے پی ممبران پارلیمنٹ پرتاپ سارنگی اور مکیش راجپوت گر کر زخمی ہو گئے۔ مسٹر سارنگی کے سر پر چوٹ آئی ہے۔ مسٹر سارنگی کو وہیل چیئر پر اور مسٹر راجپوت کو اسٹریچر پر ایمبولینس میں لے جایا گیا۔ مسٹر سارنگی نے کہا کہ وہ سیڑھیوں کے پاس کھڑے تھے جب کانگریس لیڈر راہل گاندھی آئے اور ایک رکن پارلیمنٹ کو دھکا دیا جو مجھ (مسٹر سارنگی) پر گرا جس کی وجہ سے وہ بھی گر پڑے۔ بعد میں دونوں زخمی ارکان اسمبلی کو یہاں کے ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اسپتال لے جایا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر راجپوت کو آئی سی یو میں داخل کرایا گیا ہے۔ پارلیمانی امور، قانون اور انصاف کے وزیر مملکت ارجن رام میگھوال نے کہا کہ دھکا مکی میں دو لیڈر زخمی ہوئے ہیں۔ 4-5 دیگر ممبران پارلیمنٹ نے اس بارے میں شکایت کی ہے... تمام ممبران پارلیمنٹ کو احتجاج کرنے کا حق ہے۔ انہوں نے (راہل گاندھی) جسمانی تشدد کیا اور سارنگی جی کی حالت دیکھنے بھی نہیں گئے۔ انہوں نے (کانگریس) ہمیشہ بی آر امبیڈکر کے ساتھ ناانصافی کی ہے۔ انہوں نے ہمیشہ ان کی توہین کی ہے۔ اسپتال کی رپورٹ کے مطابق ہم کارروائی کریں گے۔

انڈیا بلاک کے رہنماؤں نے پارلیمنٹ کمپلیکس میں پیش آنے والے دھکا مکی کے واقعے پر لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کو خط لکھا ہے۔ خط میں اس واقعے پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ انڈیا بلاک کے ارکان پارلیمنٹ پرامن احتجاج کر رہے تھے اور ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے مجسمے سے 'مکر دوار' تک مارچ کر رہے تھے۔ تاہم، جب انہوں نے پارلیمنٹ میں داخل ہونے کی کوشش کی تو انہیں روکا گیا۔ خط میں مزید کہا گیا ہے کہ اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی پر حکمران جماعت کے تین ارکان پارلیمنٹ نے حملہ کیا، جو ان کے حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ بی جے پی کے ارکان پارلیمنٹ نے ان کے ساتھ دھکا مکی اور دھمکیاں دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں پارلیمنٹ میں داخل ہونے سے روکنے کی کوشش کی گئی، جو آئینی حقوق پر حملہ ہے۔ بی جے پی کے ایم پی پرتاپ سارنگی نے دعویٰ کیا کہ وہ سیڑھیوں پر کھڑے تھے جب راہل گاندھی کے دھکا دینے سے ایک رکن ان پر گر پڑا، جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ اس واقعے کے بعد وزیراعظم نریندر مودی نے اسپتال جا کر زخمی ایم پی پرتاپ سارنگی اور مکیش راجپوت کی عیادت کی۔ ٹی ڈی پی کے ایم پی بیار ریڈی شبری اور بی جے پی کی ایم پی بانسری سوراج نے راہل گاندھی کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس تنازعے پر کانگریس نے اسے جمہوری اقدار پر حملہ قرار دیا ہے اور لوک سبھا اسپیکر سے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) لیڈر انوراگ ٹھاکر اور بانسری سوراج سمیت نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کے ارکان پارلیمنٹ نے جمعرات کو پارلیمنٹ ہاؤس کمپلیکس میں انڈیا گروپ اور این ڈی اے ارکان پارلیمنٹ کے درمیان دھکا مکی معاملے میں پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔ مسٹر ٹھاکر نے کہا، "ہم نے راہل گاندھی کے خلاف دہلی پولیس میں مار پیٹ اور اکسانے کی شکایت درج کرائی ہے۔ اس سے پہلے، نئے پارلیمنٹ ہاؤس کی مکر دوار کی سیڑھیوں کے قریب حکمراں این ڈی اے اور انڈیا گروپ کے لیڈروں کے درمیان دھکا مکی اور ہاتھا پائی میں مبینہ طور پر بی جے پی کے دو ممبران پارلیمنٹ زخمی ہو گئے۔ بی جے پی نے راہل گاندھی پر دھکا دینے کا الزام لگایا۔ تاہم کانگریس لیڈران نے ان الزامات کو مسترد کر دیا۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ اڈیشہ کے بالاسور سے بی جے پی کے رکن 69 سالہ پرتاپ سارنگی کے سر میں چوٹیں آئی ہیں۔ بی جے پی کے ایک اور رکن پارلیمنٹ مکیش راجپوت بھی زخمی ہوئے ہیں۔ دونوں اراکین اسمبلی کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ دوسری جانب پارلیمنٹ میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی ارکان پارلیمنٹ نے انہیں اور دیگر اپوزیشن ارکان کو پارلیمنٹ ہاؤس میں داخل ہونے سے روکا اور ان کے ساتھ دھکا مکی کی۔

مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے کہا، "یہ پارلیمانی تاریخ کا سیاہ دن ہے۔ وقار کو تار تار کر دیا گیا ہے۔ جمہوریت کو تار تار کر دیا گیا ہے۔ راہل گاندھی اور کانگریس پارٹی کی غنڈہ گردی جیسی دوسری کوئی مثال نہیں ہے۔ ایسا طرز عمل ہندوستان کی پارلیمانی تاریخ میں کبھی نہیں دیکھا گیا۔ وہ ہریانہ اور مہاراشٹر ہار گئے تو پارلیمنٹ میں اپنی مایوسی کیوں نکال رہے ہیں؟ راہل گاندھی اور کانگریس کے لوگوں کو جمہوریت میں طرز عمل کو سمجھنے کے لیے ایک ورکشاپ بلائی جانا چاہیے۔ میں اداس ہوں مسٹر امت شاہ کی تقریر نے کانگریس کو بے نقاب کر دیا ہے۔ اس سے وہ اس قدر مایوس ہو گئے ہیں کہ اب وہ غنڈہ گردی پر اتر آئے ہیں۔ ہم اس غنڈہ گردی کی مذمت کرتے ہیں۔" مرکزی وزیر کرن رجیجو نے کہا کہ مکر گیٹ لوک سبھا اور راجیہ سبھا دونوں میں ممبران پارلیمنٹ کے داخلے کا مرکزی دروازہ ہے۔ کانگریس اور ان کے دیگر ممبران اسمبلی اس مخصوص جگہ پر کھڑے ہو گئے اور پورے اجلاس کے دوران پلے کارڈ دکھاتے رہے اور نعرے لگاتے رہے۔ آج 1951 کے بعد پہلی بار نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کے ایم پی کانگریس پارٹی کے ذریعہ امبیڈکر کی توہین کے خلاف احتجاج کرنے وہاں گئے تھے۔ جب این ڈی اے کے ممبران پارلیمنٹ مکر دوار، مین گیٹ پر احتجاج کر رہے تھے، راہل گاندھی کی قیادت میں کانگریس کے ممبران پارلیمنٹ آئے اور بی جے پی کے دو ممبران پارلیمنٹ پر حملہ کیا، انہیں دھکا دیا اور دیگر ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ دھکا مکی بھی کی۔ بی جے پی کے دو ایم پی پرتاپ سنگھ سارنگی اور مکیش راجپوت کو شدید چوٹیں آئی ہیں۔

مبینہ دھرم سنسد: سپریم کورٹ کا توہین عدالت کی درخواست پر غور کرنے سے انکار

نئی دہلی۔ (یو این آئی) سپریم کورٹ نے اتر پردیش کے غازی آباد میں یتی نرسمہانند فاؤنڈیشن کو مبینہ طور پر دھرم سنسد کے انعقاد کی اجازت دینے کے معاملے کو توہین عدالت قرار دیتے ہوئے کئی سابق سینئر نوکر شاہوں اور سماجی کارکنوں کی طرف سے دائر عرضی جمعرات کو خارج کر دی۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی قیادت والی بنچ نے اس معاملے پر غور کرنے سے انکار کر دیا اور عرضی گزاروں سے کہا کہ وہ ہائی کورٹ سے رجوع کر سکتے ہیں۔ بنچ نے درخواست گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے پرشانت بھوشن کے دلائل سننے کے بعد کہا، "تمام مقدمات سپریم کورٹ میں نہیں آ سکتے۔ اگر میں ایک (اس درخواست) پر غور کرتا ہوں تو مجھے اس طرح کی دیگر تمام درخواستوں پر غور کرنا ہوگا۔ تاہم بنچ نے اتر پردیش حکومت کو احتیاط برتنے کا مشورہ دیتے ہوئے ریاستی حکومت کی طرف سے پیش ہونے والے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل کے ایم نٹراج سے کہا، "براہ کرم اس پر نظر رکھیں کہ کیا ہو رہا ہے، پروگرام کو ریکارڈ کیا جانا چاہیے۔ صرف اس حقیقت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اس بات پر غور نہیں کر رہے ہیں کہ آیا خلاف ورزی ہوئی ہے یا نہیں۔

قابل ذکر ہے کہ یتی نرسمہانند فاؤنڈیشن کو 17-21 دسمبر کو غازی آباد میں نام نہاد دھرم سنسد منعقد کرنے کی اجازت دینے کے معاملے کو سنگین قرار دیتے ہوئے کئی سابق سینئر نوکر شاہوں اور سماجی کارکنوں نے توہین عدالت قرار دیتے ہوئے ریاستی پولیس اور متعلقہ ضلع انتظامیہ کے خلاف درخواست دائر کی تھی۔ پیر کو چیف جسٹس کی سربراہی والی بنچ نے اس توہین عدالت کی درخواست پر فوری سماعت کے لیے ایڈوکیٹ پرشانت بھوشن کی درخواست پر غور کرنے کی یقین دہانی کرائی تھی اور ان سے کہا تھا کہ وہ ای میل کے ذریعے درخواست سے متعلق اپنی درخواستیں بھیجیں۔ درخواست گزاروں میں ریٹائرڈ انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس (آئی اے ایس) افسر ارونا رائے کے علاوہ ریٹائرڈ آئی ایف ایس اشوک کمار شرما، دیب مکھرجی اور نوریکھا شرما، پلاننگ کمیشن کی سابق رکن سعیدہ حمید اور سماجی محقق اور پالیسی تجزیہ کار روجیان ایم جے شامل ہیں۔

انہوں نے اپنی درخواست میں دعویٰ کیا تھا کہ غازی آباد نام نہاد دھرم سنسد کیس میں عدالت عظمیٰ کے احکامات کی جان بوجھ کر توہین کا معاملہ بنتا ہے۔ درخواست میں کہا گیا کہ عدالت عظمیٰ نے تمام قابل اور مناسب حکام کو فرقہ وارانہ سرگرمیوں اور نفرت انگیز تقاریر میں ملوث افراد یا گروہوں کے خلاف ازخود کارروائی کرنے کی ہدایت دی تھی۔ عرضی میں دعویٰ کیا گیا ہے، "یہ 17 سے 21 دسمبر کے درمیان غازی آباد میں یتی نرسمہانند فاؤنڈیشن کے ذریعہ منعقد ہونے والی دھرم سنسد کے پیش نظر ہے۔" اس سنسد کی ویب سائٹ اور اشتہارات میں اسلام کے پیروکاروں کے خلاف بہت سے فرقہ وارانہ بیانات ہیں، جو مسلمانوں کے خلاف تشدد کو ہوا دیتے ہیں۔ 28 اپریل 2023 کو، شاہین عبداللہ کی ایک رٹ درخواست پر، عدالت عظمیٰ نے تمام ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو ہدایت دی تھی کہ وہ تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی دفعہ 153A، 153B، 295A اور 506 کے تحت ازخود نوٹس لیتے ہوئے فوجداری مقدمہ درج کریں۔

اپوزیشن کے ہنگامے کے بعد اسمبلی کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی

لکھنؤ۔ (یو این آئی) اپوزیشن جماعتوں کے ہنگامے کے درمیان اتر پردیش اسمبلی کے سرمائی اجلاس کی کارروائی جمعرات کی دوپہر کو غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ جیسے ہی آج صبح 11 بجے ایوان کی کارروائی شروع ہوئی، اہم اپوزیشن پارٹی سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے ارکان ایوان میں آ کر ہنگامہ کرنے لگے۔ ایس پی ممبران آئین ساز بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی توہین اور بدھ کو ایس پی ممبر کو نکالے جانے کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ اسمبلی اسپیکر ستیش مہانا نے اپوزیشن ممبران کو سمجھانے اور اپنی نشستوں پر جانے کی درخواست کی جسے نظر انداز کر دیا گیا۔ زبردست ہنگامہ آرائی کے درمیان قانون سازی کا کام جاری رہا اور ایک ایک کر کے تمام بل منظور کئے گئے۔ اپوزیشن ارکان کو سمجھانے کی کوششیں بے سود ہوتی دیکھ کر مسٹر مہانا نے ایوان کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دی اور ضمنی بجٹ پر بحث نہیں ہو سکی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ آج سہ پہر 3 بجے ایوان سے خطاب کرنے والے تھے۔

بابا صاحب اس ملک کی روح ہیں، ان کے چاہنے والے بی جے پی کی حمایت نہیں کر سکتے، کیجریوال کا نتیش۔ نائیڈو کو کھلا خط

نئی دہلی۔ امیت شاہ کے ذریعہ بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے سلسلے میں کیے گئے تبصرے کے بعد پورے ملک کی سیاست میں گھمسان مچا ہوا ہے۔ کانگریس سمیت کئی اپوزیشن پارٹیاں شاہ کے اس بیان کی زبردست مخالفت کر رہی ہیں جو انہوں نے پارلیمنٹ میں دیا تھا۔ اہم اپوزیشن جماعت کانگریس شاہ کے بیان کے خلاف جارحانہ رخ اختیار کیے ہوئے اور اس معاملے پر پارلیمنٹ میں احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔ اس درمیان عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے بھی اس تعلق سے اپنا ردعمل ظاہر کیا ہے۔ اروند کیجریوال نے بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار اور آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو کو ایک خط لکھا ہے۔ اس خط میں کیجریوال نے کہا ہے کہ بابا صاحب رہنما نہیں، اس ملک کی روح ہیں۔ بابا صاحب کو چاہنے والے بی جے پی کی حمایت نہیں کر سکتے۔ لوگ چاہتے ہیں آپ بھی اس مسئلے پر گہرائی سے غور کریں۔ کیجریوال نے نتیش کمار اور چندرا بابو نائیڈو کو لکھے گئے خط میں کہا ہے کہ میں آپ کو یہ خط ایک انتہائی اہم معاملے پر لکھ رہا ہوں، جو نہ صرف ہمارے آئین بلکہ بابا صاحب امبیڈکر کے وقار سے بھی جڑا ہے۔ انہوں نے خط میں آگے لکھا "حال ہی میں پارلیمنٹ میں ملک کے وزیر داخلہ امیت شاہ نے بابا صاحب کے نام پر جو تبصرہ کیا، اس نے پورے ملک کو حیران کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ امبیڈکر... امبیڈکر بولنا آج کل فیشن بن گیا ہے، نہ صرف توہین آمیز ہے بلکہ بی جے پی کی بابا صاحب اور ہمارے آئین کے تئیں فکر کو اجاگر کرتا ہے۔ کیجریوال نے خط میں مزید لکھا کہ بابا صاحب امبیڈکر، جنہیں کولمبیا یونیورسٹی نے ڈاکٹر آف لاء سے اعزاز بخشا تھا، جو ہندوستان کے آئین ساز تھے اور جنہوں نے سماج کے سب سے محروم طبقوں کو حق دلانے کا خواب دیکھا، ان کے بارے میں ایسا کہنے کی ہمت آخر بی جے پی نے کیسے کی؟ اس سے ملک بھر میں کروڑوں لوگوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔

امت شاہ کا امبیڈکر پر متنازعہ بیان پر نہیں تھم رہا ہے ہنگامہ

'انڈیا اتحاد' کا پارلیمنٹ احاطہ میں شدید احتجاج، کانگریس نے شاہ کے خلاف 'خصوصی استحقاق کی خلاف ورزی' کی کارروائی کا دیا نوٹس

نئی دہلی: نئی دہلی۔ راجیہ سبھا میں امت شاہ کے ذریعہ آئین کے معمار ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے خلاف کیے گئے تبصرہ کے بعد جو ہنگامہ برپا ہوا ہے وہ تھم نہیں رہا ہے۔ خاص طور سے اپوزیشن لیڈران نے امت شاہ کے خلاف مورچہ کھول دیا ہے۔ اپوزیشن نے جمعرات کو اس معاملے میں ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے بڑی کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے نے وزیر داخلہ امت شاہ کے خلاف 'خصوصی استحقاق کی خلاف ورزی' کی کارروائی شروع کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کھڑگے سے قبل ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ ڈیرک او برائن نے بھی بدھ کو شاہ کے خلاف 'خصوصی استحقاق کی خلاف ورزی' کا نوٹس دیا تھا۔ ملکارجن کھڑگے نے 'خصوصی استحقاق کی خلاف ورزی' کے حوالے سے کہا کہ "وزیر داخلہ امت شاہ کے خلاف 'خصوصی استحقاق کی خلاف ورزی' کی کارروائی شروع کی جائے۔" کھڑگے نے ایوان کے طریقہ عمل اور کارگزاری اصول کے رول-188 کے تحت نوٹس دیا ہے۔ کھڑگے نے کہا کہ "وزیر داخلہ نے ایوان میں جو تبصرے کیے ہیں وہ ہندوستان کی آئین کے چیف معمار بی آر امبیڈکر کی واضح طور پر توہین ہے۔" بھیم راؤ امبیڈکر کے حوالے سے ایوان میں برسر اقتدار اور حزب مخالف لیڈران کے درمیان جو رسہ کشی ہے اس میں یہ جاننا اہم ہے کہ 'خصوصی استحقاق کی خلاف ورزی' ہے کیا جس کی بات کھڑگے کر رہے ہیں۔ اس تجویز کا نوٹس کون اور کن حالات میں دے سکتا ہے؟ جس کے خلاف 'خصوصی استحقاق کی خلاف ورزی' پیش کیا گیا ہے اس کے خلاف مزید کیا کارروائی کی جا سکتی ہے؟ وہیں آج لوک سبھا میں اپوزیشن کے اراکین، جن میں کانگریس کے رہنما راہل گاندھی بھی شامل تھے، وزیر داخلہ امت شاہ کے امبیڈکر پر دیئے گئے حالیہ بیان کے خلاف پارلیمنٹ میں شدید احتجاج کیا۔ اپوزیشن نے امت شاہ سے معافی اور ان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ اس دوران راہل گاندھی نیلی ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھے، جبکہ پرینکا گاندھی نے بھی نیلی ساڑی زیب تن کی ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ دیگر اپوزیشن اراکین بھی نیلے رنگ کے کپڑے میں ملبوس تھے، جو بابا صاحب امبیڈکر کے ساتھ اظہار یکجہتی کی علامت تھا۔ لوک سبھا میں اپوزیشن رہنماؤں راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی کی قیادت میں انڈیا بلاک کے اراکین نے پارلیمنٹ کے احاطے میں بابا صاحب امبیڈکر کی مورتی کے سامنے احتجاجی مارچ نکالا۔ پرینکا گاندھی نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی نے بابا صاحب کا مذاق اُڑایا ہے اور ان کی تصویر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی ہے، جو ان کے مطابق بابا صاحب کے وقار کا توہین ہے۔ وہیں، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں بھی زبردست ہنگامہ آرائی دیکھنے کو ملی۔ اپوزیشن اراکین نے "جے بھیم" کے نعرے لگائے اور لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں امبیڈکر کے خلاف بی جے پی کے بیانات پر احتجاج جاری رکھا۔ راجیہ سبھا کے چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ نے اجلاس کے آغاز میں ایک رکن کو سالگرہ کی مبارکباد دی لیکن اپوزیشن کا احتجاج جاری رہا۔ دونوں ایوانوں کی کارروائی، جن میں لوک سبھا اور راجیہ سبھا شامل ہیں، امیت شاہ کے بیان پر شدید ہنگامہ کی وجہ سے متعدد بار ملتوی کی گئی۔ آج کی کارروائی میں، دونوں ایوانوں میں اپوزیشن اراکین نے اپنی شدید ناراضگی کا اظہار کیا اور ان بیانات پر سخت ردعمل ظاہر کیا جو امبیڈکر کی توہین کے طور پر دیکھے جا رہے ہیں۔

اجمیر میں درگاہ کو مہادیو مندر قرار دینے والی عرضی پر سماعت آج

اجمیر۔ (یو این آئی) راجستھان کے اجمیر میں واقع خواجہ معین الدین حسن چشتی کی درگاہ کو سنکٹ موچن مہادیو مندر قرار دینے والی عرضی پر اجمیر سول کورٹ ویسٹ میں کل سماعت ہوگی۔ اجمیر کے ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ (اے سی جے ایم) نے 27 نومبر کو ہندو سینا کے قومی صدر، دہلی کے رہائشی وشنو گپتا کی دعویٰ عرضی کو قبول کرتے ہوئے تین فریقوں کو نوٹس جاری کرتے ہوئے 20 دسمبر کو پیشی کی تاریخ پر جواب دینے کو کہا ہے۔ یہ فریق ہیں اقلیتی امور کی وزارت، درگاہ کمیٹی اور محکمہ آثار قدیمہ (اے ایس آئی) ہیں۔ عدالت کی جانب سے درخواست کو سماعت کے لیے منظور کیے جانے کے بعد ملک بھر کے سیاست دانوں، مسلم رہنماؤں اور ہندو تنظیموں کے سرکردہ افراد نے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ اجمیر درگاہ شریف سے وابستہ انجمن کمیٹیوں اور درگاہ دیوان دونوں نے کھلے طور ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے ضرورت پڑنے پر عدالت میں فریق بننے کی بات بھی کہی تھی۔

'بی جے پی نے ہمیشہ نہرو-امبیڈکر کی بے عزتی کی'

پارلیمنٹ کے باہر ہنگامہ پر کھڑگے-راہل کا سخت ردعمل

نئی دہلی۔ پارلیمنٹ میں دھکا مکی والے تنازعہ کے بعد کانگریس نے آج پریس کانفرنس کر حقیقت میڈیا کے سامنے رکھی۔ اس پریس کانفرنس میں کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، راہل گاندھی، جے رام رمیش اور کے سی وینوگوپال جیسے سرکردہ پارٹی لیڈران موجود تھے۔ آئین پر بحث کے دوران راجیہ سبھا میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی تقریر پر حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ "حکومت، خاص طور سے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ جو بھی بیان ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے بارے میں دے رہے ہیں، وہ بہت افسوسناک ہے اور انھوں نے (امت شاہ) کل سچائی کو جانے بغیر ہی پریس کانفرنس کو خطاب کر دیا۔ جواہر لال نہرو اور ڈاکٹر امبیڈکر کو گالی دینے سے پہلے انھیں حقیقت کا پتہ کرنا چاہیے تھا۔" کھڑگے نے پریس کانفرنس میں میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "امبیڈکر پر بیان بازی بہت افسوسناک ہے۔ بی جے پی نے نہرو-امبیڈکر کے تعلق سے صرف جھوٹ بولا ہے اور ان کی بے عزتی کی ہے۔ وزیر داخلہ امت شاہ اپنی غلطی کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ وزیر داخلہ کو استعفیٰ دینا چاہیے اور ملک سے معافی مانگنی چاہیے۔" پارلیمنٹ احاطہ میں ہوئی دھکا مکی معاملہ پر کھڑگے نے کہا کہ "ہم پارلیمنٹ میں ہر روز احتجاجی مظاہرہ کرتے تھے، کبھی تشدد نہیں ہوا۔ آج بھی ہم لوگ پرامن مظاہرہ کر رہے تھے۔ ہمیں 'مکر دوار' پر روکا گیا۔ اس دوران ہمارے اوپر حملہ کیا گیا۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "بی جے پی کے اراکین پارلیمنٹ نے مجھے دھکا دیا۔ ہماری خاتون اراکین پارلیمنٹ کو بھی دھکا دیا گیا۔ وہ لوگ ہمارا مذاق اڑا رہے تھے۔" انھوں نے ساتھ ہی یہ عزم ظاہر کیا کہ ہم اس معاملے میں اب ملک گیر مظاہرہ کریں گے۔ اس پریس کانفرنس سے راہل گاندھی نے بھی خطاب کیا۔ انھوں نے کہا کہ "بابا صاحب امبیڈکر کی بے عزتی کی گئی ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اس معاملے میں ملک سے معافی مانگیں اور مرکزی کابینہ سے استعفیٰ دیں۔" انھوں نے مزید کہا کہ بی جے پی نے پارلیمنٹ میں اڈانی کے معاملے پر بحث کو روکنے کی کوشش کی۔ بی جے پی شروع سے ہی اس معاملے سے لوگوں کی توجہ بھٹکانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اب وزیر داخلہ کا امبیڈکر کو لے کر دیا گیا بیان اسی کوشش کا نتیجہ ہے۔ راہل گاندھی کا کہنا ہے کہ بی جے پی کی سوچ امبیڈکر مخالف ہے۔

لکھنؤ میں کانگریس کارکن کی موت پر ہنگامہ

ایف آئی آر درج، اجے رائے کے سنگین الزامات

لکھنؤ: 19 دسمبر (پی این ایس) 18 دسمبر کو کانگریس نے اسمبلی کا گھیراؤ کیا اور راجدھانی لکھنؤ میں مظاہرہ کیا تھا۔ اس واقعہ میں کانگریس کے ایک کارکن جس کی شناخت پربھات پانڈے کے نام سے ہوئی ہے کی موت ہو گئی۔ اس معاملے میں اب متوفی کے چچا منیش کمار پانڈے نے حسین گنج تھانے میں نامعلوم لوگوں کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کرایا ہے۔ پولیس کو دی گئی شکایت میں منیش کمار پانڈے نے بتایا کہ ان کا 31 سالہ بھتیجا پربھات کمار پانڈے گومتی نگر میں ایک پی جی میں رہ کر تیاری کر رہا تھا۔ شام کو اسے کانگریس کے دفتر سے فون آیا کہ پربھات تقریباً دو گھنٹے سے دفتر میں بے ہوش پڑا ہے۔ جس کے بعد اس نے اپنے ایک جاننے والے کو کانگریس کے دفتر بھیجا، جہاں اسے معلوم ہوا کہ پردیپ کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے ہیں۔ متوفی کے چچا منیش کمار پانڈے نے بتایا کہ جب اس کے جاننے والے نے کانگریس کے دفتر میں ان پر دباؤ ڈالا تو وہ پربھات کو گاڑی سے اسپتال لے گئے۔ جہاں ڈاکٹروں نے پربھات کو مردہ قرار دے دیا۔ اس نے پولیس کو بتایا کہ اس کے بھتیجے کو کوئی بیماری نہیں ہے لیکن اسے شبہ ہے کہ اس کے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آیا ہے۔ منیش نے اپنے بھتیجے کے قتل کا شبہ ظاہر کیا ہے۔ نیوز پورٹل 'اے بی پی' پر شائع خبر کے مطابق اس واقعہ کے بعد پولیس نے پربھات کی موت کے حوالے سے وضاحت دی اور لوگوں سے افواہوں پر دھیان نہ دینے کی اپیل کی۔

کانگریس کارکن کی موت: حکومت کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے حادثہ

لکھنؤ۔ جمعرات کو لکھنؤ میں کانگریس کے مظاہرے کے دوران کارکن پربھات پانڈے کی موت کے خلاف کانگریس کارکنوں اور لیڈروں نے شدید احتجاج کیا اور ریاستی حکومت کے خلاف برہمی کا اظہار کیا۔ انہوں نے پارٹی دفتر کے مین گیٹ پر وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا پتلا جلایا۔ این ایس یو آئی کارکن انکشت سنگھ آگ کی لپیٹ میں آ کر جھلس گیا۔ کانگریسیوں نے پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک خراج عقیدت میٹنگ کا اہتمام کیا۔ قومی جنرل سکریٹری اویناش پانڈے، سابق ایم پی اور ریاستی کانگریس کے صدر اجے رائے، سابق وزیر، ایم پی، ایم ایل ایز اور سیاسی قائدین نے تعزیتی میٹنگ میں شرکت کی۔ پولیس ٹیم نے تفتیش کی، کارکن کے موبائل کی فرانزک جانچ کی جائے گی۔ اس سے پہلے پولس کی ٹیم معاملے کی جانچ کے لیے جمعرات کی صبح کانگریس کے دفتر پہنچی۔

ڈی ایٹ سربراہی اجلاس کے موقع پر

فلسطین و یمن پر صیہونی حکومت کی وحشیانہ جارحیت

صیہونی فوجیوں نے نابلس میں عسکر جدید پناہ گزیں کیمپ پر دھاوا بول کر پانچ فلسطینیوں کو گرفتار کرلیا

قاہرہ (ایجنسی)۔ مصر کے وزیر خارجہ نے بتایا ہے کہ قاہرہ میں ڈی ایٹ کے سربراہی اجلاس کے موقع پر جمعرات کی شام لبنان اور فلسطین پر بھی ایک خصوصی اجلاس کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ بدر عبدالعاطی نے بتایا ہے کہ ڈی ایٹ کے موقع پر لبنان اور فلسطین میں حالات کا جائزہ لینے کے لئے جمعرات کی شام ایک خصوصی اجلاس منعقد کئے جانے کا پروگرام ہے۔ اسلامی ملکوں کی تنظیم ڈی ایٹ ایسے عالم میں لبنان و فلسطین کے حالات پر تبادلہ خیال کا پروگرام بنا رہی ہے کہ جب صیہونی حکومت کی جارحیت اور جرائم کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور صیہونی حکومت کے جنگی طیاروں نے آج صبح یمن کے دارالحکومت صنعا اور صوبہ الحدیدہ کے بعض علاقوں اور اسی طرح یمن کے بنیادی ڈھانچوں منجملہ بجلی گھروں اور راس العیسی و الحدیدہ بندرگاہ میں ایندھن کے ذخائر پر جارح صیہونی حکومت نے وحشیانہ حملہ کیا۔ یمنی میڈیا ذرائع کے مطابق صیہونی حکومت کے جارحانہ حملوں میں کم سے کم بارہ یمنی شہری شہید ہوئے ہیں۔ غاصب صیہونی فوجیوں نے جمعرات کی صبح غرب اردن کے مختلف علاقوں پر جارحیت جاری رکھتے ہوئے بڑے پیمانے پر فلسطینی نوجوانوں کو گرفتار کیا ہے جن میں کئی ایسے نوجوان ہیں جو صیہونی جیل سے رہا ہوئے تھے۔ صیہونی فوجیوں نے نابلس میں عسکر جدید پناہ گزیں کیمپ پر دھاوا بول کر پانچ فلسطینیوں کو گرفتار کرلیا جبکہ الخلیل میں بھی صیہونی فوجیوں نے بیت عوا علاقے میں گھس کر کم سے کم پچاس فلسطینیوں کو حراست میں لے لیا جن میں سے اکثر رہا ہونے والے قیدی تھے۔ اسی طرح شمالی الخلیل کے حلحول علاقے میں صیہونی فوجیوں نے نبی ایوب مسجد کے امام جماعت شیخ احسان کراجہ اور ان کے بیٹے کو ان کے گھر پر حملہ کرکے گرفتار کرلیا۔ صیہونی جارحیت اور جرائم ایسے حالات میں جاری ہیں کہ جب صیہونی فوجی جنگ اور جرائم سے تھک کر استعفے دے رہے ہیں اور نفسیاتی مراکز کا رخ کر رہے ہیں۔ صیہونی اخبار اسرائیل ہیوم نے انکشاف کیا ہے کہ جنگ کے بعد استعفوں کے اندازوں کے برخلاف رواں سال میں ہی فوج کے پانچ سو افسروں نے استعفی دیا ہے اور استعفوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اسرائیلی فوج کے افسروں کے استعفے کی کئی وجوہات ہیں جن میں اہم وجہ جنگ اور معاشی مسائل ہیں۔

یمنی مجاہدین نے دہشت گرد اسرائیلی فوج کے دو حساس اہداف کو بنایا نشانہ

یمن (ایجنسی)۔ المسیرہ نیٹ ورک کے مطابق یمنی مسلح افواج کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل یحیی سریع نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ یمنی مسلح افواج کے میزائل یونٹ نے فلسطین 2 نامی سپر سونک بیلسٹک میزائلوں سے مقبوضہ جافا میں اسرائیلی دشمن کے 2 خصوصی اور حساس فوجی اہداف کو نشانہ بنایا۔ یحیی سریع نے مزید کہا کہ یہ کارروائی عین اس وقت کی گئی جب اسرائیل صنعاء اور الحدیدہ صوبے میں پاور پلانٹس سمیت ہماری شہری تنصیبات پر حملہ کی کوشش کر رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا یہ اقدام پوری طرح سے قانونی اور جائزہ دفاع کے زمرے میں آتا ہے۔ یحیی سریع نے ایک بار پھر اپنے ملک کے اس موقف کا اعادہ کیا کہ غزہ جنگ اور اس علاقے کی ناکہ بندی کے خاتمے کے تک یمنی فوج صیہونی اہداف پر حملے جاری رکھے گی۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب صیہونی میڈیا نے آج صبح یمن کی جانب سے اسرائیل کے 2 فوجی اہداف پر کامیاب میزائل حملوں کی خبریں جاری کی ہیں۔

اسرائیل، لبنان کے نقصان کی تلافی کرے

ہم درست سمت میں درست قدم اٹھا رہے ہیں: ترکیہ

انقرہ، 19 دسمبر (یو این آئی) ترکیہ کے صدر رجب طیب اردوعان نے کہا ہے کہ "جو کوئی بھی یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ خون ریزی کر کے، مزید تباہی پھیلا کر، تباہ و برباد کر کے اور شہریوں کو قتل کر کے اپنی سلامتی میں اضافہ کر سکتا ہے وہ ایک سنگین غلطی میں مبتلا ہے"۔ صدر اردوعان نے انقرہ صدارتی کمپلیکس میں لبنان کے وزیر اعظم نجیب میقاتی کے ہمراہ مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب میں کہا ہے کہ فلسطین کی طرح لبنان نے بھی گزشتہ سال اسرائیلی دھمکیوں اور جارحیت کے ساتھ گزارا ہے۔ اگرچہ لبنان میں جنگ بندی ہوگئی ہے، لیکن اس عمل کے دوران 10 لاکھ سے زیادہ لوگ بے گھر ہوگئے اور 4 ہزار سے زیادہ لبنانی اسرائیل کے ہاتھوں قتل ہوگئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ "لبنان کی سلامتی کو خطے کی استحکام سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ غزہ میں جنگ بندی اور مستقل امن کے بغیر ہمارا خطہ امن حاصل نہیں کر سکتا۔ میری ہر موقع پر بیان کردہ ایک حقیقت کو یہاں ایک دفعہ پھر دہراتا ہوں کہ جو کوئی بھی اس خیال میں ہے کہ مزید خون بہا کر، مزید تباہی پھیلا کر، تباہ و برباد کر کے اور شہریوں کو قتل کر کے اپنی سلامتی میں اضافہ کر سکتا ہے وہ ایک سنگین غلطی میں مبتلا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسرائیلی حکومت ابھی تک اس حقیقت کو نہیں سمجھی بلکہ درست کہیں تو سمجھنا نہیں چاہتی۔ ترکیہ نے اسرائیلی جارحیت کے خلاف اپنے تمام وسائل کے ساتھ لبنان کی پشت پناہی کی ہے اور انسانی امداد جاری رکھی ہے۔" اردوعان نے کہا ہے کہ اسرائیل کو جنگ بندی کی مکمل پابندی کرنی چاہیے اور لبنان میں ہونے والے نقصان کی تلافی کے لیے بین الاقوامی برادری کو اسرائیل پر دباؤ جاری رکھنا چاہیے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ترکیہ اس معاملے میں اپنی ذمہ داری نبھاتا رہے گا۔ مہمان وزیر اعظم نجیب میقاتی نے بھی کہا ہے کہ تاریخ میں جب بھی ان کا ملک کسی پیچیدہ اور مشکل دور سے گزرا، ترکیہ نے ان کی حمایت کی ہے۔ میقاتی نے کہا ہے کہ میں، لبنان اور اس کے عوام کے لیے ترکیہ کے جذبات کے لیے آپ کا شکر گزار ہوں۔ خاص طور پر اسرائیلی حملوں کے دوران انسانی اور سیاسی سطح پر آپ کی مدد، اظہار یکجہتی اور حمایت ہمارے لیے، بہت قیمتی ہے۔

ترکیہ کے وزیر خارجہ خاقان فیدان نے کہا ہے کہ "ہم، شام میں علیحدگی پسند دہشت گرد تنظیم پی کے کے/ وائی پی جی کے خلاف آپریشن جاری رکھیں گے"۔ قطر کی نشریاتی ادارے الجزیرہ کے لئے انٹرویو میں فیدان نے اس بات پر زور دیا کہ وائی پی جی، دہشت گرد تنظیم پی کے کے کی ایک شاخ ہے اور ترکیہ کے لیے ایک اہم خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ "وائی پی جی شام میں، اپنے زیر قبضہ علاقوں میں، اپنی موجودگی اور تسلط برقرار رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ دہشت گرد تنظیم اپنے آپ کو، داعش کے خلاف جنگ میں، مغرب کی مددگار تنظیم کے طور پر پیش کر رہی ہے۔ لیکن بیان کی حقیقی شناخت کی غلط عکاسی ہے۔ وائی پی جی کی وہاں موجودگی بطور ایک دہشت گرد تنظیم کے ہے"۔ فیدان نے کہا ہے کہ "نہ تو امریکہ ہمیں دہشت گردی کے خطرے کے خلاف کارروائی نہ کرنے کا کہہ سکتا اور نہ ہی ہم ایسی کوئی بات مانیں گے۔ پی کے کے/ وائی پی جی کے خلاف آپریشن جاری رہیں گے"۔ وزیر فیدان نے اس بات پر بھی زور دیا کہ شام میں ترکیہ کی موجودگی کے دو بنیادی مقاصد ہیں، "ایک شام سے ترکیہ کی طرف مزید بڑے پیمانے پر نقل مکانی کو روکنا اور دوسرا دہشت گردی کے خلاف جنگ۔ جب ہم دیکھیں گے کہ یہ دونوں اہم خدشات دور ہو گئے ہیں، تو شام میں رہنے کی کوئی وجہ نہیں رہے گی۔ فی الحال ہمیں معلوم ہے کہ ہم درست سمت میں درست قدم اٹھا رہے ہیں"۔

افغانستان تحریک طالبان پاکستان کی محفوظ پناہ گاہ

عالمی امن کیلئے سنگین خطرہ

کنڑ 19 دسمبر (یو این آئی) فتنہ الخوارج تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کے کمانڈر رحیم اللہ عرف شاہد عمر کی افغانستان کے صوبہ کنڑ میں ہلاکت پاکستان کے لیے ایک اہم کامیابی ہے کیونکہ وہ سرحد پار دہشت گرد حملوں میں شدت لانے میں بڑا کردار ادا کر رہا تھا۔ خوارجی شاہد عمر کی ہلاکت، جو غالباً اندرونی اختلافات یا ایک کروڑ انعامی رقم کے نتیجے میں ہوئی، فتنہ الخوارج کی اندرونی ٹھوٹ پھوٹ کو ظاہر کرتی ہے جو لالچ اور طاقت کی مسلسل کشمکش سے جنم لے رہی ہے۔ افغان طالبان کے فتنہ الخوارج کے دہشت گردوں کو پناہ دینے کے انکار بھی کھلے جھوٹ ثابت ہو چکے ہیں، اور خوارجی شاہد عمر کی افغان سرزمین پر موجودگی افغان طالبان کی دہشت گردی کی حمایت اور شراکت داری کو بے نقاب کرتی ہے۔ فتنہ الخوارج کے دہشت گردوں کو پناہ دے کر افغان طالبان خطے میں عدم استحکام پیدا کرنے والی قوت میں تبدیل ہو چکے ہیں، جو نا صرف پاکستان کی سلامتی بلکہ علاقائی استحکام اور عالمی امن کے لیے بھی خطرہ بن چکے ہیں۔ افغان طالبان کا فتنہ الخوارج اور دیگر دہشتگردوں کے محفوظ ٹھکانوں کو ختم کرنے سے انکار دہشتگرد اتحادیوں کو ترجیح دینے کے ان کے ارادے کو ظاہر کرتا ہے۔ فتنہ الخوارج کے خطرے کو حل کرنے کے لیے پاکستان کی سفارتی کوششوں کو افغان طالبان کی جانب سے مسلسل مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جو دہشتگردی کے خلاف کارروائی کرنے میں ان کی عدم دلچسپی اور اعتماد کی کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر افغان طالبان فتنہ الخوارج کے دہشتگردوں کو پناہ دینے کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں تو پاکستان اپنی خودمختاری اور سلامتی کے تحفظ کے لیے فیصلہ کن اقدامات، بشمول سرحد پار کارروائیاں کرنے پر مجبور ہو سکتا ہے۔ اگرچہ خوارجی شاہد عمر کی موت ایک عارضی کامیابی ہے لیکن افغان طالبان کی غیر ذمہ دارانہ پالیسیاں دہشتگردی کو جاری رکھنے کی ضمانت دیتی ہیں جس سے علاقائی عدم استحکام اور عالمی بے اعتمادی میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ فتنہ الخوارج کے دہشتگرد شاہد عمر کی ہلاکت افغان سرزمین پر دہشتگردوں کی آزادانہ نقل و حرکت افغان صوبہ کنڑ میں نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے فتنہ الخوارج کے ایک اہم دہشتگرد شاہد عمر کو 3 دیگر خوارجیوں طارق، خاکسار اور عدنان سمیت ہلاک کر دیا گیا۔ صوبہ کنڑ میں ٹی ٹی پی خوارج کے ارکان کا قتل اس حقیقت کو ثابت کرتا ہے کہ فتنہ الخوارج ٹی ٹی پی کے افغانستان میں اڈے ہیں اور ان کے کمانڈر بغیر کسی پابندی کے آزادانہ گھوم رہے ہیں۔ عمر خالد خراسانی اور ملا فضل اللہ جیسے ٹی ٹی پی رہنماؤں کی ماضی میں ہلاکتیں افغان سرزمین پر ان کی موجودگی کا ثبوت ہیں۔ افغانستان میں ٹی ٹی پی کے دہشتگردوں کی بار بار ہلاکتیں اس حقیقت کو بھی ثابت کرتی ہیں کہ دہشتگرد گروپ خاص طور پر ٹی ٹی پی اور اس سے وابستہ تنظیمیں پاکستان میں حملوں کے لیے افغان سرزمین استعمال کر رہی ہیں۔

یوکرین: فوج کی تعیناتی پر زیلنسکی اور مائیکرون میں تبادلہ خیال

برسلز (ایجنسی)۔ یوکرین کے صدر وولودیمیر زیلنسکی یورپی رہنماؤں سے ملاقات کے لیے ان دنوں برسلز میں ہیں۔ یوکرین کے لیے امریکی امداد کے مستقبل پر سوالات کے درمیان یہ ملاقات ڈونلڈ ٹرمپ کی وائٹ ہاؤس واپسی سے پہلے ہو رہی ہے۔ یوکرین کے صدر وولودیمیر زیلنسکی اور یورپی رہنما، بشمول نیٹو کے سیکرٹری جنرل مارک روٹے، برسلز میں یورپی یونین کے سربراہی اجلاس سے قبل ملاقات کر رہے ہیں۔ زیلنسکی نے کہا کہ انہوں نے فرانسیسی صدر ایمانوئل ماکروں سے یوکرین میں مغربی افواج بھیجنے کے ان کے آئیڈیا پر تبادلہ خیال کیا۔ ماکروں نے، دوسرے مغربی رہنماؤں کی جانب سے اس معاملے پر شدید اختلافات کے باوجود، اس سال کے شروع میں یوکرین میں زمینی فوج بھیجنے کا آئیڈیا پیش کیا تھا۔ بعض مغربی رہنماؤں نے بارہا کہا ہے کہ وہ یوکرین میں جنگ میں اضافے سے بچنا چاہتے ہیں۔ زیلنسکی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے پوسٹ میں کہا، "ہم ایک مشترکہ نقطہ نظر کا اشتراک کرتے ہیں: امن کے لیے قابل اعتماد ضمانتیں ضروری ہیں جو واقعی حاصل کی جا سکتی ہے۔" انہوں نے مزید کہا "ہم نے یوکرین میں افواج کی موجودگی کے حوالے سے صدر ماکروں کے اقدام پر کام جاری رکھا جو امن کے راستے کو مستحکم کرنے میں کردار ادا کر سکتی ہے۔" یہ ملاقات امریکی نومنتخب صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے یوکرین کے بارے میں ان کے نقطہ نظر پر غیر یقینی صورتحال کے درمیان وائٹ ہاؤس میں منتقل ہونے سے ایک ماہ قبل ہوئی ہے۔ ٹرمپ نے بارہا کہا ہے کہ وہ یوکرین اور روس کے درمیان تنازعات کو تیزی سے ختم کریں گے، لیکن انہوں نے کبھی اس کی وضاحت نہیں کی کہ وہ کس طرح ایسا کریں گے۔ ٹرمپ کے بیان نے ان خدشات کو جنم دیا ہے وہ کیف سے امریکی حمایت واپس لے سکتے ہیں تا کہ یوکرین کو ماسکو رعایت دینے پر مجبور کیا جا سکے۔ یوکرین کے صدر زیلنسکی کے ساتھ ملاقات سے قبل نیٹو کے سیکرٹری جنرل مارک روٹے نے کہا کہ بدھ کی ملاقات میں اس بات پر ترجیحاً غور و خوض کیا گیا کہ روس اور اس کے صدر ولادیمیر پوتن کو جنگ جیتنے سے روکنے کے لیے" اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ یوکرین کے پاس وہ سب کچھ ہو جس کی اسے ضرورت ہے"۔ ڈونلڈ ٹرمپ کے صدر بننے کے بعد معاملات میں تبدیلی کی قیاس آرائیوں کے درمیان روٹے نے اس بارے میں تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا کہ ممکنہ جنگ بندی کیسی نظر آسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے "اہم معاملات پر توجہ مرکوز کرنا" ضروری ہے۔ نیدرلینڈز کے سابق وزیر اعظم روٹے اکتوبر سے نیٹو کے سیکرٹری جنرل کے عہدے پر فائز ہیں۔ نیٹو کے سیکرٹری جنرل مارک روٹے نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ یوکرین کے پاس وہ سب کچھ ہو جس کی روس سے جنگ جیتنے کے لیے اسے ضرورت ہے نیٹو کے سیکرٹری جنرل مارک روٹے نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ یوکرین کے پاس وہ سب کچھ ہو جس کی روس سے جنگ جیتنے کے لیے اسے ضرورت ہے۔ نیٹو کے سیکرٹری جنرل مارک روٹے نے بدھ کے روز برسلز میں صحافیوں کو بتایا کہ مغربی جرمنی کے ویزباڈن میں نیٹو کی کمانڈ یوکرین کی مدد اور اس کے فوجیوں کو تربیت فراہم کرنے کے لیے قائم کی گئی ہے۔ روٹے نے کہا، "یوکرین کے لیے سکیورٹی امداد اور تربیت کے لیے ویزباڈن میں نیٹو کی کمانڈ تیار ہو چکی ہے اور اس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

اسرائیلی فوج شام اور اردن کی سرحد کے قریب درعا میں نو کلو میٹر اندر گھس گئی

یمن (ایجنسی)۔ سیریئن آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس نے بتایا ہے کہ اسرائیلی فوج جنوبی شام میں درعا کے دیہ علاقوں میں نو کلو میٹر گہرائی میں داخل ہوگئی ہے۔ شام کی صورت حال پر نظر رکھنے والی ہیومن رائٹس آبزرویٹری نے کہا کہ "اسرائیلی فوج شام اور اردن کی سرحد کے قریب واقع گاؤں کویا اور تاریخی الوحدہ ڈیم میں داخل ہوگئی ہے۔ اسرائیلی فوج نے علاقے کے رہائشیوں کو ہتھیار ڈالنے کی وارننگ دی گئی ہے۔ لندن میں قائم آبزرویٹری نے آج ایک پریس بیان میں کہا کہ "اسرائیلی فوج قنیطرہ اور درعا گورنریوں کے درمیان انتظامی سرحد پر واقع گاؤں صیدا کے آس پاس کی 74 ویں بٹالین میں داخل ہوئیں، جو کہ جنوبی علاقے میں ایک نئی پیش رفت کی نمائندگی کرتی آبزرویٹری کے مطابق" یہ فوجی اقدام مقبوضہ گولان کے ساتھ شامی سرحد پر بڑھتی ہوئی کشیدگی کے تناظر میں کیا گیا ہے"۔ قبل ازیں اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے کہا تھا کہ اسرائیلی افواج شام کی سرحد پر بفر زون میں رہیں گی۔ ان کا کہنا تھا کہ اسرائیلی فوج جبل الشیخ چوٹی پر موجود رہے گی۔ نیتن یاہو نے یہ بیانات کل منگل کو پہاڑ کی چوٹی سے دیے جو خطے کی سب سے اونچی چوٹی اور شام کی سرحد پر واقع ہے نیتن یاہو کے دفتر نے انکشاف کیا کہ اس نے شامی گولان میں ماؤنٹ ہرمون پر ایک سکیورٹی میٹنگ کی۔ اسرائیل نے اقوام متحدہ کے زیر نگرانی ایک بفر زون کا کنٹرول سنبھال لیا جو اسرائیل اور شامی فوج کے درمیان ایک خالی علاقہ تھا۔

کابل-قندھار ہائی وے پر بس آئل ٹینکر سے ٹکرائی 50 افراد ہلاک، 76 زخمی

کابل: (ایجنسی)۔ افغانستان میں ان دنوں سڑک حادثات میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ ہر روز کوئی نہ کوئی حادثہ پیش آتا ہے جس میں لوگ جان گنوا رہے ہیں۔ افغانستان کی طالبان حکومت کے ترجمان نے جانکاری دی کہ، جنوب مشرقی افغانستان میں دو ہائی وے حادثات میں مجموعی طور پر 50 افراد ہلاک اور 76 زخمی ہو گئے ہیں۔ صوبہ غزنی کے گورنر کے ترجمان حافظ عمر نے بتایا کہ ایک مسافر بس اور ایک آئل ٹینکر کے درمیان بدھ کو دیر گئے کابل-قندھار ہائی وے پر تصادم ہوا ہے۔ عمر نے مزید جانکاری دیتے ہوئے کہا کہ، زخمیوں کو غزنی کے اسپتالوں میں لے جایا گیا ہے اور حکام لاشوں کو لواحقین کے حوالے کرنے کا عمل شروع کر چکے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ، جو مریض زیادہ تشویشناک حالت میں ہیں ایسے مریضوں کو کابل منتقل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہلاک ہونے والوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ افغانستان میں ٹریفک حادثات عام ہیں۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ اس ہائی وے پر اتنا بڑا حادثہ پیش آیا ہو۔ گزشتہ چند برسوں میں اسی طرح کے کئی واقعات منظر عام پر آ چکے ہیں، جن میں سینکڑوں افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ افغانستان میں یہ واقعات عام ہیں جن کی بنیادی وجہ سڑکوں کی خراب حالت اور ڈرائیور کی غفلت ہے۔

ہم دنیا میں کسی کے لیے خطرہ نہیں:

ہیئۃ تحریر الشام کے سربراہ احمد الشرع

دمشق 19 دسمبر (یو این آئی) ہیئۃ تحریر الشام کے سربراہ احمد الشرع نے دنیا کو پیغام دیا ہے کہ وہ دنیا میں کسی کے لیے خطرہ نہیں ہیں۔ شام کی عسکریت پسند تنظیم ہیئۃ تحریر الشام کے سربراہ احمد الشرع المعروف کمانڈر الجولانی نے دمشق میں بی بی سی کو انٹرویو میں شام پر عائد پابندیاں اٹھانے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ انھوں نے کہا ہیئۃ تحریر الشام کوئی دہشت گرد تنظیم نہیں، اس کا نام دہشت گرد تنظیموں کی فہرست سے نکال دیا جانا چاہیے، شام اور افغانستان یکسر مختلف ہیں، ہمارا طرز حکومت الگ ہے جب کہ افغانستان ایک قبائلی معاشرہ ہے۔ احمد الشرع الجولانی نے کہا ہم خواتین کی تعلیم کے حق میں ہیں، شام کی حکومت اور حکومتی نظام ہماری تاریخ اور ثقافت کے مطابق ہوگا، ادلب صوبہ 2011 سے ہمارے کنٹرول میں ہے اور وہاں 8 سال سے یونیورسٹیاں چل رہی ہیں، جن میں خواتین کا تناسب 60 فی صد سے بھی زیادہ ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ قانونی ماہرین کی ایک ٹیم جلد آئین تشکیل دے گی، اور کسی بھی حاکم یا صدر کو قانون کے مطابق کام کرنا ہوگا، شام جنگ کی وجہ سے تھک چکا ہے اور وہ اپنے ہمسایہ ممالک یا مغرب کے لیے خطرہ نہیں ہے۔ احمد الشرع نے مزید کہا کہ اب جو کچھ ہوا ہے اس کے بعد پابندیاں اٹھا لینی چاہئیں کیوں کہ یہ سابقہ حکومت پر لگائی گئی تھیں، مظلوم اور ظالم کو ایک ہی چھڑی سے نہیں ہانکنا چاہیے، ہم تو خود اسد حکومت کے مظالم کا شکار رہے ہیں۔

امریکہ کی گوانتاناموبے جیل سے 2 ملائیشیائی قیدی اور بغیر الزام کے قید کینیائی شہری اپنے ملک منتقل

واشنگٹن، 19 دسمبر (یو این آئی) امریکی محکمہ دفاع پینٹا گون نے کہا ہے کہ گوانتاناموبے میں قید ملائیشیا سے تعلق رکھنے والے 2 ملزمان اور 17 سال سے بغیر الزام کے قید کینیا کے شہری کو ان کے ملک منتقل کر دیا گیا ہے۔ امریکی خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس (اے پی) کے مطابق ملائیشیا سے تعلق رکھنے والے دونوں ملزمان نے بالی میں 2002 کے دھماکوں کے الزامات کا اعتراف کر لیا ہے، جب کہ مبینہ سرغنہ کے خلاف گواہی دینے کے لیے بھی تیار ہو گئے، جس کے بعد انہیں واپس ملائیشیا منتقل کیا گیا ہے۔ منگل کو کینیا سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو بھی واپس اپنے ملک منتقل کیا گیا، جو گزشتہ 17 سال سے بغیر کسی الزام کے گوانتاناموبے میں قید تھا۔ پراسیکیوٹرز کا کہنا ہے کہ ملائشیا کے شہریوں محمد فارق بن امین اور محمد ناظر بن لیپ نے کئی سال حمبلی نامی شخص کے ساتھ کام کیا، جو القاعدہ سے وابستہ جماعت جامع اسلامیہ کا انڈونیشیا میں عہدیدار تھا، دونوں پر 12 اکتوبر 2002 کو بالی میں ہونے والے دھماکوں کے بعد حمبلی کو فرار کروانے کا بھی الزام ہے۔ پینٹا گون کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ان دونوں افراد نے سازش میں ملوث ہونے اور دیگر الزامات کا اعتراف جنوری میں کیا تھا جبکہ ان کی گواہی سامنے آنے کے بعد انہیں اپنے ملک منتقل کیا گیا ہے، جو مبینہ ماسٹر مائنڈ حمبلی کے خلاف مستقبل میں استعمال کی جائے گی۔ انسیپ نور جمان جو حمبلی کے نام سے جانے جاتے ہیں، بالی دھماکوں اور دیگر حملوں کے الزامات میں گوانتاناموبے میں قید ہیں اور جنوری میں ان کے خلاف دائر مقدمے کی سماعت کا دوبارہ آغاز ہوگا۔ ملائیشیا سے تعلق رکھنے والے ان افراد کی منتقلی کے بعد گوانتاناموبے میں زیر حراست قیدیوں کی تعداد 27 رہ گئی ہے۔ محمد ناظر بن لیپ کے ٹیکساس میں وکیل برائن بوفارڈ نے آسٹریلین میڈیا کو بتایا کہ فی الحال یہ معلوم نہیں کہ ان کے موکل کو ملائیشیا کے حکام کی جانب سے کب رہا کیا جائے گا۔ بالی دھماکوں میں ہلاک ہونے والے 202 افراد میں سے 88 کا تعلق آسٹریلیا سے تھا، حادثے کے متاثرین نے ان افراد کی رہائی کے اقدام کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔

پاکستانی اداروں پر امریکی پابندیاں، اسلام آباد کا ردعمل

پاکستان نے امریکی پابندیوں کو متعصبانہ اور بدقسمتی پر مبنی قرار دیا۔ امریکہ نے جوہری ہتھیاروں سے لیس لانگ رینج بیلسٹک میزائل پروگرام سے منسلک سرکاری دفاعی ادارہ اور تین نجی کمپنیوں پر پابندیاں عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ امریکہ نے بدھ کو کہا کہ وہ جوہری ہتھیاروں سے لیس پاکستان کے طویل فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل پروگرام سے متعلق نئی پابندیاں عائد کر رہا ہے۔ ان میں اس پروگرام کی نگرانی کرنے والی سرکاری دفاعی ایجنسی نیشنل ڈویلپمنٹ کمپلیکس (این ڈی سی) اور تین دیگر نجی کمپنیاں شامل ہیں۔ جن تین نجی تجارتی اداروں پر پابندی عائد کی گئی ہے، ان میں ایفلیٹی ایٹس انٹرنیشنل، اختر اینڈ سنز اور روک سائیڈ انٹر پرائز شامل ہیں۔ ان کمپنیوں پر این ڈی سی کے ساتھ ساز و سامان حاصل کرنے میں تعاون کرنے کا الزام ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان میتھیو ملر نے ایک بیان میں کہا کہ یہ اقدامات نیشنل ڈویلپمنٹ کمپلیکس اور تین کمپنیوں پر ایک ایگزیکٹو آرڈر کے تحت عائد کیے گئے ہیں جو بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں اور ان کی ترسیل کے ذرائع کو ہدف بناتے ہیں۔ پابندیوں کا ہدف بننے والے اداروں کے امریکہ میں موجود اثاثے منجمد ہو جاتے ہیں اور امریکیوں کو ان کے ساتھ لین دین اور کاروبار کی اجازت نہیں ہوتی۔ امریکہ کا یہ فیصلہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب اکتوبر میں امریکی محکمہ تجارت کے بیورو آف انڈسٹری اینڈ سکیورٹی (بی آئی ایس) نے مبینہ طور پر پاکستان کے بیلسٹک میزائل پروگرام میں معاونت کرنے والی 16 کمپنیوں کو بلیک لسٹ میں شامل کر دیا تھا۔ اس سے پہلے ستمبر میں چینی ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور متعدد کمپنیوں پر پاکستان کے جوہری میزائل پروگرام کو مواد فراہم کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے پابندیاں عائد کردی گئی تھیں۔ امریکہ اس سے قبل بھی جنوبی ایشیا میں بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے پھیلاؤ، خاص طور پر پاکستان کی میزائل ٹیکنالوجی کی ترقی پر مسلسل خدشات کا اظہار کرتا رہا ہے، تاہم پاکستان کے کسی سرکاری ادارے پر لگائی جانے والی یہ اپنی نوعیت کی پہلی پابندی ہے۔ پاکستان نے این ڈی سی اور تین تجارتی اداروں پر لگائی گئی امریکی پابندیوں کو 'متعصبانہ اور بدقسمتی' قرار دیا۔

'نشے سے نجات اور بچوں کی تعلیم پر زور دینے کی ضرورت'

گورنر نے جگل موہل گاؤں مرزاپور میں منعقدہ ایک پروگرام میں گرین آرمی کی خواتین اور عوامی گروپ سے خطاب کیا

لکھنؤ: ریاست کی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل نے مرزاپور کے جنگل موہل گرام پنچایت میں منعقدہ پروگرام میں موجود لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گرین آرمی کی خواتین کا جذبہ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ ان خواتین نے اپنی الگ شناخت بنائی ہے، جو پہلے یہ مانتی تھیں کہ جو کچھ بھی ان کے شوہر کریں انہیں کرنا چاہیے، کیونکہ آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں تھا اور خود انحصاری کی کمی تھی۔ انہوں نے کہا کہ خود انحصاری خواتین میں خود اعتمادی کو بڑھاتی ہے۔ گورنر نے کہا کہ گزشتہ 40 سالوں سے وہ خواتین کو معاشرے کے مرکزی دھارے سے جوڑنے، انہیں تعلیم دینے اور ان کے گھروں کو منشیات سے پاک بنانے کے لیے کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب خواتین کی اپنی آمدنی ہوتی ہے تو ان کی ہمت اور خود انحصاری میں اضافہ ہوتا ہے۔ انہوں نے 1998 میں اپنے وزارتی دور میں "سکھی مدد" اسکیم کے آغاز کا ذکر کیا، جس میں خواتین کو خود انحصار بننے کی تربیت دی گئی تھی۔ گورنر نے کہا کہ نشے سے نجات اور بچوں کی تعلیم پر زور دینا ضروری ہے۔ انہوں نے گرین آرمی کی خواتین کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ خواتین مردوں کو منشیات کی لت سے نجات دلانے اور بچوں کی تعلیم کو یقینی بنانے کی کوششیں کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزاپور کو منشیات سے پاک بنانے کی یہ ایک بہترین کاوش ہے جسے پورے ضلع میں نافذ کرنا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے خاندانوں کے بچے دور دراز علاقوں میں سکول جانے سے قاصر ہیں۔ گرین آرمی اور ہوپ فاؤنڈیشن ایسی طالبات کو سائیکل فراہم کر رہے ہیں۔ گورنر سندھ نے کہا کہ تعلیم ہر بچے کا حق ہے، بیٹیوں کو تعلیم کے لیے ہر ممکن سہولت فراہم کی جائے۔ انہوں نے طالبات کو سائیکل فراہم کرنے میں گرین آرمی اور ہوپ فاؤنڈیشن کی کوششوں کی تعریف کی۔ گورنر نے کہا کہ تنظیم سے وابستہ خواتین کو گاؤں گاؤں جا کر ایسی بیٹیوں کو تلاش کرنا چاہیے جو تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں لیکن وسائل کی کمی کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر پا رہی ہیں۔ انہوں نے خواتین پر زور دیا کہ وہ پوری لگن اور ایمانداری سے کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ مرزاپور کو منشیات سے پاک اور ٹی بی سے پاک بنانا سب کی ذمہ داری ہے۔ بچوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ صفائی اور وقت کے انتظام کی اہمیت کو سمجھنے پر زور دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے "سٹوڈنٹ پروجیکٹ کیڈٹ" (ایس پی سی) پروگرام کی طرز پر، بچوں کو صفائی، وقت کی پابندی اور نظم وضبط سکھایا جا سکتا ہے۔ گورنر نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کا 2047 تک ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کا خواب تبھی پورا ہوگا جب ہر شہری تعلیم یافتہ ہوگا، روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے، دیہی اور شہری علاقوں میں پینے کا صاف پانی دستیاب ہوگا اور ہر جگہ بنیادی سہولیات میسر ہوں گی۔ گھریلو ہو جائے گا۔ انہوں نے ذات پات سے اوپر اٹھ کر ملک کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالنے پر زور دیا۔ ماحولیاتی تحفظ پر زور دیتے ہوئے گورنر نے کہا کہ ہر ایک کو دریاؤں کی صفائی اور تحفظ میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیے۔ درخت لگانے اور جنگلات کی کٹائی کو روکنے کے لیے اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے۔ انہوں نے آنگن واڑی کارکنوں پر زور دیا کہ وہ بچوں کو صفائی اور خود انحصاری سکھائیں۔ گورنر نے کہا کہ سب کو متحد ہو کر مرزاپور کو منشیات سے پاک اور ٹی بی سے پاک بنانے کا عہد کرنا چاہیے۔ انہوں نے ٹی بی کے مریضوں کی شناخت کرنے اور ان کے علاج کے انتظامات کرنے اور بچوں کو تاریخی مقامات پر لے جانے کے بارے میں بھی بات کی، تاکہ وہ ہندوستانی ثقافت اور تاریخ میں فخر کا احساس پیدا کر سکیں۔ اس موقع پر گورنر نے ماجھوان ڈیولپمنٹ بلاک کے گاؤں جمونا رائن پور کے رہنے والے شہید چندر پرکاش پٹیل کو ان کی اہلیہ اور بچوں کو سرٹیفکیٹ اور شال پیش کر کے اعزاز سے نوازا، ساتھ ہی گرین آرمی کی خواتین میں ایک ہزار ساڑیاں اور 20 سائیکلیں تقسیم کیں۔ اسکول جانے والی طالبات سے تعریت کا اظہار کیا گیا۔ چائلڈ ڈویلپمنٹ اینڈ نیوٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے کھانے کی تقسیم اور بے بی شاور کی تقسیم کی گئی۔ ڈسٹرکٹ پروبیشن ڈیپارٹمنٹ نے اسپانسر شپ اسکیم کے تحت آیانشا ماتا عائشہ پٹیل اور نیشنل لائیولی ہڈ مشن این آر ایل ایم کے لکشمی لائیولی ہڈ ایس ایچ جی، جئے مادر گا ایس ایچ جی، آر ایف سی آئی ایف اور سی سی ایل میں چیک تقسیم کیے، تھرمل پرنٹر بینک سخی ویدیمل ساوتی کو تقسیم کیا گیا۔ سلائی مشینیں، کٹس، وشوکرما کٹس 'ایک ضلع ایک پروڈکٹ'، 'فنانس اسکیم'، چیف منسٹر یوتھ سیلف ایمپلائمنٹ اسکیم اور وشوکرما شرم سمان کے دو استفادہ کنندگان میں تقسیم کی گئیں۔ رمیش کو وزیر اعظم کی رہائش گاہ کی چابیاں اور ان کی اہلیہ رام لال کو وزیر اعلی کی رہائش گاہ دیہی کی چابیاں دی گئیں۔ محکمہ باغبانی اور زراعت کے مستحقین میں سرٹیفکیٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ پنچایتی راج محکمہ کے وندھیا پر تشتھان کے نگراں منی دیوی اور راج کماری دیوی کو چابیاں تقسیم کی گئیں اور جھاڑو دینے والے راجندر پرساد اور چھوٹے لال کو جیکٹیں تقسیم کی گئیں۔ پردھان منتری متسیا سمپدا، شریمتی ودیاوتی دیوی کو 18 لاکھ روپے کا ڈیمو چیک دیا گیا اور ساتھ ہی گرین آرمی کی خواتین ارکان کو سائیکلیں، ساڑیاں اور کمبل بھی دیے گئے۔ اسی طرح تپ دق کی مریض سادھنا بیوی بدھو میں ٹی وی کٹ تقسیم کی گئی۔ اس موقع پر ریاستی کابینہ کے وزیر جناب آشیش پٹیل نے گورنر کو اوڈی او پی کے پٹیل کی مصنوعات کا ایک یادگار پیش کیا۔ اس موقع پر ڈویژنل کمشنر ڈاکٹر متھو کمار سوامی بی، ڈی آئی جی آر پی سنگھ، ڈی ایم پرینکا نرنجن، ایس پی ابھینندن، سی ڈی او وشال کمار اور دیگر معززین موجود تھے۔

آیت اللہ سید محمد علی شیرازی کے انتقال پر اظہار تعزیت

لکھنؤ: آیت اللہ سید محمد علی شیرازی کے انتقال پر ناظمیہ عربی کالج کے سربراہ آیت اللہ سید حمید الحسن نے ان کے فرزند (جو اپنے دادا کے ہم نام ہیں) آیت اللہ العظمیٰ السید عبداللہ شیرازی کو تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم عالم شیعت کے میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ آپ کے خاندان میں بزرگ عالم دین گزرے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مرحوم کے بڑے بھائی آیت اللہ سید باقر شیرازی وہ میرے نجف اشرف کے درس خصوصی میں بہ منزل استاد تھے اور مرحوم کے والد آیت اللہ السید عبداللہ شیرازی مرحوم کا شمار نجف اشرف کے بلند پائے عالم ومراجع میں ہوتا تھا ان کے ہم عصر آیت اللہ محسن الحکیم، آیت اللہ ابوالقاسم الخوئی، آیت اللہ سید محمود شاہ رودی وغیرہ مرحومین رہے ہیں جنھوں نے عالم سطح پر اسلام وانسانیت کے فروغ دیا ہے۔ اس موقع پر ناظمیہ عربی کالج کے پرنسپل مولانا فرید الحسن نے اظہار غم کرتے ہوئے کہا کہ علم واخلاق کے حوالے سے مرحوم کی شخصیت قابل نمونہ تھی۔ آپ کے علمی کارناموں سے دفتر پر ہیں جن کی شعاع طلاب کرام کی ہدایت کررہی ہیں اور کرتی رہیں گی۔ میری یہ خوش نصیبی ہے کہ میرے پاس ان کا اجازہ ہے۔ ہم سب مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہیں۔ بتادیں کہ آیت اللہ سید محمد علی شیرازی علیل تھے اور زیر علاج تھے ان کے انتقال پر عالم اسلام کے بزرگ علماودانشوران نے غم ورنج کا اظہار کیا ہے۔

مولانا رضا حسین نے جے پی سی کے ساتھ کیا جلسہ

وقف ترمیم بل میں پائے جانے والے نقصان سے کمیٹی کو کرایا باور

لکھنؤ (پریس ریلیز) (19 دسمبر، 2 024) کشمیری محلہ واقع ادارہ مقصد حسینی کے جنرل سکریٹری، شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن اور عالم نگر مسجد کے امام جمعہ مولانا سید رضا حسین رضوی نے جمعرات 19 دسمبر کو نئی دہلی واقع پارلیمنٹ ہاؤس میں وقف ترمیمی بل کے سلسلہ میں تشکیل کی گئی جے پی سی اور اس کے چیئر مین جگدمبیکا پال کے ساتھ ایک خصوصی جلسہ کیا۔ جلسہ میں مولانا رضا حسین نے بطور شیعہ عالم دین شرکت کرتے ہوئے اپنا موقف پیش کیا جس میں خصوصی طور سے مولانا نے کمیٹی کو یہ واقف کرایا کہ پارلیمنٹ میں مرکزی حکومت کے ذریعہ لائے گئے وقف ترمیمی بل 2024 میں پائے جانے والے مسلم سماج و وقف کے نقصانات سے باور کراتے ہوئے کہا کہ قانون میں ترمیم ایسی ہو جس سے وقف کی املاک کا تحفظ ہو اور کوئی ناجائز قبضہ وقف کی املاک پر نہ ہونے پائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کوئی ایسا سخت قانون اس سلسلہ میں بنائے جس سے موجودہ وقت میں جو زمینی مافیا وقف کی املاک پر ناجائز طور سے قابض ہیں ان میں خوف پیدا ہو سکے۔ جلسہ میں جے پی سی کے چیئر مین جگدمبیکا پال کے علاوہ جے پی سی کے سبھی اراکین اور موجود تھے۔

اطفال اور نوزائیدہ نرسوں کے فورم، انڈیا کی دوسری سالانہ قومی کانفرنس کا انعقاد

لکھنؤ: اطفال اور نوزائیدہ نرسوں کے فورم، انڈیا کی دوسری سالانہ قومی کانفرنس کا انعقاد ایرا کالج آف نرسنگ نے ICMR کے تعاون سے 16 سے 18 دسمبر 2024 تک منی آڈیٹوریم، ایرا یونیورسٹی، لکھنؤ، اتر پردیش میں کیا تھا۔ کانفرنس کا موضوع تھا "بچوں اور نوزائیدہ بچوں کی دیکھ بھال میں تکنیکی ترقی کی تلاش کے ذریعے کوالٹی کیئر کے لیے نرسوں کو بااختیار بنانا"۔ یہ تقریب آئی سی آئی ایرا کالج آف نرسنگ، ایرا یونیورسٹی اور آئی سی آئی کی مشترکہ کوشش تھی۔ IGMS، AIIMS اور KGMU جیسے اہم اداروں کے 134 سے زیادہ شرکاء کے ساتھ، کانفرنس میں پرکشش سیشن، متحرک ثقافتی پروگرام اور نوزائیدہ اور بچوں کی دیکھ بھال کی اختراعات پر جدید گفتگو شامل تھی۔ آرگنائزنگ چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر پرسکیلا ایمسن نے ممبران اور معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ پرو ڈاکٹر فرزانہ مہدی، پرو وائس چانسلر اور سکریٹری، ICICI، نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے صحت کی دیکھ بھال کرنے والے پیشہ ور افراد کے درمیان مجموعی مریضوں کی دیکھ بھال کے لیے باہمی تعاون پر اپنے نقطہ نظر سے خطاب کیا۔ ماہرین نے کلیدی سیشن کی قیادت کی، جس میں نرسنگ کیئر میں ٹیکنالوجی کے انضمام اور معیاری صحت کی دیکھ بھال کی فراہمی کے لیے نرسوں کو بااختیار بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی، پروفیسر پٹی کول، سابق ڈائریکٹر، IGNOU، نئی دہلی، پروفیسر ڈاکٹر ایم ایم اے میں کیا تھا۔ کانفرنس کا موضوع تھا "بچوں اور نوزائیدہ بچوں کی دیکھ بھال میں تکنیکی ترقی کی تلاش کے ذریعے کوالٹی کیئر کے لیے نرسوں کو بااختیار بنانا"۔ یہ تقریب آئی سی آئی ایرا کالج آف نرسنگ، ایرا یونیفریدی، ڈین، ایمریٹس ELMC&H، ایرا یونیورسٹی لکھنؤ، پروفیسر ڈاکٹر ایس پی جیسوار، محکمہ او بی جی وائی، ای ایل ایم سی اینڈ ایچ، پروفیسر ڈاکٹر اسمرتی اروڑہ، کان ایمس رشیکیش، محترمہ سری نیتیہ راگھون، کون ایمس، نئی دہلی، ڈاکٹر ششی ماور، کون ایمس نئی دہلی، ڈاکٹر کیدار سنگھ چودھری، کون، جی ایم سی ایچ بھرت پور راجستھان، ڈاکٹر دنیش کمار ورما، پی جی آئی ایم ای آر، چنڈی گڑھ، اور پروفیسر ڈاکٹر اسمرتی اروڑہ، کون ایمس، رشیکیش نے اجتماع سے خطاب کیا۔ خطاب کیا اور اسے کامیاب بنایا۔

یہاں پر ہر مذہب کے لوگوں کو متحد ہو کر رہنے کی ضرورت ہے، تبھی ہمارا ملک مضبوط بنے گا: بلبیند کمار دویدی

بارہ بنکی۔ مدرس جامعہ مدینۃ العلوم رسولی میں یوم اقلیتی حقوق کے موقع پر ایک پروگرام حافظ ایاز احمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جبکہ نظامت کے فرائض مشترکہ طور پر پرنسپل جامعہ مولانا مقبول احمد قاسمی اور مولانا حیات قاسمی نے انجام دئے۔ اس پروگرام میں ضلع بارہ بنکی کے بہت سے امداد یافتہ مدارس کے اساتذہ اور مینیجر حضرات نے شرکت فرمائی۔ اس موقع پر مدرسہ کے بچوں نے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے طرح طرح کے ماڈل بنا کر نمائش میں پیش کئے۔ اس کے علاوہ طلبہ اور طالبات نے ثقافتی پروگرام اور اردو، عربی، ہندی، انگلش، فارسی اور بنگلہ مختلف زبانوں میں اقلیتی حقوق اور اقلیتوں کے کردار پر تقریریں پیش کیں۔ اس پروگرام میں مہمان خصوصی ضلع اقلیتی بہبود افسر بلبیند کمار دویدی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس ملک میں ہر مذہب اور ہر برادری کے لوگ رہتے ہیں۔ یہاں پر اقلیتوں کو برابری کے حقوق حاصل ہیں۔ کسی کے ساتھ کوئی بھی بھاؤ کے معاملہ نہیں کیا جاتا ہے۔ یہاں ہر ایک مذہب کے ماننے والے کو اپنی مذہبی آزادی حاصل ہے۔ یہاں مرکزی اور صوبائی سرکاروں کے ذریعے چلائے جا رہے، بہت سے پروگراموں اور اقلیتوں کی فلاح و بہبود کے لئے بہت سی اسکیمیں چلائی جا رہی ہیں۔ یہاں ہر مذہب کے لوگوں کو متحد ہو کر رہنے کی ضرورت ہے۔ تبھی ہمارا ملک مضبوط بنے گا۔ ہمارے اتر پردیش میں اقلیتوں کی تعلیم و ترقی کے لئے یوپی مدرسہ بورڈ کے نظام کو بھی اقلیتی محکمہ کے ذریعہ چلایا جاتا ہے۔ سائبر کرائم سے تشریف لائے آلوک کمار ورما نے سبھی حاضرین سائبر کرائم کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور حاضرین جلسہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ لوگوں کے پاس کبھی کوئی مشکوک کال آئے تو ہمیں فون پر اطلاع ضرور دیں۔ آپ ایکٹو رہیں گے تو آپ کبھی سائبر ٹھگی کا شکار نہیں بنیں گے۔ آخر میں جلسہ کہ صدارت فرمارہے جامعہ کی مینیجر حافظ ایاز احمد مدنی نے اپنے صدارتی کلمات میں جلسہ میں آئے ہوئے تمام مہمانوں اور جامعہ کے اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کیا۔

پروگرام میں مولانا محمد ارشد قاسمی، خواجہ بزمی یونس، مصطفی خان، حسیب احمد صدیقی، مولانا محمد فاروق قاسمی، مولانا امتیاز قاسمی، مولانا اصحاب قاسمی مولانا محمد قطب ندوی، کرائم برانچ سے آلوک کمار ورما، نیرج یادو، مولانا عفان ندوی، مولانا اسجد ندوی، مولانا ابوعبیدہ ندوی، مولانا مجیب قاسمی، مفتی محمد رضوان قاسمی، حافظ محمد اشتیاق، ماسٹر غیاث احمد، صفدر تھانہ سے سنجے کمار، پریتی تیواری، رشبھ سنگھ کی موجودگی قابل ذکر ہے۔

ادب عرض لکھنؤ نے ریون کلاں گاؤں کے ثقافتی دورے کا اہتمام کیا

لکھنؤ، 19 دسمبر، آدب عرض لکھنؤ، ایک ممتاز سماجی بیداری گروپ نے آج 19 دسمبر و ریون کلاں گاؤں کے ثقافتی دورے کا کامیابی انعقاد کیا۔ اس تقریب کی منصوبہ بندی اور اس کی تکمیل صبیحہ احمد اور فرحین اقبال نے کی۔ صبیحہ احمد، اتر پردیش سنی سنٹرل وقف بورڈ کی معزز رکن اور ریاستی کوآرڈینیٹر فارانڈین مسلمز پروگریس اینڈ ریفارم ہیں اور فرحین اقبال کلاؤڈ کچن "نوابی ذائقہ" کا انتظام کرنے والی ایک سیلف میڈ اور ایک پرجوش سماجی کارکن ہیں، نے اس پہل کی سربراہی کی۔ اس دورے میں کئی قابل ذکر افراد نے شرکت کی جن میں دماسرتھی IPSWA کی سابق سکریٹری اور بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے اہم کام انجام دینے والی شیبھانگنی ملہوترا۔ غزالہ لکھنؤ یونیورسٹی میں ریسرچ اسکالر اور سنسکرت کی تعلیم میں گولڈ میڈلسٹ۔ پونم، سابق مسز انڈیا 2019 اور ایک پر عزم سماجی کارکن وغیرہ شامل ہیں۔ نیز ادب عرض لکھنؤ کے رضا کار ممبر ظہیر حسین بھی شامل رہے۔ گاؤں کے پردھان نے ٹیم اور مہمانوں کا پرتپاک استقبال کیا اور چائے اور ناشتے سمیت ہار پہنائے۔ دن کا آغاز پنچایت آفس، پراتھمک ودھیالیہ اور مقامی راشن کی تقسیم کی دکان کے دورے سے ہوا۔ شرکاء گاؤں والوں کے ساتھ بامعنی بات چیت میں مصروف رہے، ان کی روزمرہ کی زندگیوں اور چیلنجوں کے بارے میں معلومات حاصل کی۔

ون ٹائم سیٹلمنٹ اسکیم کے تحت 105 صارفین نے 4 لاکھ 30 ہزار روپے جمع کرائے

لکھنؤ۔ ون ٹائم سیٹلمنٹ سکیم کے تحت صارفین کی جانب سے پرانے بقایا بل مسلسل جمع کرائے جا رہے ہیں۔ کاکوری ڈیلی مرکز بقایا قرضوں کے لیے علاقے میں مسلسل کیمپ لگا رہا ہے۔ تا کہ نادہندگان آسانی سے بل ادا کر سکیں اور بجلی سب سٹیشن کے حکام سے معلومات حاصل کر سکیں۔ کاکوری سب سنٹر کے جے ای اجیت سنگھ نے بتایا کہ گولاکوان، گوہر اماؤ، پٹھان گھڈی ٹاؤن، لدھوی، ماؤرام گھڑا علاقے میں ایک کیمپ کا انعقاد کیا گیا جہاں تقریباً 105 صارفین نے بل جمع کرایا، جس کی کل رقم 4 لاکھ 30 ہزار تھی۔ کاکوری سب سنٹر کے ایس ڈی او اعتبار صدیقی نے کہا کہ اس سکیم کے تحت دیہی اور قصبے کے دیگر وارڈوں میں کیمپ لگائے جائیں گے تا کہ لوگ آسانی سے اپنے بل ادا کر سکیں۔

پنکج مہروترا نے جواہر بھون اندرا بھون ایمپلائز ویلفیئر ایسوسی ایشن سے استعفیٰ دے دیا

لکھنؤ۔ جواہر بھون اندرا بھون ایمپلائز ویلفیئر ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا گیا ہے۔ یہ تنظیم 2013 میں پنکج مہروترا اور مینا سنگھ نے ایک جنرل میٹنگ بلا کر قائم کی تھی جس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ پنکج مہروترا کو ایک عام ممبر بنایا جائے گا اور آلوک سنگھ کو صدر بنایا جائے گا اور اس کے بعد وہ تنظیم کے لیے مستقل کارکن رہیں گے۔ جب میں خود ملازمین کی فلاح و بہبود کے لیے جنرل سکریٹری بنا تو اندرا بھون کے جواہر بھون کے احاطے میں تتھاگت بدھا کا مجسمہ نصب کروایا، پیراگ ڈیری کے پاس پیپل کے درخت کے پاس ایک چبوترہ بنوایا، اور ایک سلوکا بنوایا۔ خزانے کے قریب تا کہ بڑھاپے کی پنشن لینے آنے والے شخص کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اسی طرح جواہر بھون اندرا بھون کے ملازمین کے مسائل حل کرنے والے گروپ کے ذریعے ہر منزل پر پینے کے لیے صاف پانی اور پانی کی مشینوں کا انتظام کیا گیا اور دونوں عمارتوں میں ملازمین کے مفاد میں کام کیا گیا۔ ایک سے دو گھنٹے میں مسئلہ فوری طور پر حل ہو گیا۔ اس طریقے سے کام کرنے کے بعد جب تک میں ملازمت میں رہوں گا، ملازم کے مفاد میں کام کرنے کی کوشش کروں گا۔

اتل سنگھ نے لکھنؤ میں مختلف گائے پناہ گاہوں کا معائنہ کیا

لکھنؤ: 19 دسمبر۔ وزیر اعلیٰ کی ہدایات پر، اتر پردیش گائے خدمت کمیشن کی طرف سے ریاست گیر جانچ مہم کے تحت کمیشن کے نائب صدر جناب جسونت سنگھ عرف اتل سنگھ نے آج سدھ پورہ گوشالہ کے قریب نیو جیل کیمپس، موہن لال گنج، لکھنؤ کا معائنہ کیا۔ گوشالا کے ڈائرکٹر جناب شیلیند رکمار سنگھ نے گوشالہ میں بیلوں سے چلنے والی الیکٹرک جنریٹر مشین کے ذریعے بیلوں کو ٹریڈ مل پر چلا کر بجلی پیدا کرنے کے عمل کے بارے میں بتایا۔ اس کے علاوہ ادارے کی جانب سے بائیو گیس بھی تیار کی جا رہی ہے جسے ادارے میں رہنے والے لوگ کھانا پکانے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ نائب صدر ان کاموں کی ستائش کی۔ یہاں گر، ساہیوال، راٹھی وغیرہ نسلوں کی گائے کو بھی محفوظ کیا جا رہا ہے۔ معائنہ کے دوران، نائب صدر نے بڑے گائے تحفظ کے مرکز، گورہ، موہن لال گنج، لکھنؤ کا معائنہ کیا۔ مذکورہ گائے تحفظ کے مرکز میں مناسب چارے، پینے کے لیے صاف پانی وغیرہ کے انتظامات ٹھیک پائے گئے۔ اس کے بعد جناب اتل سنگھ نائب صدر کی صدارت میں تحصیل سطح کی گائے تحفظ کمیٹی کے اراکین کے ساتھ ایک میٹنگ ہوئی جس میں ہدایت دی گئی کہ بے سہارا گائے کی حفاظت کرتے ہوئے گائے کی حفاظت میں پیدا ہونے والے مسائل کو حل کیا جائے۔ یہ اطلاع نوڈل افسر ڈاکٹر انوراگ سریواستو نے دی۔

لکھنؤ میں شیعہ پرسنل لاء بورڈ کا اجلاس، وقف املاک کے تحفظ پر تبادلہ خیال

لکھنؤ: آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کی جمعرات کو ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ اجلاس کی صدارت مولانا صیام مہندی نے کی۔ اجلاس میں ممتاز شیعہ مذہبی رہنما مولانا یعسوب عباس سمیت کئی سینئر اراکین موجود تھے۔ اس دوران کئی حساس معاملات پر بات چیت ہوئی۔ ملاقات میں مولانا یعسوب عباس نے حالیہ دنوں میں پیش آنے والے واقعات پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی مقامات ہمارے مذہب اور ثقافت کی علامت ہیں، ان کی بے حرمتی سے نہ صرف مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں بلکہ ہماری گنگا جمنی ثقافت کے لیے بھی خطرہ ہے۔ مولانا صیام مہندی نے کہا کہ سماج دشمن عناصر کی جانب سے مذہبی مقامات کی دیواروں پر اشتعال انگیز نعرے لکھنے، مذہبی جھنڈے لگانے اور لاؤڈ اسپیکر کا غلط استعمال کر کے اشتعال انگیز تقاریر کرنے کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے ایسے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ بورڈ نے انتظامیہ سے مذہبی جلوسوں کے دوران سیکورٹی کے خصوصی انتظامات کرنے کی اپیل کی۔ وقف املاک کی حفاظت پر زور: اجلاس میں وقف املاک پر ناجائز قبضوں کا معاملہ بھی اٹھایا گیا۔ مولانا صائم مہندی نے کہا کہ وقف املاک ہماری اجتماعی میراث ہیں۔ ان کو محفوظ رکھنا ہماری ذمہ داری ہے۔ بورڈ نے وقف ترمیمی بل 2024 پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔ مولانا یعسوب عباس نے کہا کہ جے پی سی ان تنظیموں کی رائے لے جو وقف سے متعلق ہیں نہ کہ ان تنظیموں کی جن کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم: مساجد کے سروے سے متعلق سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے مولانا صائم مہندی نے کہا کہ یہ فیصلہ مذہبی آزادی کے تحفظ اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لیے ایک مثبت قدم ہے۔ ملاقات میں مشرق وسطی میں اسرائیل فلسطین جنگ اور شام کی صورتحال پر بھی غور کیا گیا۔ مولانا یعسوب عباس نے غزہ میں حملوں کی شدید مذمت کی۔ بورڈ نے اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے اپیل کی کہ وہ شام کے مقدس مقامات اور شیعہ برادری کے تحفظ کو یقینی بنائیں۔ اجتماعی حل کی اپیل: بورڈ نے انتظامیہ اور سماج سے مذہبی مقامات کی حفاظت اور وقف املاک کے تحفظ کے لیے مشترکہ کوششیں کرنے کی اپیل کی۔ بورڈ نے کہا کہ ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھنے اور انسانی حقوق کے احترام کو یقینی بنانے کے لیے تمام طبقات کو متحد ہو کر کام کرنا ہوگا۔ اس اجلاس میں مولانا ظہیر عباس، مولانا انوار حسین رضوی، مولانا اعجاز اطہر اور دیگر کئی سرکردہ مذہبی رہنماؤں نے شرکت کی۔

پریاگ راج مہا کمبھ میں ڈیوٹی پر مامور پولیس والوں کو کیوں دینا پڑتا ہے امتحان

پریاگ راج: 19 دسمبر (پی این ایس) سنگم نگری میں منعقد ہونے والے مہا کمبھ 2025 میلے کے سکیورٹی انتظامات کو پختہ بنانے کے لیے پورے میلہ علاقے کے چپے چپے پر پولیس اہلکار تعینات کیے جائیں گے۔ میلے میں تعینات پولیس اہلکاروں کو فیلڈ میں تعینات کرنے سے قبل افسران اور ماہرین سے تربیت دی جا رہی ہے۔ میلہ پولیس لائن میں ٹریننگ لینے والے پولیس اہلکاروں کا جائزہ لیا جا رہا ہے کہ انہوں نے ٹریننگ کے دوران کتنا سیکھا اور اس امتحان میں کامیاب ہونے والے اہلکاروں کو ہی میلہ میں تعینات کیا جائے گا۔ جبکہ ایک گھنٹے کے ٹیسٹ میں فیل ہونے والوں کو دوبارہ ٹریننگ دی جائے گی اور اس کے بعد دوبارہ امتحان دینا ہوگا۔ یہ سب پولیس اس لیے کر رہی ہے تا کہ میلے میں موثر پولیس اہلکار تعینات کیے جائیں۔

اودھ نامہ

ملک میں ون الیکشن کے خدشات وامکانات

ہندوستان میں انتخابی عمل ایک پیچیدہ اور مختلف سطحوں پر منقسم نظام کے تحت چلایا جاتا ہے۔ لوک سبھا، ودھان سبھا اور مقامی بلدیاتی انتخابات مختلف وقتوں میں منعقد کیے جاتے ہیں۔ لیکن حالیہ برسوں میں "ایک دیش، ایک چناؤ" کا تصور سیاست اور عوام میں گہری بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔ اس تصور کا مقصد پورے ملک میں ایک ساتھ تمام انتخابات کرانا ہے جس کے بارے میں حکومت کا کہنا ہے کہ اس کا مقصد وقت اور پیسہ کو بچانا ہے تاکہ وسائل کا بہتر استعمال ہو سکے۔ اس سلسلہ میں لوک سبھا میں پیش کیا جا چکا ہے، اوا سے مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کو پیش کر دیا گیا ہے تاکہ سبھی سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کے گفتگو کے بعد اسے حتمی شکل دی جا سکے۔

جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے کہ "ایک دیش ایک چناؤ" کی اصطلاح کا مطلب یہ ہے کہ پورے ملک میں ہر سطح کے انتخابات ایک ہی وقت میں کرائے جائیں، چاہے وہ لوک سبھا کے ہوں یا ودھان سبھا کے، اور حتیٰ کہ مقامی بلدیاتی انتخابات بھی ساتھ ہی میں نمٹائے جا سکیں۔ اس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ ہر پانچ سال میں ایک بار ملک گیر سطح پر انتخابات ہوں اور باقی وقت حکومتیں بغیر کسی مداخلت کے اپنے امور چلائیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اگر یہ نظام جاز ہوسکا تو اور کچھ ہو نہ ہو لیکن ملک پیسہ بڑی مقدار میں ضرور بچایا جا سکے گا۔ کیونکہ بار بار کے انتخابات حکومتوں کو اپنے فیصلے نافذ کرنے سے روکتے ہیں۔ اس کے علاوہ انتخابات پر ہونے والے اخراجات میں بھی نمایاں کمی آئے گی۔ ابھی ہر الیکشن میں کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں، جو قومی خزانے پر بوجھ ہے۔ لیکن کیا یہ اتنا آسان ہے جتنا کہ کہا جا رہا ہے کہ سوال وہی ہے کہ اس کا نفاذ کیسے ہوگا۔ کون سی حکومت گرائی جائے گی بلکہ کون کون سی حکومتیں گرائی جائیں گی اور ہاں کہاں کے بلدیاتی انتخابات کے نتائج کو رد کیا جائے گا کیونکہ ان کی میعاد کار پانچ برس کی ہوتی ہے جو ایک آئینی معاملہ ہے اور اسے بدلنے کے لئے آئین میں تبدیلی بھی ناگزیر ہے۔ لیکن آئین میں تبدیلی یا ترمیم کے بعد بھی سوال جوں کا توں اپنے اپ میں موجود رہے گا کہ سب کو ایک ساتھ الیکشن کے پاس کیسے لایا جا سکے گا۔ ظاہر ہے کہ الیکشن جبھی ہوگا کہ جب سبھی ریاستوں اور مرکز میں حکومت کو تحلیل کیا جائے۔ کیا اس کے لئے وہ لوگ تیار ہوں گے جو فی الحال مرکز یا ریاست میں حکومت میں ہیں۔

فرض کیجئے کہ ون نیشن ون الیکشن ملک میں نافذ ہو جاتا ہے تو ہندوستان کی سیاسی تصویر میں کیا تبدیلیاں آسکتی ہیں۔ سب سے بڑی تبدیلی یہ ہوگی کہ حکومتوں کے کام کرنے کا انداز بدلے گا۔ موجودہ نظام میں ہر وقت کسی نہ کسی ریاست میں انتخابات ہو رہے ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے حکومتیں اپنی پالیسیاں بنانے اور نافذ کرنے میں مشکل محسوس کرتی ہیں۔ لیکن ایک ساتھ انتخابات کرانے سے حکومتیں انتخابات کے بعد پانچ سال تک بغیر کسی سیاسی دباؤ کے اپنے کام جاری رکھ سکیں گی۔ اس کے علاوہ، سیاسی جماعتوں کے لئے یہ ایک بڑا چیلنج ہوگا کہ وہ ملک بھر میں ایک ساتھ انتخابات کی تیاری کریں۔ قومی اور ریاستی سطح کے مسائل کو ایک ہی وقت میں حل کرنے کی ضرورت ہوگی، جس سے پارٹیوں کے منشور اور انتخابی مہمات میں تبدیلیاں آئیں گی۔ اس کے ساتھ ہی، انتخابات کے دوران ریاستی مسائل پر کم زور دیا جا سکتا ہے، کیونکہ قومی مسائل کو زیادہ ترجیح دی جائے گی۔

ہندوستان میں مسلمانوں اور دیگر مذہبی اقلیتوں کا سیاسی کردار ہمیشہ سے اہم رہا ہے۔ اگرچہ "ایک دیش ایک چناؤ" کا براہ راست تعلق مذہبی حقوق سے نہیں ہے، لیکن اس کا بالواسطہ اثر مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے سیاسی نمائندگی اور مسائل پر ضرور پڑ سکتا ہے۔ ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں مسلمانوں کی آبادی کا تناسب مختلف ہے۔ کچھ ریاستوں میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے، جبکہ دیگر میں کم ہے۔ موجودہ نظام میں، ریاستی انتخابات میں مسلمانوں کی آبادی والے علاقوں میں ان کے مسائل اور مطالبات کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے، کیونکہ ریاستی سطح پر مسلمانوں کا ووٹ بینک اہم ہوتا ہے۔ لیکن "ایک دیش ایک چناؤ" کی صورت میں، قومی اور ریاستی انتخابات ایک ساتھ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے مقامی مسائل کو نظر انداز کیے جانے کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ جب انتخابات ایک ساتھ ہوں گے، تو بڑی سیاسی جماعتیں زیادہ تر قومی مسائل پر توجہ مرکوز کریں گی، اور اس کے نتیجے میں مسلمانوں کے مقامی مسائل پس منظر میں چلے جائیں گے۔ یہ امکان ہو سکتا ہے کہ بڑی سیاسی جماعتیں قومی سطح پر قوم پرستی اور مذہبی بیانیوں کو زیادہ فروغ دیں گی۔

مسلمانوں کے بہت سے مسائل مقامی نوعیت کے ہوتے ہیں، جیسے کہ ریاستوں میں مدارس کی ترقی، اردو زبان کی حفاظت، اور مقامی سطح پر مذہبی حقوق کی پاسداری۔ موجودہ نظام میں، ریاستی انتخابات میں ان مسائل کو اہمیت دی جاتی ہے، کیونکہ ریاستی حکومتیں ان مسائل کو حل کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ لیکن "ایک دیش ایک چناؤ" کی صورت میں، یہ مسائل قومی مسائل کے ساتھ ضم ہو سکتے ہیں، اور ان کی اہمیت کم ہو سکتی ہے۔

"ایک دیش ایک چناؤ" کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ یہ سیاسی جماعتوں پر زیادہ دباؤ ڈالے گا کہ وہ ملک کے ہر حصے میں اپنی موجودگی کو مضبوط کریں۔ بڑی جماعتیں جن کے پاس وسائل اور عوامی حمایت زیادہ ہوتی ہے، وہ چھوٹی جماعتوں کو پچھاڑ سکتی ہیں۔ خاص طور پر اقلیتی جماعتوں کو مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے، کیونکہ ان کے پاس وسائل اور ووٹ بینک محدود ہوتا ہے۔ نتیجتاً، مسلمانوں کی نمائندگی کرنے والی جماعتوں کے لئے سیاسی منظر نامے میں جگہ بنانا مشکل ہو سکتا ہے۔ ہندوستان میں انتخابات کے دوران مذہبی پولرائزیشن ایک حقیقت ہے۔ "ایک دیش ایک چناؤ" کی صورت میں یہ امکان ہے کہ انتخابات کے دوران مذہبی بنیادوں پر ووٹ بینک کی سیاست مزید مضبوط ہو جائے۔ اگر اس نظام میں اقلیتوں کے مسائل کو نظر انداز نہ کیا جائے تو یہ نظام مسلمانوں کے لیے بھی فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔

محکمہ افواج کی ملازمت اور ہماری ترجیحات!

پروفیسر مشتاق احمد

اس تلخ حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اپنے وطن عزیز ہندوستان کی فضا دن بہ دن مکدّر ہوتی جا رہی ہے اور بالخصوص مسلم اقلیت طبقے کے لئے تشویشناک ماحول پیدا ہو رہا ہے لیکن ایک مثبت فکر بھی پیدا ہو رہی ہے کہ ہمارے برادرِ وطن کی اکثریت ملک کی سب سے بڑی مسلم اقلیت کے خلاف زہر فشانی کی مذمت کر رہے ہیں اور اس طرح کے نفرت انگیز ماحول کو ملک کی سالمیت کے لئے مضر سمجھ رہے ہیں لہذا ایسے سیکولر ذہن برادرِ وطن کی ایک بڑی فہرست ہے جو اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ بھی مسلم اقلیت طبقے کی فکر مندی کو دور کر رہے ہیں اور حوصلہ افزائی بھی کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ ملک امن وشانتی کا گہوارہ رہا ہے اور دنیا کی مختلف تہذیب وتمدن کے پیروکاروں کو اس سرزمین نے پناہ دی اور پھلنے پھولنے کا موقع فراہم کیا۔ ہم سب اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ یہ سرزمین سناتن مذہب کی آماجگاہ ہے اور سناتن کا ایک عالمی پیغام رہا ہے کہ "بسودیو کٹمھ کم" یعنی پوری دنیا ایک خاندان ہے۔ غرض کہ سناتن انسان ہی نہیں بلکہ حیوانات ونباتات سب کو ایشور کی تخلیق مانتا رہا ہے لہذا یہاں چرند و پرند کے ساتھ ساتھ درختوں کو بھی پوجنے کی روایت موجود ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ حالیہ دنوں میں ملک کی فضا کو چند مفاد پرستوں نے اس قدر مکدّر بنانے کی کوشش کی ہے جس سے عالمی سطح پر ہمارے ملک کی شناخت مجروح ہوئی ہے۔

بہر کیف! اس وقت میرا موضوع یہ ہے کہ حالیہ دنوں میں مسلم معاشرے میں جس طرح کی اضطرابی کیفیت پیدا ہوئی ہے اس سے مایوسی بڑھ رہی ہے لیکن جیسا کہ میں نے پہلے ہی کہا کہ ملک میں اب بھی اکثریت امن وامان چاہتی ہے اور وہ سبھی طبقے کی فلاح وبہبود کی متمنی ہے۔ ایسے آزمائشی ماحول میں اگر ہم اپنی حکمتِ عملی اور ترجیحات میں تبدیلی نہیں لائیں گے تو پھر ہماری مشکلیں دن بہ دن بڑھتی جائیں گی اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک کے بدلتے حالات کا سامنا کرنے کے لئے ہماری فکر ونظر میں بھی تبدیلی لازمی ہے اور تعلیمی شعبے کے ساتھ ساتھ ملازمت کے شعبے میں بھی اپنی موجودگی کا احساس کرانے کے لئے ٹھوس لائحہ عمل تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ گذشتہ دن ہمارے کالج میں محکمہ افواج کی جانب سے ایک ترغیبی کیمپ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس کیمپ کا مقصد یہ تھا کہ کالج میں زیر تعلیم طلبا وطالبات کو محکمہ افواج کی ملازمت کی اہمیت وافادیت سے روشناس کرایا جائے اور زیادہ سے زیادہ طلبا آرمی، بحری اور فضائی افواج کی اسامیوں میں شامل ہوں اور اپنے روشن مستقبل کی راہیں ہموار کریں۔ واضح ہو کہ محکمہ افواج میں یہ سہولیت میسر ہے کہ کوئی خواہش مند طلبا قلیل مدتی ملازمت کر سکتا ہے یا پھر کل وقتی ملازمت۔ قلیل مدتی ملازمت میں پندرہ سالوں تک محکمہ افواج میں ملازمت کرنے کے بعد وہ سبکدوشی اختیار کر سکتا ہے اور پھر دوسرے محکموں میں ملازمت کرنے کا اہل بن سکتا ہے اور کل وقتی ملازمت کا مطلب یہ ہے کہ وہ ۵۸ ربرسوں تک ملازمت کرنے کے بعد سبکدوشی حاصل کرے گا۔ اس ملازمت میں دو زمرے کی اسامیاں آتی ہیں اول تو کمیشن آفیسر کی اور دوئم جنرل زمرے کی۔ جن طلباء وطالبات کی عمر ۲۵ رسال تک کی ہے وہ محکمہ افواج کے مختلف زمرے کی اسامیوں میں عرضداشت داخل کر سکتا ہے۔ میٹرک کے بعد ہی این ڈی اے کے قومی مقابلہ جاتی امتحانات میں شامل ہو کر ہمارے بچے اپنا مستقبل روشن کر سکتے ہیں اور جو گریجویٹ تک کی تعلیم مکمل کر چکے ہیں وہ بھی مختلف کمیشن میں شامل ہو کر اعلیٰ عہدے پر فائز ہو سکتے ہیں۔ اس ترغیبی کیمپ میں مجھے یہ احساس ہوا کہ مسلم طبقے میں بیروزگار نوجوانوں کی ایک بڑی قطار موجود ہے اور وہ ملازمت چاہتے ہیں لیکن ان کی ترجیحات میں محکمہ افواج کی ملازمت نہیں ہے۔ اس کیمپ میں ایئر فورس کے ایک اعلیٰ آفیسر نے بھی اس حقیقت کا انکشاف کیا کہ مسلم طبقے کے لڑکے یا لڑکیاں محکمہ فوج کی ملازمت میں دلچسپی نہیں رکھتے ہیں۔ جب کہ اس محکمے میں آج بھی امیدواروں کی لیاقت کو ترجیح دی جاتی ہے اور طبی اعتبار سے جو امیدوار پورے اترتے ہیں ان کی ملازمت یقینی ہوتی ہے۔ انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ ملک میں مسلم آبادی کی شرح کے تناسب میں مسلم اقلیت طبقے کے امیدوار محکمہ افواج کی ملازمت کی طرف راغب نہیں ہیں۔ میرے خیال میں ملک میں محکمہ افواج ہی ایک ایسا محکمہ ہے جس میں کثیر تعداد میں بحالیاں ہوتی رہتی ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آج بھی محکمہ افواج کی ملازمت کے لئے مقابلہ جاتی امتحانات ہوں یا پھر زبانی امتحان، قدرے شاف وشفاف ہے۔ ہر سال ایئر فورس میں بڑی تعداد میں اسامیاں آتی ہیں اس سال بھی ۳۱ردسمبر تک آن لائن درخواستیں لی جا رہی ہیں اور آئندہ سال مارچ تک اس کے امتحانات اور طبی جانچ کے مراحل پورے کئے جائیں گے۔ یہ ایک سنہری موقع ہے کہ مسلم اقلیت طبقے کے امیدوار اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ میرے خیال میں محکمہ افواج کی ملازمت دیگر سرکاری محکموں کی ملازمت سے قدرے بہتر ہے کہ انہیں بہت ساری سرکاری مراعات دستیاب ہیں اور محکمہ فوج میں ملازمت کرنے والوں کو سماج میں بھی عزت واحترام کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ وقت کا تقاضہ بھی ہے کہ ہمارے اقلیت طبقے کے بچے حفاظتی دستوں میں ملازمت حاصل کرنے کی طرف راغب ہوں اور اپنی علمی صلاحیت کی بنیاد پر اپنی شناخت مستحکم کریں۔ چوں کہ محکمہ افواج کی ملازمت ایک قومی ملازمت ہے اور ملک کے مختلف حصوں میں خدمات کا موقع ملتا ہے اس لئے مسلم اقلیت طبقے میں ایک سنجیدہ بیداری مہم چلانے کی ضرورت ہے کہ وہ اس شعبے میں اپنی موجودگی کا احساس کرائیں اور ملازمت کے ساتھ ساتھ حب الوطنی کا مظاہرہ کریں۔ کیوں کہ دیگر محکموں کی ملازمت اور محکمہ افواج کی ملازمت میں بنیادی فرق یہ ہے کہ محکمہ افواج کے تینوں شعبے یعنی زمینی، بحری اور فضائی میں ملازمت کرنے والے افراد کے بچوں کی تعلیم کا بھی معقول نظام ہوتا ہے اور ان کے بچوں کو روایتی تعلیم کے ساتھ ساتھ پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم حاصل کرنے میں بھی خصوصی سہولیات دی جاتی ہیں۔ غرض کہ اقلیت طبقے کی نئی نسل کے سنہرے مستقبل کے لئے بھی محکمہ افواج کی ملازمت کو اپنی ترجیحات میں شامل کرنا مفید بخش ہے۔ میرے خیال میں مسلم اقلیت طبقے کے مسائل میں دلچسپی رکھنے والی رضاکار تنظیموں کو بھی ایک خصوصی مہم چلانے کی ضرورت ہے کہ وہ مسلم معاشرے میں یہ مثبت پیغام پہنچائیں کہ صرف اور صرف ملک کے حالات پر فکر مندی کے شکار ہونے کی بجائے امید افزا راستوں کی تلاش کریں تاکہ ان کی مایوسیاں دور ہو سکیں اور معاشرے میں ایک انقلاب کی صورت پیدا ہو سکے کہ وقت کا یہی تقاضہ ہے۔

موبائل: 9431414586

ایک قوم ایک انتخاب: اب کی بار پنگو سرکار

ڈاکٹر سلیم خان

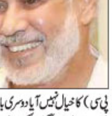

وقف بل کے بعد دوسری مرتبہ مودی سرکار چاروں خانے چت ہوگئی۔ دس سالوں میں جس خود سر حکومت کو ایک مرتبہ بھی مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کا خیال نہیں آیا دوسری بار مجبوراً 'ایک قوم ایک نظریہ' کے معاملے میں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہونا پڑا۔ اس طرح 'مودی ہے تو ممکن ہے' والا نعرہ اپنی موت آپ مر گیا۔ اب تو وزیر اعظم کے دشمنوں کو بھی ان کی کسمپرسی پر ترس آنے لگا ہے۔ 'ون نیشن، ون الیکشن' بل سے متعلق لوک سبھا میں جب ووٹنگ ہوئی تو اس کی حمایت میں صرف 269 ر اراکین پارلیمنٹ نے ووٹ دیا۔ یہ تعداد معمولی اکثریت سے بھی کم ہے۔ اس سے بڑی توہین اور کیا ہو سکتی ہے کہ جس بل منظور کروانے کی خاطر دوتہائی ارکان پارلیمان کی حمایت درکار ہے اس کی پیشکش کے وقت مودی سرکار اپنے حواریوں سمیت 50 فیصد ارکان جمع کرنے میں بھی ناکام رہی۔ اس کے برخلاف 198 اراکین پارلیمنٹ نے ووٹ ڈال دیئے اور 'مرتا کیا نہ کرتا' کی مصداق مرکزی وزیر قانون ارجن رام میگھوال اس بل کو جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی کے حوالے کرنے پر مجبور ہوگئے۔ ایوان زیریں کے فرمانبردار دتا بعدار اسپیکر نے اس گزارش کو منظوری دے کر سارا معاملہ ٹائیں ٹائیں فش کر دیا۔

ون نیشن ون الیکشن کے بل کو منظور کرنے کے لیے چونکہ دوتہائی اکثریت درکار تھی اس لیے حکمراں جماعت خاصی محتاط تھی۔ اس نے اپنے ارکان پر حاضری کی پابندی لگانے کے لیے تاکیداً تین جملوں کی 'وہپ' جاری کی تھی۔ عام حالات میں ایسا نہیں کیا جاتا اور اس کی خلاف ورزی پر تعدیبی کارروائی کا امکان بھی رہتا ہے اس کے باوجود دنیا کی نام نہاد منظم ترین پارٹی کے 20 رارکان غائب تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایوانِ پارلیمان میں اس بل سے متعلق ووٹنگ ہوئی تو مجموعی طور پر 461 ووٹ ڈالے گئے۔ دوتہائی اکثریت کے لیے 307 ووٹ چاہیے تھے لیکن 44 ووٹ کم پڑ گئے۔ اس طرح آر ایس ایس کی تربیت سمیت، امیت شاہ کے خوف اور نریندر مودی کے وقار کی دھجیاں اڑ گئیں۔ بی جے پی ٹی ڈی پی کے علاوہ بیجو جنتا دل اور جگن ریڈی تک کو اپنے ساتھ کر لیا مگر اس کے اپنوں بے عزتی کروادی۔ شیوراج سنگھ چوہان، جیوتر دتیہ سندھیا، گری راج سنگھ اور جگدمبیکا پال جیسے معمر رہنماؤں کی غیر موجودگی نے اشارہ کر دیا کہ ہائی کمان کا غیروں کے چکر میں اپنوں سے غافل ہونا مہنگا پڑ سکتا ہے؟

ون نیشن ون الیکشن کے معاملے میں کمل والے حزب اختلاف کو بانٹنے چلے تھے ان کی اپنی پھوٹ کھل کر سامنے آگئی۔ ممبئی کی زبان میں اسے کہتے ہیں کھایا پیا کچھ نہیں گلاس پھوڑا بارہ آنہ۔ یہ پوری طرح بی جے پی کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے کیونکہ یہ قانون حزب اختلاف کے مطالبے پر نہیں لایا گیا تھا بلکہ وہ تو اس کا مخالف تھا۔ بی جے پی چاہتی تو اسے ٹھنڈے بستے میں پڑا چھوڑ سکتی تھی مگر جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر کی جانب بھاگتا ہے۔ مودی سرکار کی اس رسوائی کا بنیادی سبب بی جے پی کے ارکان پارلیمان کی غیر حاضری تھا۔ ان کو اب پارٹی ہائی کمان کی پروا نہیں ہے۔ وہ جانتے ہیں نڈا جی ان پر کارروائی کی جرأت نہیں کر سکتے کیونکہ ان کی کل تعداد 240 ہے اور اس میں سے ایک کو بھی نکالنے کا خطرہ بی جے پی مول نہیں لے گی۔ اس طرح کل تک جن ارکان پارلیمان کو ہائی کمان دھمکی دیتا تھا اب وہ پلٹ کر آنکھ دکھانے لگے ہیں یعنی مجبوری کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ان سب پر دکھاوے کی کارروائی ہوگی۔ وجہ بتاؤ نوٹس دیا جائے گا مگر لامحالہ ان کے سارے عذرات لنگ قبول کر لیے جائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ اس نے اپنی اس کمزوری کو بے نقاب کرکے خود کو رسوا کیوں کیا؟ بی جے پی کو اس حقیقت کا پورا علم ہے وہ ایوانِ زیریں اور ایوانِ بالا میں یہ قانون منظور نہیں کروا سکتی اس لیے کہ اس کے پاس لوک سبھا اور راجیہ سبھا دونوں جگہ دوتہائی اکثریت نہیں ہے۔ اس کے بعد ہی کم از کم دس صوبوں کی اسمبلی اس کی توثیق کروانی ہوگی جو مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ اس کے باوجود اسے اس موقع پر یہ تماشا کرنے کی وجہ گوتم اڈانی کے خلاف ایوانِ پارلیمان میں بحث کو روکنا تھا۔ اڈانی پر جب تک ایوان میں ہنگامہ ہوتا رہا بی جے پی خوش تھی مگر جب حزب اختلاف نے تھک کر بائیکاٹ ختم کیا تو جادوگر نے پریشان ہو کر اپنی آستین میں چھپا یہ کبوتر نکال کر ہوا میں اچھال دیا۔ بس پھر کیا تھا میڈیا اس کو لے اڑا اور لوگ گوتم اڈانی کو بھول گئے۔ یہ شوشا نہیں چھوڑا جاتا اور گوتم اڈانی پر ایوان میں بحث ہو جاتی تو یہ جے پی سی اڈانی کی بدعنوانی کی جانچ کے لیے بنتی لیکن اس کی آڑ میں سرکار نے اپنے چہیتے سرمایہ دار کو چور دروازے سے بچا لیا۔ اس طرح پارلیمانی شکست کے باوجود بی جے پی نے پوشیدہ مقصد حاصل کر لیا۔

دنیا میں ہر کامیابی کی ایک قیمت ہوتی ہے۔ اس بار اڈانی کو بچانے کے چکر میں بی جے پی کے 20 رارکان پارلیمان پر چابک چل گیا مگر پارٹی ان کا کیا بگاڑ لے گی کیونکہ مودی جی خود ایوان پارلیمان سے غائب تھے۔ اب یہ تفتیش کا موضوع ہے کہ ان کو شوکاز نوٹس دیا گیا یا نہیں؟ وہ اپنے آپ کو غیر حیاتیاتی یا کسی دیوتا کا اوتار سمجھتے ہوں تو سمجھیں مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ رکن پارلیمان ہونے کے بغیر وزیر اعظم کے عہدے پر فائز نہیں ہو سکتے۔ اس لیے پارٹی وہپ کا اطلاق ان پر بھی ہونا چاہیے۔ اب کس میں ہمت ہے کہ مودی پر کارروائی کرنے کا خطرہ مول لے لیکن اگر ان کا عذر قبول کر لیا جائے تو باقی لوگوں کے لیے از خود چور دروازہ کھل جاتا ہے۔ ایک ہی جرم 20 لوگوں پر کارروائی کرکے ایک کو چھوڑ دینا بہت ناانصافی ہے اور وہ بھی ایسے شخص کی جان بخشی جو دوسروں کے لیے رول ماڈل ہو۔ پردھان جی کے نقش قدم پر غیر حاضر رہنے والوں کا قصور ہی کیا ہے؟

ایک زمانے میں جب مودی لہر چلتی تھی تو ون نیشن ون الیکشن سن کر حزب اختلاف کو جھرجھری چھوٹ جاتی تھی لیکن اب وقت بدل گیا ہے۔ آج کل مودی ہار کی گارنٹی بن گئے ہیں۔ ہریانہ اور مہاراشٹر کے انتخابات کی بات کریں تو ان دونوں صوبوں کے پارلیمانی الیکشن میں مودی کا چہرہ تھا۔ اس کے باوجود ہریانہ میں دونوں محاذ برابری پر چھوٹے۔ اس کے برعکس صوبائی انتخاب میں کانگریس اور بی جے پی کے درمیان پندرہ فیصد کا فرق ہوگیا۔ مہاراشٹر کے اندر صوبائی انتخاب میں مودی جی کو انتخاب سے دور رکھنے کا بی جے پی کو زبردست فائدہ ملا۔ وہ بی جے پی جس کو 48 میں سے صرف 9 مقامات پر کامیابی ملی تھی وہ چند ماہ کے اندر 288 میں سے 132 نشستوں پر کامیاب ہوگئی۔ اس لیے مہاراشٹر جیسے صوبوں کی بی جے پی کبھی نہیں چاہے گی کہ ان کے صوبائی انتخابات مودی کی قیادت میں پارلیمانی انتخاب کے ساتھ لڑے جائیں۔ مودی کا معاملہ تو اس کہاوت کی مانند ہو گیا ہے کہ 'ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے۔' اس لیے بی جے پی والے بھی قومی انتخاب کے ساتھ صوبائی انتخاب نہیں چاہتے۔

دس سال قبل جب مودی سرکار کا جنم ہوا تو وہ اس کا بچپن تھا۔ اس عمر میں انسان بھولا بھالا اور معصوم ہوتا ہے۔ وہ 'سب کا ساتھ' لیتا ہے اور 'سب کا وکاس' چاہتا ہے۔ وہ 'بہت ہوئی مہنگائی کی مار' یا 'بہت ہوا ناری پر اتیاچار' جیسے خوبصورت نعرے لگاتا ہے۔ اپنے روشن مستقبل کی تگ ودو میں سرگرداں بچپن اس امید میں چائے پہ چرچا کرتا ہے کہ 'اچھے دن آنے والے ہیں'۔ اس طرح پانچ سالوں وہ سرکار گبرو جوان ہوگئی۔ اس نے گبر سنگھ ٹیکس (جی ایس ٹی) کو سختی سے نافذ کرکے اپنی عوام کا خون چوسنا شروع کر دیا اور خوب تندرست وتوانا ہوگئی۔ رافیل سے رشوت لے کر اپنی جیب بھر لی اور عوام کی توجہ اس سے ہٹانے کے لیے پلوامہ کے بہانے سرجیکل اسٹرائیک کرکے خود کو سوپر مین ثابت کر دیا۔ ملک کے عوام مودی سرکار کی اس وجیہہ ایکشن پیکیڈ شبیہ پر فدا ہو گئے اور 'گھر میں گھس کر مارا' نے 'اچھے دن' کے خوابوں کو چکنا چور کر دیا۔

عوام نے سوچا ہمارے اچھے دن نہ آئے ہوں تو کوئی بات نہیں کم از کم پاکستان کے برے دن تو آگئے اس لیے مودی سرکار کو انعام کے طور دوسری بار پہلے سے بڑی کامیابی سے نواز دیا اور وہیں سے اس نوجوان کا دماغ خراب ہوگیا اور وہ 'راوڈی راسکل' بن گیا۔ اس نے پہلے سپریم کورٹ پر دباؤ ڈال کر بابری مسجد کی زمین کو ہتھیا لیا۔ کشمیر کی دفع 370 کو زور زبردستی سے ختم کرکے وہاں جبر استبداد کا دور دورہ کر دیا۔ منی پور میں فساد بھڑکا اس کی جانب سے منہ موڑ لیا۔ یہاں تک کہ 2024 کے انتخابی مہم تک وہ ایک کھوسٹ بوڑھے میں تبدیل ہوگئی۔ مودی جی کا ذہنی توازن بگڑ گیا وہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگے۔ یہاں تک کہ خود کو غیر حیاتیاتی قرار دے دیا مگر پھر ہار گئے۔ اسی شکست کا نتیجہ ہے کہ انہیں اس قلیل وقفہ میں دوسری بار جے پی سی کی پناہ میں جانے کی رسوائی اٹھانی پڑی اور اب یہ سلسلہ نہیں رکے گا۔ ون نیشن ون الیکشن کے معاملے نے یہ ثابت کر دیا کہ موجودہ حکومت اپنوں اور پرایوں دونوں کے عتاب کا شکار ہے اس کے بارے میں بجا طور پر کہا جا سکتا ہے 'اب کی بار پنگو سرکار'۔

☆☆☆

تو پھر بی جے پی کیوں نہیں بنا رہی امبیڈکر کے خوابوں کا ہندوستان؟

وزیر اعظم نریندر مودی آئین کے آگے ماتھا ٹیکتے ہیں اور بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کی تصویر کے سامنے ادب سے سر کو خم کرتے ہیں، لیکن سب جانتے ہیں کہ یہ دلت ووٹ حاصل کرنے کے لیے ان کا شو آف ہے

راج والمیکی

ان دنوں پارلیامنٹ سے لے کر سڑکوں تک بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر اور آئین کی باتیں ہو رہی ہیں۔ حکمران جماعت اور اپوزیشن ایک دوسرے پر حملہ آور ہیں۔ ایسے ہی وقت میں ملک کے وزیر داخلہ امت شاہ طیش اور تیور کے ساتھ کہتے ہیں کہ 'امبیڈکر کا نام لینا اب فیشن ہو گیا ہے۔ امبیڈکر۔ امبیڈکر...... اتنا اگر بھگوان کا نام لیتے تو سات جنموں کے لیے جنت مل جاتی......' یہ بیان امت شاہ کی دلت مخالف ذہنیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اپوزیشن کو تو یہ ایشو مل ہی گیا ہے۔ اس کی مخالفت بھی فطری ہے۔ لیکن یہ بیان بابا صاحب امبیڈکر کو ماننے والوں کے لیے بھی ناقابل برداشت ہے۔ کیونکہ ان کے لیے بابا صاحب فیشن نہیں بلکہ پیشن ہیں، موٹیویشن ہیں، تحریک ہیں۔ امت شاہ جس تیور کے ساتھ بابا صاحب امبیڈکر کا نام چھ بار لے کر تبصرہ کرتے ہیں وہ نہ صرف بابا صاحب کی توہین ہے بلکہ ان کی جھنجھلاہٹ کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ راہل گاندھی ٹھیک ہی کہتے ہیں منوسمرتی کو ماننے والوں کو بابا صاحب سے تکلیف تو ہوگی ہی۔ کانگریس صدر ملیکارجن کھڑگے کا کہنا بھی درست ہے کہ جو جنت اور جہنم کی بات کرتے ہیں وہ منوسمرتی کو مانتے ہیں۔ جنت اور جہنم کی باتیں منوسمرتی میں لکھی ہیں۔

خیر بھگوان کا نام لینے سے جنت ملنے کی بات تو امت شاہ جی جانیں، لیکن بابا صاحب امبیڈکر نے مظلوموں کے انسانی حقوق، ان کی برابری اور عزت و احترام کے ساتھ جینے کے لیے جو کیا آئین میں انہیں جو حقوق دیے، نمائندگی دی، اس کی وجہ سے وہ دلتوں کے بھگوان یا مسیحا سے کم نہیں ہیں۔ رکن پارلیامنٹ چندر شیکھر آزاد کا یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ بابا صاحب کا نام لینا فیشن نہیں ہے بلکہ مساوات، آزادی اور سماجی تبدیلی کے انقلاب کی علامت ہے جس نے کروڑوں دبے کچلے لوگوں کو انصاف اور حقوق دلائے۔ ہمارے وزیر اعظم نریندر مودی جی بھلے ہی ایکس پر چھ ٹوئٹ کریں، لیکن وہ ایک بھی ٹوئٹ میں امت شاہ کے بیان کی تنقید نہیں کرتے۔ در حقیقت بابا صاحب اور آئین کے تئیں بی جے پی حکومت کی اصل منشا کیا ہے، اس کا پردہ فاش ہو چکا ہے، سب جان گئے ہیں۔ اگر بی جے پی حکومت بابا صاحب کے نظریات پر یقین رکھتی تو دلتوں پر ہونے والے مظالم پر لگام لگاتی۔ انہیں اعلیٰ انتظامی عہدوں پر نمائندگی کی بنیاد پر بٹھاتی۔ لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے برعکس ہو رہا ہے۔

حال ہی میں بلند شہر میں ایک دلت دولہے سپاہی رابن سنگھ کی بارات پر اونچی ذات کے لوگوں نے حملہ کر دیا۔ دولہے کو گھوڑی سے گرا دیا۔ باراتیوں کو زخمی کر دیا۔ ان کی گاڑیوں پر پتھراؤ کیا۔ اسی طرح مدھیہ پردیش کے دموہ ضلع میں ایک دلت دولہا بگھی میں بیٹھا تو اونچی ذات کے لوگوں نے بگھی والے اور گھوڑی پر حملہ کر دیا۔ دلتوں کا گھوڑی پر چڑھنا، مونچھیں رکھنا اور دھوم دھام سے شادی کرنے کو بھی ذات پات میں یقین رکھنے والے اونچی ذات کے لوگ برداشت نہیں کرتے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اونچی ذات کے ٹینٹ مالکان دلتوں کو شادی کے لیے ٹینٹ بھی کرائے پر نہیں دیتے۔ آج بھی دلتوں کے ساتھ چھوا چھوت جاری ہے جبکہ بھلے ہی اسے آئین کے آرٹیکل 17 میں ختم کر دیا گیا ہے۔ دلت خواتین اور لڑکیوں کے ساتھ نام نہاد اونچی ذات کے لوگوں کے ذریعے ہونے والے ریپ اور جنسی تشدد میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ لوگ چار سال پہلے ہاتھرس کی ایک دلت بیٹی کی عصمت دری اور قتل کو بھولے نہیں ہوں گے۔ آج دلت بیٹی کا خاندان غنڈوں کی دہشت میں زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ وہ مجرم جیسی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں جبکہ دلت بیٹی کے ملزم آزاد گھوم رہے ہیں اور متاثرہ خاندان کو دھمکیاں دیتے رہتے ہیں۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی آئین کے سامنے ماتھا ٹیکتے ہیں اور بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کی تصویر کے سامنے ادب سے سر کو خم کرتے ہیں اور ان کی تعریف کرتے ہیں۔ لیکن سب جانتے ہیں کہ یہ دلت ووٹ حاصل کرنے کا ان کا شو آف ہے۔ بی جے پی حکومت بابا صاحب کی یادگاریں بنوا سکتی ہے۔ ان کے مجسمے نصب کروا سکتی ہے۔ بابا صاحب کے یوم پیدائش 14 اپریل کو قومی ہم آہنگی کا دن اور 26 نومبر کو یوم دستور کے طور پر منانے کا اعلان کر سکتی ہے۔ لیکن اس کے نظریے کو نہیں اپناتی۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو اپنے ٹھاکر ہونے پر فخر ہے۔ وہ ذات پات میں یقین رکھتے ہیں جبکہ بابا صاحب نے ذات پات کو ختم کرنے کی بات کہی تھی۔ بابا صاحب کا بنایا ہوا آئین ملک کے ہر شہری کو بغیر کسی ذات پات، فرقے، جنس، زبان یا علاقے کی بنیاد کے مساوی حقوق فراہم کرتا ہے۔ لیکن اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ جس طرح کے بیانات دیتے ہیں، اس سے لگتا ہے کہ یوگی جی ملک کو آئین کی بنیاد پر نہیں بلکہ منو ودھان کی بنیاد پر چلانا چاہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں یہ ملک بابر اورنگ زیب کی روایات پر نہیں رام اور کرشن کی روایات پر چلے گا۔ یعنی وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت پھیلانے کا کام کرتے ہیں۔ جبکہ ہماری آئینی اقدار فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو فروغ دیتی ہیں۔

دوسری طرف، بی جے پی کی حکومتیں مسجدوں کے نیچے مندروں کو تلاش کرنے کی مہم میں مصروف ہیں، جو عبادت گاہوں کے لیے خصوصی ایکٹ 1991 کی خلاف ورزی ہے۔ اسی طرح حکومت 'ون نیشن ون الیکشن' جیسے احکامات لا کر آئین کے بنیادی وفاقی ڈھانچے کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔ اس طرح بی جے پی حکومت آئین کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہی ہے۔ آر ایس ایس اور بی جے پی ملک کو ہندو راشٹر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں جبکہ آئین کے مطابق ہمارا ملک سیکولر ہے۔ بتاتے چلیں کہ ہندو راشٹر کا تصور آئین اور بابا صاحب کے نظریات کے خلاف ہے۔ ایک طرف بی جے پی بابا صاحب کی عقیدت مند ہونے کا ڈرامہ کرتی ہے اور دوسری طرف ان کے نظریات کے برعکس کام کرتی ہے۔ ہندو راشٹر کے بارے میں بابا صاحب 1945 میں اپنی ایک کتاب 'پاکستان یا تقسیم ہند' میں کہتے ہیں کہ اگر ہندو راشٹر حقیقت بن جاتا ہے تو یہ ملک کے لیے سب سے بڑی تباہی ہوگی۔ ہندو راشٹر کو ہر قیمت پر روکا جانا چاہیے۔

کیا آج بی جے پی کا کوئی لیڈر یہ کہے گا کہ بابا صاحب ہندو راشٹر کے خلاف تھے، اس لیے ہم ہندو راشٹر کے تصور کی مخالفت کرتے ہیں۔ امبیڈکر نے ایک ایسے ہندوستان کا خواب دیکھا جہاں سب کے لیے مساوات، آزادی، بھائی چارہ اور انصاف ہو۔ وہ سماجی عدم مساوات اور معاشی عدم مساوات کے خلاف تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ ذات پات اور مذہب کے نام پر کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہ کیا جائے۔ سماجی ہم آہنگی ہو، لوگوں کا آپس میں میل جول ہو۔ ملک کے شہریوں میں معاشی عدم مساوات یا امیر اور غریب کی کھائی نہ ہو۔ ملک کے تمام شہری معاشی طور پر خوشحال ہوں۔ لیکن آج ملک کے حالات ان مقاصد کے برعکس ہیں۔ اگر بی جے پی کی حکومتیں واقعی امبیڈکر کے نظریات کا احترام کرتی ہیں تو وہ ان کے خوابوں کے ہندوستان یعنی مساوات، آزادی، بھائی چارے اور انصاف والے ہندوستان کو بنانے میں پہل کیوں نہیں کرتی ہیں؟ واضح ہے کہ بابا صاحب کے نظریے کو نہ اپنانا اور دلت ووٹ بینک کے لیے بابا صاحب سے محبت کا اظہار صرف ان کا سیاسی ایجنڈا ہے۔

☆☆☆

(راج والمیکی صحافی کرمچاری آندولن سے وابستہ ہیں۔)

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

یہ مال و دولتِ دنیا یہ رشتہ و پیوند

ڈاکٹر سلیم خان

ارشادِ ربانی ہے :"اور اپنے ہاتھوں سے خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو"۔ زندگی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک بیش قیمت نعمت ہے۔ اس مدتِ کار میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکامات کی تابعداری کرکے اور منکرات سے بچ کر انسان خود کو جنت الفردوس کا حقدار بنا سکتا ہے۔ اس امانت کو نقصان پہنچانا یا اسے ختم کرنا اللہ تبارک کی نافرمانی اور کفرانِ نعمت ہے۔ مشکلات ومصائب زندگی کا صبر و توکل کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہیے۔ بندۂ مومن مشکلات میں اللہ کی مدد سے نکلنے کی سعی کرتا ہے۔ وہ راہِ فرار اختیار کرکے خودکشی کی جانب مائل نہیں ہوتا۔ خودکشی کی ممانعت میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص خودکشی کرتا ہے، وہ قیامت کے دن اسی حالت میں اٹھایا جائے گا جس حالت میں اس نے خودکشی کی تھی۔ نیز تشریح فرمائی: "جس شخص نے پہاڑ سے گر کر خودکشی کی، وہ جہنم میں ہمیشہ کے لئے اسی طرح گرتا رہے گا، اور جس نے زہر پی کر خودکشی کی، وہ جہنم میں ہمیشہ زہر پیتا رہے گا، اور جس نے خود کو کسی آلے سے مارا، وہ جہنم میں ہمیشہ اسی آلے سے خود کو مارتا رہے گا"۔

وشوگرو بننے کا خواب دیکھنے والا ہندوستان خودکشی کے معاملے میں سب سے آگے ہے۔ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کے مطابق 2022 میں بھارت کے اندر 71.1 لاکھ افراد نے خودکشی کی۔ مودی یگ میں خودکشی کے پچھلے سارے ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ ان واقعات میں 42 فیصد خاندانی مسائل، شادی بیاہ اور عشق ومحبت سے متعلق ہیں اور مرنے والے 75 فیصد مرد ہیں۔ ان اعداد وشمار کی روشنی میں اتل سبھاش مودی نامی 34 سالہ نوجوان کی خودکشی پر غور ہونا چاہیے۔ اس نے آئی آئی ٹی سے تعلیم حاصل کی تھی اور اے آئی جیسے جدید شعبے میں زیرِ ملازمت تھا۔ اس نے اپنی پسند سے پانچ سال قبل نکیتا سنگھانیا سے شادی کی جو ایک بہت بڑی ملٹی نیشنل کمپنی میں ملازمت کرتی ہے۔ ایک سال میں انہیں اولادِ نرینہ مل گئی لیکن پھر ان کے تعلقات کشیدہ ہوئے یہاں تک کہ اتل سبھاش کو خودکشی کرنی پڑی۔

اتل سبھاش نے موت سے قبل جو ویڈیو بنائی اس کو سن کر پتہ چلتا ہے کہ اس خودکشی کی واحد وجہ اسلامی ازدواجی قوانین کو ظالمانہ کہہ کر نظر انداز کرنے کے بعد آئینی تصفیہ کی کوشش ہے۔ ہندوستان کی قدیم تہذیب میں شادی سات جنموں کے لیے ہوجاتی ہے اور عیسائی عقیدے کے مطابق یہ رشتے آسمان پر طے پاتے ہیں۔ اس لیے طلاق کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ چونکہ ایک ناگزیر ضرورت ہے اس لیے بلکہ مغربی طریقہ کار اپنا کر نکیتا نے اپنے شوہر اتل پر ظلم کیا اور بعد میں اس نے خودکشی کرکے خود کو ہلاک کردیا۔ اس رسہ کشی کے نتیجے میں ان کا بیٹا یتیمی کا شکار ہوگیا۔ فرمانِ قرآنی ہے: "اے نبی (لوگوں سے کہہ دیجئے کہ) جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کی عدت سے پہلے طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو، جو تمہارا پروردگار ہے۔ تم ان عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، ہاں اگر وہ صریح بے حیائی کریں (تو ان کو نکال دو)۔ اور یہ اللہ کی حدود ہیں اور جس نے اللہ کی حدود سے تجاوز کیا اس نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ آپ کو کیا معلوم شاید اس (طلاق) کے بعد اللہ کوئی نئی بات پیدا کردے"۔ وہ اگر طلاق کے اس طریقہ پر عمل کرتے تو خودکشی کی نوبت نہ آتی۔

عدالت سے رجوع کرکے پہلے نکیتا نے ایک اور پھر تین کروڑ کی رقم طلب کیا۔ چار سال میں چالیس مرتبہ اتل کو بنگلورو سے جونپور کا عدالتی سفر کروایا۔ نکیتا اور اس کی ماں اتل کو خودکشی کا تانہ مارنے لگیں۔ عدالت کی جج ریتا کوشک نے نان نفقہ کم کرانے کے لیے پانچ لاکھ کی رشوت مانگی جبکہ طلاق کے تفصیلی احکامات کے آخر میں ارشادِ قرآنی ہے: "اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت پوری کرنے کو ہوں تو ان کو یا تو دستور کے موافق رکھ لو یا اچھے طریقے سے چھوڑ دو، اور ان کو ستانے کے لئے نہ روکے رکھو تاکہ ان پر زیادتی کرو اور جس نے ایسا کیا اس نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام سے مسخرہ پن نہ کرو اور تم پر اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں ہیں ان کو یاد کرو اور (یہ احسان بھی یاد کرو) کہ اس نے تم پر کتاب وحکمت نازل کی اور وہ تمہیں اس کے ذریعہ نصیحت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے"۔

اتل اور نکیتا کے درمیان بیٹے کے حوالے سے بھی تنازع تھا۔ وہ بیٹے کو باپ سے ملانے کے لیے کئی لاکھ طلب کرتی تھی اور اس کا نان نفقہ بھی اسی ہزار ماہانہ مانگتی تھی جبکہ اس بارے میں قرآنی احکامات ہیں: "اور ماؤں کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں اور جو شخص اپنے بچے کو (تین طلاق کے بعد بھی) اسی عورت سے پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے تو اس پر دودھ پلانے والیوں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق لازم ہے، کسی کو اس کی گنجائش (برداشت) سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے، نہ تو ماں ہی کو اس کے بچے کی وجہ سے ضرر دیا جائے اور نہ باپ ہی کو اس کی اولاد کی وجہ سے، اور وارثوں پر بھی یہی لازم ہے، پھر اگر وہ دونوں اپنی رضامندی اور مشورہ سے (اس مدت سے پہلے) دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں اور تم اپنے بچوں کو کسی اور سے دودھ پلوانا چاہو تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ تم نے جو کچھ ان کو دینا طے کیا ہے، اس کو دستور کے مطابق دے دو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اور جان لو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو خوب دیکھتا ہے"۔ دینِ اسلام کی یہ تعلیمات تقاضائے فطرت ہیں اور عائلی مسائل کو حل ہوکر دیتے ہیں۔ ان سے روگردانی کرنے والے اتل اور نکیتا جیسے مصائب کا شکار ہوجاتے ہیں۔ ان میں سے ایک جان سے جاتا ہے اور دوسرا جیل کی ہوا کھاتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے اسلام کے نظامِ رحمت پر عمل کرکے اس سے ساری دنیا کو روشناس کرایا جائے۔

زیاراتِ مشہد و قم

سید اقبال رضوی شارب

قصد رکھتا ہوں کہ مشہد میں گزاروں کچھ دن
بس وہیں بیٹھ کے روضے کو نہاروں کچھ دن
جوتیاں سیدھی کروں آپ کے زوّاروں کی
اور پھر فرش بھی روضے کا بُہاروں کچھ دن
جس جگہ سوتا ہے توحید کا بے مثل شہید
میں وہاں سے بھی تو خالق کو پکاروں کچھ دن
ہوں گنہگار بہت زادِ سفر کچھ بھی نہیں
انکی نصرت سے میں قسمت کو سنواروں کچھ دن
عاقبت بھولا رہا دہر کو سب کچھ جانا
منفی سوچوں کی روش اپنی سُدھاروں کچھ دن
بھائی بہنوں کی محبّت کا تقدّس کیا ہے
قم کی دہلیز پہ سوچوں میں اتاروں کچھ دن
احتساب اپنا کروں قم کی فضا میں شارب
اور تعمیری جبلّت کو ابھاروں کچھ دن
☆☆☆☆

خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

ڈاکٹر شجاعت حسین

اگر انسان قرآن کریم کی 114 سورے کی تلاوت کرے، غور وفکر، تدبر وتفکر سے ترجمہ وتفاسیر کا مطالعہ کرے تو 6666 آیات میں کسی مقام پر خدا یہ نہیں فرما رہا ہے کہ وہ نمازی، روزہ دار، حاجی، حافظ، قاضی، قاری، عالم، ذاکر، شاعر، مصنف، صحافی، پروفیسر یا عابد کے ساتھ ہے۔ بے شک ارشاد باری تعالیٰ ہو رہا ہے "واصبروا ان اللہ مع الصبرین" میں صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوں۔ (سورہ انفال، آیت مبارکہ نمبر 46)

مندرجہ بالا آیت کے علاوہ معروف سورہ الفجر کی آیات نمبر 27-30) کے ترجمے کو پڑھیں "اے نفس مطمئن اپنے رب کی طرف اس حال میں چل کہ تو خوش ہو اور پسندیدہ قرار پائے۔ پس! میرے بندوں میں شامل ہو جا۔ اور میری جنت میں چلا جا۔" اس آیات کا حقیقی وعملی نمونہ 10 محرم الحرام، 61 ہجری میدان کربلا ہے جہاں نواسہ رسول سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام تین دن کے بھوکے پیاسے، 71 لاشے اٹھائے، یزید ابن معاویہ لعنت اللہ کا لشکر گلے پر کند خنجر چلا رہا ہے اور حسین علیہ السلام سجدے میں صبر وشکر بجالانے ہیں۔

صبر کے معنی ہیں کسی خوشی، مصیبت، غم اور پریشانی وغیرہ کے وقت میں خود کو قابو میں رکھنا اور خلاف شریعت کاموں سے بچنا۔ لفظ "صبر" کے لغوی معنی رکنے، ٹھہرنے، یا باز رہنے کے ہیں اور نفس کو اس چیز پر روکنا (یعنی ڈٹ جانا) جس پر رکنے (ڈٹے رہنے کا) کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو یا نفس کو اس چیز سے باز رکھنا جس سے رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو صبر کہلاتا ہے۔

عربی لغت میں صبر کا معنی برداشت سے کام لینے، خود کو کسی بات سے روکنے اور باز رکھنے کے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں صبر کا مفہوم یہ ہے کہ نفسانی خواہشات کو عقل پر غالب نہ آنے دیا جائے اور شرعی حدود سے تجاوز نہ کیا جائے۔ صبر کے عمل میں ارادے کی مضبوطی اور عزم کی پختگی ضروری ہے۔

صبر کا مقام بہت بلند ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کے لیے عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے اور عہدہ ومنصب سے بھی نوازا ہے۔ اللہ عزوجل قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے واصبروا ان اللہ مع الصبرین (سورۃ انفال، آیت مبارکہ نمبر 46)" اور صبر کرو بیشک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" پروردگار سورۃ العنکبوت کی آیات مبارکہ نمبر 58-57 صبر کرنے والوں سے وعدہ کر رہا ہے "جن لوگوں نے صبر کیا ہے انھیں ہم جنت کے جھروکوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ہمیشہ انھیں میں رہیں گے کہ یہ ان عمل کرنے والوں کا بہترین اجر ہے۔" سورۃ لقمان کی آیت نمبر 17 میں صابروں کی تعریف کرتے ہوئے رب ذوالجلال فرماتا ہے "صبر کرو کہ یہ بہت بڑی ہمت کا کام ہے۔" سورۃ السجدہ، آیت نمبر 24 کی تلاوت کریں تو مشاہدہ کرتے ہیں "انھوں (انبیاء) نے صبر کیا ہے تو خدا نے ان میں سے کچھ لوگوں کو امام اور پیشوا قرار دیا ہے۔" سورۃ العصر میں نورالسموات والارض میں زمانہ کی قسم کھا کر فرما رہا ہے کہ وہ روابط و تعلقات خسارہ کی بنیاد ہیں جن کی اساس صبر وحق کی وصیت ونصیحت پر قائم نہیں ہے۔

پاک رب العزت نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا اور صبر و مدارات کرنے کا حکم دیا۔ پس رسول اللہ نے صبر کیا۔ دشمنان اسلام نے آپ کو عیب لگائے۔ دل تنگ ہوئے تو خدائے بزرگ نے یہ آیت نازل کی، ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا آپ کا دل تنگ بناتا ہے، اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو سجدہ کرنے والوں میں بنو۔ رسول کو پھر جھٹلایا اور تہمت تراشی کی، حضرت غمگین ہوئے تو خالق کائنات نے آیت نازل کی، ہم جانتے ہیں اے حبیب کبریا ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا میرے محبوب کو رنجیدہ کرتا ہے لیکن اس تکذیب پر انھوں نے صبر کیا۔ ہماری نصرت ان کے پاس آئی، پس رسول اللہ نے صبر کو اپنے اوپر لازم قرار دیا۔

کوئی مصیبت آتی ہے تو اس پر صبر کرنا چاہیے۔ اگر مصائب ہجوم کرتے ہیں تو اس پر بھی اس کا دل شکستہ نہیں ہوتا۔ قصص الانبیاء کرام کی حیات طیبہ ہمارے سامنے ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو غلام بننے سے حیرت پسندی سے نہیں روکا وہ مغلوب ہوئے، قید کئے گئے لیکن وہ اپنے موقف سے نہ ہٹے، قدم میں جنبش تک نہ آئی یعنی ثابت قدم رہے۔ کنوئیں کی تاریکی ووحشت نے انھیں افسردہ ومایوس نہ کر سکا یہاں تک کہ پاک پروردگار نے ان پر احسان کیا اور نافرمان و سرکش کو ان کا غلام بنا دیا جو پہلے ان کا مالک تھا۔ رب العالمین نے ان کو اپنا رسول بنا دیا۔ اس طرح صبر کے بعد بہتری، انعام، اعجاز، اکرام وافتخار نصیب ہوئی۔ لہٰذا ہمہ وقت صبر کرنا چاہیے۔ جو اپنے نفس کے لیے صبر کو لازم قرار دے وہ خدا سے اجر پائے گا۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کے داہنی طرف ہوتی ہے اور زکات بائیں جانب اور نیکی اس پر سایہ کئے ہوتی ہے اور صبر گوشہ گیر ہوتا ہے جب منکر ونکیر آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں تو صبر نماز، زکات ونیکی سے کہتا ہے اگر تم اس کو نجات نہیں دلا سکتے تو ہٹ جاؤ میں اس کے لیے کافی ہوں۔ (حضرت ثقتہ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ بن محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ، اصول کافی، جلد 3، صفحہ 339-338)

رحمت العالمین نے فرمایا: صبر کی تین صورتیں ہیں۔ مصیبت پر صبر، اطاعت پر صبر اور معصیت پر صبر۔ جس نے مصیبت پر مکمل صبر کیا، اللہ اس کے تین سو درجے معین کرتا ہے جس کے ایک درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے اور جس نے اطاعت پر صبر کیا، خدا اس کے لیے چھ سو درجے ایسے لکھتا ہے جس کے درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین کے آخری حصہ کو عرش سے ہے۔ جس نے معصیت پر صبر کیا اس کے لئے نو سو درجے ایسے لکھتا ہے جن میں ایک فاصلہ دوسرے سے اتنا ہے جتنا آخر حصہ زمین سے انتہائے عرش تک ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو عبداللہ سے فرمایا جس نے مصائب زمانہ پر صبر نہ کیا زمانہ اسے عاجز کردے گا۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا جو مومن کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور اس پر صبر کرے تو اس کو ہزار شہید کا ثواب ملتا ہے۔

واقعہ کربلا کے چشم دید گواہ، حضرت زین العابدین کے لخت جگر، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین کے رخصت وقت شہادت مجھے اپنے سینے سے لگا کر تلقین کی، بیٹا میں تم کو وصیت کرتا ہوں جو مجھے وصیت میرے بابا نے مجھ سے کی ہے کہ بیٹا امر حق میں صبر کرنا اگر وہ کتنا ہی تلخ ہو۔

صبر جمیل کیا ہے؟ اس کی وضاحت بہرحال قارئین کرام کے لیے تحریر کرنا ضروری ہے۔ صبر جمیل یعنی سب سے بہترین صبر یہ ہے کہ مصیبت میں مبتلا شخص کو کوئی نہ پہچان سکے، اس کی پیشانی کسی پر ظاہر نہ ہو۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر ابن عبداللہ کو بتایا کہ صبر جمیل وہ ہے جس میں لوگوں کی طرف شکایت نہ ہو۔ (اصول کافی، جلد 3، باب الصبر)

کیا راقم الحروف لکھ دے کہ شیعہ زیادہ صبر کرنے والے ہیں تو ممکن کر شاید ہی کوئی اس بات پر یقین کرے۔ لیکن پڑھ کر یقین کامل ہونا چاہیے چاہے وہ عمل میں نہ ہوں۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "ہم صبر کرنے والے ہیں اور ہمارے شیعہ ہم سے زیادہ صبر کرنے والے ہیں۔ میں نے کہا، میں آپ پر فدا ہوں، شیعہ آپ سے زیادہ صابر کیسے ہوگئے۔ فرمایا ہم صبر کرتے ہیں اس صورت میں کہ حقیقت امر جانتے ہیں اور شیعہ صبر کرتے ہیں باوجود لاعلمی کے۔ (اصول کافی، جلد 3، صفحہ 344)

سید الشہداء اور شریکت الحسین صبر کے جوہر دکھا گئے۔ اے حسین تو نے لاشۂ اکبر اٹھایا صبر کیا، ششماہ لعل کو خود دفن کیا صبر کیا، عباس باوفا کے لاش کے ٹکڑے چنے صبر کیا، شیر خدا کی بیٹی زینبؑ نے بھائی حلقوم پر چھری چلتے دیکھا صبر کیا، شام غریباں دیکھی صبر کیا، بازار شام میں بے ردا گھمایا گیا صبر کیا گویا صبر کو صبر بخشی!

آج بھی پوری دنیا مشاہدہ کر رہی ہے کہ رہبر معظم اسلامی جمہوریہ ایران آیت اللہ سید علی خامنہ ای حفظہ اللہ تمام طرح معاشی پابندیاں اور جنگ اور ان سب میں نام نہاد مسلم عرب حکمران بھی ملوث ہیں لیکن واہ ان کے صبر واستقامت کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم۔ آپ لوگوں نے دیکھا طوفان الاقصیٰ میں کامیابی، کامرانی، شہرت اور مقبولیت سے مسلم حکمران نام نہاد خلیفہ طیب اردوغان وغیرہ بغض وحسد میں صیہونیوں کو بنو امیہ اور بنو عباسیہ کی دارالحکومت، شام سوتحفہ میں پیش کردیا۔ تمام اہلسنت والجماعت شرمندہ ہیں۔ اے پروردگار! ہم لوگوں کو سید الشہداء اور زینب (س) کے صدقے میں صابر بنادے اور ہم لوگ صبر کے نمونہ قرار پائیں اور پروردگار تیرا ساتھ نصیب ہو!

علی گڑھ، موبائل 7060888223

شیطانی چالوں کے خلاف نسلوں کی حفاظت کا منصوبہ

مَسْعُود مَحْبُوب خان (ممبئی)

آج کے دور میں، خاندان جو معاشرتی تربیت کا سب سے بنیادی اور مضبوط ادارہ ہوا کرتا تھا، اپنی اصل ذمہ داریوں سے غافل نظر آتا ہے۔ گھریلو سیاست، حسد، اور دوسروں کو نیچا دکھانے کی کوشش نے نہ صرف بڑوں کے درمیان فاصلے پیدا کیے ہیں بلکہ بچوں کی تربیت اور ان کی شخصیت سازی پر بھی گہرے منفی اثرات ڈالے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے والدین اور بڑوں کو نہ صرف نسلوں کی پرورش بلکہ ان کی روحانی، اخلاقی، اور فکری تربیت کا ذمہ دار بنایا ہے۔ اگر انسان اپنی اس ذمہ داری سے غافل ہو جائے تو وہ اس عظیم امانت کو کھونے کے مترادف ہے جو اسے ودیعت کی گئی ہے۔ محبت اور ضروریات کی تکمیل تو جانور بھی کرتے ہیں، لیکن انسان کو جو امتیاز بخشا گیا ہے، وہ اپنی اولاد کو بلند اخلاق اور عظیم مقاصد کے لئے تیار کرنے میں مضمر ہے۔

گھریلو سیاست اور منفی رویے نہ صرف بچوں کے اخلاق پر اثر انداز ہوتے ہیں بلکہ ان کی خداداد صلاحیتوں کو بھی ماند کر دیتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ والدین اور بڑوں کو اپنے رویوں میں حکمت، برداشت، اور انصاف کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ حسن سلوک اور حکمت کے امتزاج سے ہی وہ اپنے گھروں کو سکون ومحبت کی آماجگاہ بنا سکتے ہیں اور نسل نو کو اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ مقصد کے ساتھ پروان چڑھا سکتے ہیں۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ جو ماحول ہم اپنے گھروں میں تخلیق کرتے ہیں، وہی بچوں کی شخصیت کا آئینہ بنتا ہے۔ اگر ہم گھروں کو امن، محبت، اور حکمت سے معمور کریں گے، تو نسل نو خود بخود ایک مضبوط، باشعور، اور بلند کردار امت بن کر ابھرے گی۔

مائیں جو نسلوں کی پاکیزگی، تربیت، اور کردار سازی کی اصل بنیاد ہیں، اگر خاندانی سیاست اور اعصابی جنگ میں الجھ جائیں تو نہ صرف ان کی اپنی ذات متاثر ہوتی ہے بلکہ ان کے بچوں کی شخصیت، تربیت، اور مستقبل بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ گھریلو سیاست اور بے جا مداخلت کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ والدین اپنی اصل ذمہ داری، یعنی تربیتِ اولاد، سے غافل ہو جاتے ہیں۔ میاں اور بیوی کی نجی زندگی میں مداخلت، زوجین کے درمیان جھگڑے، یا ان کے مابین عدم اعتماد کا ماحول بچوں کے ذہن پر ان مٹ نقوش چھوڑتا ہے۔ یہ سب عوامل بچوں کی معصومیت، خداداد صلاحیتوں، اور اخلاقی نشوونما کو بری طرح متاثر کرتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات ہمیں بارہا یہ درس دیتی ہیں کہ اولاد اللہ کی امانت ہے اور ان کی تربیت ہماری اوّلین ذمہ داری ہے۔ بچوں کو صرف مادیت کی دوڑ میں شامل کرنا، انہیں صرف دنیاوی کامیابیوں کے پیچھے بھگانا، اور ان کی روحانی، اخلاقی، اور فکری ضروریات کو نظر انداز کرنا اس امانت میں خیانت کے مترادف ہے۔ والدین اور بڑوں کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ بچے صرف ہمارا ذاتی سرمایہ نہیں ہیں، بلکہ وہ ملت کا مستقبل، امت کا اثاثہ، اور ہماری جنت یا جہنم کا ذریعہ بھی ہیں۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے آئینے کا عکس خوبصورت ہو، ہماری آزمائش کامیابی میں بدل جائے، اور ہمارے اثاثے کی حفاظت ہو، تو ضروری ہے کہ ہم اپنی گھریلو سیاست اور ذاتی تنازعات کو ختم کریں اور اپنی توجہ بچوں کی تربیت پر مرکوز کریں۔ انہیں نہ صرف دنیاوی تعلیم میں ممتاز بنائیں بلکہ ان کے اندر ایک مضبوط، اخلاقی، اور روحانی بنیاد بھی پیدا کریں۔ معاشرے کی تشکیل گھروں سے ہوتی ہے، اور گھروں کی بنیاد والدین کے رویوں پر ہے۔ اگر ہم بچوں کو مادی دوڑ سے نکال کر ان کے مقصدِ حیات سے آشنا کریں، انہیں دین اور دنیا دونوں میں رہنمائی فراہم کریں، اور ان کے لیے محبت، حکمت، اور عدل وانصاف کا ماحول پیدا کریں تو یقیناً ہم ایک مضبوط، مہذب، اور باوقار نسل تیار کر سکتے ہیں، جو ملت اور انسانیت کے لئے باعثِ فخر ہو۔

والدین کے لئے آج کا زمانہ ایک ایسا میدان جنگ بن چکا ہے جہاں چاروں طرف فتنے، گمراہی، اور بے راہ روی کے ہتھیاروں سے ان کی نسلوں پر حملے کیے جارہے ہیں۔ یہ شیطانی چالیں والدین کو نہ صرف اخلاقی، بلکہ فکری اور روحانی طور پر بھی کمزور کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اگر آپ خود مختار والدین ہیں اور خاندانی دباؤ سے آزاد ہو کر اپنی نسل کی تربیت کے فیصلے کر سکتے ہیں، تو یہ ایک بڑی نعمت ہے، لیکن یہ نعمت اس وقت ہی کارآمد ہو سکتی ہے جب آپ اپنے مورچے مضبوط کریں، اپنی ذمہ داریوں کا ادراک کریں، اور اپنے بچوں کی تربیت کو ایک مشن سمجھ کر انجام دیں۔ خودمختاری کے باوجود والدین کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ شیطان نہایت باریک بینی سے بچوں کی سوچوں، عادات، اور رویوں پر اثر ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، چاہے وہ میڈیا، سوشل نیٹ ورکنگ، یا دیگر فتنہ انگیز ذرائع ہوں۔

دوسری جانب اگر والدین خاندانی دباؤ یا بیرونی مداخلت کے باعث اپنی ذمہ داری پوری طرح ادا نہیں کر پا رہے تو یہ نہایت خطرناک صورتِ حال ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ہم اپنے بچوں کے لیے اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔" اس حدیث کے تحت والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کی دینی اور دنیاوی تربیت کو اپنی اولین ترجیح بنائیں، چاہے اس کے لئے انہیں کسی بھی دباؤ یا مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے۔

شیطان کی چالوں کا مقابلہ صرف اسی وقت ممکن ہے جب والدین خود مضبوط ہوں، دین کی گہرائی کو سمجھیں، بچوں کو فتنے کے مختلف مظاہر سے آگاہ کریں، اور ان کے دلوں میں اللہ کی محبت اور تقویٰ پیدا کریں۔ انہیں سکھائیں کہ زندگی کا اصل مقصد دنیاوی کامیابیاں نہیں بلکہ اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی ہے۔ والدین کو اپنی حکمت، بصیرت، اور دعاؤں کے ذریعے ایک ایسا ماحول پیدا کرنا ہوگا جہاں بچے نہ صرف محفوظ رہیں بلکہ اخلاق، دین، اور انسانیت کے بہترین نمونے بن کر ابھریں۔ یہ آسان نہیں، لیکن اگر نیت خالص اور جدوجہد مسلسل ہو تو یقیناً اللہ کی مدد شامل حال ہوگی۔

حضرت آسیہ کا کردار ان تمام والدین اور گھرانوں کے لئے مشعل راہ ہے جو موجودہ چیلنجز کے سامنے خود کو بے بس اور مجبور سمجھتے ہیں۔ فرعون کے محل جیسے جبر واستبداد کے ماحول میں رہتے ہوئے، حضرت آسیہ کا نہ صرف حق کے ساتھ کھڑا ہونا بلکہ موسیٰ علیہ السلام جیسے نبی کی پرورش اور پشت پناہی کرنا، اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی بھی ماحول یا دباؤ ایک صاحبِ ایمان انسان کو اپنی ذمہ داریوں سے روگردانی کا جواز فراہم نہیں کرسکتا۔

آج کے مسلمان گھرانوں کو اس بات کو سمجھنا ہوگا کہ اگر فرعون کے محل میں ایمان، حکمت، اور جرات کے ذریعے ایک انقلاب برپا ہوسکتا ہے تو وہ اپنے گھروں میں کیوں نہیں؟ بزرگوں کو، جو نسلوں کی تربیت کی اہمیت کو سمجھتے ہیں، بہترین داعی کا کردار ادا کرنا چاہئے۔ ان کی نصیحتیں، تجربات، اور حکمت گھر کے ماحول کو مثبت بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ لیکن یہ نصیحت زبردستی یا تنقید کی شکل میں نہیں، بلکہ محبت، حکمت، اور نرمی کے ساتھ کی جانی چاہئے تاکہ اولاد اور خاندان کے دیگر افراد اسے قبول کریں۔

جہاں والدین اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہیں لیکن گھریلو سیاست یا نظریاتی اختلاف کی بناء پر دباؤ کا شکار ہیں، انہیں صبر، حکمت، اور مسلسل دعاؤں کے ساتھ اپنے حالات کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے: "اِن اللّٰہ مع الصابرین" (بے شک، اللّٰہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے)۔ والدین کو اپنے بچوں کی تربیت کے لئے ہر ممکن راستہ نکالنا ہوگا، چاہے اس کے لئے انہیں اپنے رویے میں تبدیلی لانی پڑے یا نئے طریقے اپنانے پڑیں۔

بہترین حکمتِ عملی یہ ہے کہ والدین اپنے عمل سے مثال بنیں، بچوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کریں، اور انہیں دین کی تعلیم محبت اور سمجھ بوجھ کے ساتھ دیں، نہ کہ جبر یا سختی سے۔ اختلافات کے باوجود، اپنے مقصد پر ثابت قدم رہتے ہوئے حکمت عملی اختیار کریں۔ اگر نیت خالص ہو اور جدوجہد جاری رہے، تو اللّٰہ کی مدد شامل حال ہوگی اور مشکل حالات میں بھی مثبت تبدیلی ممکن ہوسکتی ہے۔ مسلمان والدین کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان کی تربیت صرف ایک خاندان کی اصلاح نہیں بلکہ پوری اُمت کے مستقبل کی تعمیر ہے۔ ان کا ہر قدم ایک انقلاب کا پیش خیمہ ہوسکتا ہے، جیسے حضرت آسیہ کا کردار، جس نے تاریخ بدل دی۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ گھرانے واقعی خوش نصیب ہیں جہاں تمام افراد ایک ہی نظریے پر متفق ہوں، اور والدین کو بچوں کی تربیت کے لیے ایک سازگار ماحول میسر ہو۔ ایسے گھرانے نہ صرف خود سکون میں رہتے ہیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں جو انہیں دنیا اور آخرت کی کامیابی کی طرف لے جاتی ہے۔ تاہم، جو لوگ ایسے سازگار حالات میں نہیں ہیں، ان کے لئے بھی یہ بات اہم ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ والدین، بزرگ، اور دیگر اہل خانہ کو یہ بات سمجھنی ہوگی کہ وہ نسلوں کی تربیت کے محافظ ہیں، اور ان کی ہر کوتاہی کا محاسبہ ہوگا۔ یہ ایک عظیم امانت ہے، جس کے لئے صرف شعور کافی نہیں بلکہ عمل بھی لازم ہے۔

قرآن مجید ہمیں بارہا یاد دلاتا ہے کہ ہم سب اپنی رعیت کے لئے جواب دہ ہیں۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف بچوں کے کردار واخلاق کو محفوظ کریں بلکہ ان کے دلوں میں اللّٰہ کی محبت، تقویٰ، اور دنیا کے فتنوں کے خلاف مزاحمت پیدا کریں۔ یہ وقت عمل کا ہے، اپنی اولاد کے لئے، اپنے خاندان کے لئے، اور امت کے مستقبل کے لئے۔ اللّٰہ ہم سب کو اس عظیم فریضے کو سمجھنے اور اس پر پورا اترنے کی توفیق دے۔ آمین۔

مشہور لوک فنکار ڈی موگلیا چل بسے

حیدرآباد۔(یو این آئی) ٹالی ووڈ فلم بلگام سے شہرت حاصل کرنے والے مشہور لوک فنکار ڈی موگلیا چل بسے۔ وہ ورنگل کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں گردے کی بیماری کا علاج کروا رہے تھے تاہم جمعرات کی صبح انہوں نے آخری سانس لی۔ بلگام کے ڈائریکٹر وینو اور عملے کے علاوہ ریاستی حکومت نے بھی ان کے علاج کے اخراجات برداشت کئے تھے۔ انہیں 2022 میں پدم شری سے نوازا گیا تھا۔

ملیالم اداکارہ مینا گنیش انتقال کر گئیں

پلکاڈ،۔(یو این آئی) ملیالم اداکارہ مینا گنیش کا جمعرات کی صبح بڑھاپے کی بیماری کی وجہ سے ضلع کے وانیامکلم کے ایک نجی اسپتال میں علاج کے دوران انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر 82 سال تھی اور ان کے پسماندگان میں دو بچے ہیں۔ ان کا انتقال ان کے شوہر اے این گنیش کے گھر میں ہوا تھا، جو ایک سابق سنیما فنکار تھے۔ خاندانی ذرائع کا کہنا ہے کہ اداکارہ گزشتہ 5 روز سے اسپتال میں زیر علاج تھیں۔ مینا گنیش 1942 میں تامل اداکار کے پی کیشوان کے ہاں کالیکولنگارا، پالکاڈ میں پیدا ہوئیں، انہوں نے اپنے فلمی سفر کا آغاز اسکول کے دنوں میں کوپم براورز آرٹس کلب سے کیا۔ 19 سال کی عمر میں اس نے 1976 میں پی اے بیکر کی ہدایت کاری میں بننے والی فلم منی مزھکم میں ڈیبیو کیا۔

’یہ سب امت شاہ کو بچانے کی سازش ہے‘

دھکا مکی معاملہ میں پرینکا گاندھی نے راہل گاندھی کا کیا دفاع، کانگریس لیڈر نے کہا کہ لوگوں کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ بی جے پی آئین کی حفاظت کر رہی ہے، کیونکہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی زبان ان کے اصلی چہرے کو دکھاتی ہے

نئی دہلی۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے ذریعہ پارلیمنٹ میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے تعلق سے دیے گئے متنازعہ بیان کے خلاف کانگریس سمیت دیگر اپوزیشن پارٹیوں کے لیڈران پارلیمنٹ احاطہ میں لگاتار مظاہرہ کر رہے ہیں۔ آج بھی کئی پارٹیوں کے اراکین پارلیمنٹ نے ہاتھ میں ڈاکٹر امبیڈکر کی تصویر لے کر امت شاہ سے معافی کا مطالبہ کیا، لیکن اس درمیان بی جے پی اراکین پارلیمنٹ نے کچھ ایسا کیا جس سے دھکا مکی والے حالات پیدا ہو گئے۔ بی جے پی کے 2 اراکین پارلیمنٹ اس میں زخمی ہو گئے جس کے لیے بی جے پی نے راہل گاندھی کو مورد الزام ٹھہرایا ہے۔ لیکن اس معاملے میں کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے بی جے پی کو ہی کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ”یہ سب امت شاہ کو بچانے کی سازش ہے۔“ پرینکا گاندھی نے کہا کہ ”ہم روزانہ صبح 10 بجے سے 11 بجے تک احتجاجی مظاہرہ کرتے ہیں، لیکن اب تک کوئی حادثہ نہیں ہوا۔ آج جو کچھ بھی ہوا ہے، وہ ایک سازش ہے۔ جو ہمیں روک رہے تھے، ہم نے ان سے کہا تھا کہ ’جئے بھیم‘ بول کر دکھائیں۔ ہم نے کچھ نہیں کہا، بس اپنے آئین کے لیے نعرہ لگایا۔“ انھوں نے مزید کہا کہ ”اگر اس ملک کے لوگ سوچتے ہیں کہ یہ لوگ (بی جے پی والے) آئین کی حفاظت کر رہے ہیں، تو انھیں غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہیے۔ کیونکہ امت شاہ کی زبان نے ان کا حقیقی چہرہ ظاہر کر دیا ہے۔ وہ جئے بھیم بھی نہیں کہہ سکتے۔ میں انھیں چیلنج پیش کرتی ہوں کہ یہاں آ کر جئے بھیم بول کر دکھائیں۔“

وائناڈ سے رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ راہل گاندھی پرامن انداز میں پارلیمنٹ کے اندر داخل ہو رہے تھے، لیکن بی جے پی کے اراکین پارلیمنٹ نے انھیں روکا۔ راہل تو امبیڈکر کی تصویر لے کر اور جئے بھیم کا نعرہ لگاتے ہوئے پارلیمنٹ میں جا رہے تھے۔ انھیں پارلیمنٹ میں جانے سے کس نے روکا؟ ہم کئی دنوں سے مظاہرہ کر رہے ہیں اور ہمیشہ ان لوگوں کے لیے جگہ چھوڑی جاتی ہے جو اندر اور باہر جا رہے ہوتے ہیں۔ پرینکا گاندھی نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ بی جے پی اراکین پارلیمنٹ نے کانگریس چیف ملکارجن کھڑگے کو بھی دھکا دیا۔ یہ سب ایک سازش تھی، جس کا مقصد امت شاہ کو بچانا تھا۔ پرینکا گاندھی کا کہنا ہے کہ آج پہلی مرتبہ ہے جب بی جے پی والوں نے احتجاج کرنے والوں کو روکنے کے لیے دھکا مکی کی اور ہڑدنگ والے حالات پیدا کر دیے۔ یہ امت شاہ کو بچانے کی سازش تھی۔ جب انھوں نے کھڑگے کو دھکا دیا تو وہ میرے سامنے گر گئے۔ اس کے بعد انھوں نے ایک سی پی ایم رکن پارلیمنٹ کو بھی دھکا دیا اور وہ کھڑگے پر گر گئے۔ ہم نے دیکھا کہ انھیں چوٹ آئی ہے۔

’دہلی کے ساتھ ساتھ این سی آر کے شہروں میں بھی پٹاخوں کی فروخت پر پابندی لگائی جائے‘، حکومت کو سپریم کورٹ کی ہدایت

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ میں جمعرات کو دہلی-این سی آر میں آلودگی کے معاملے پر سماعت ہوئی۔ سماعت کے دوران دہلی حکومت نے سپریم کورٹ میں جانکاری دی کہ دہلی میں پٹاخوں پر پورے سال اسٹاک اور فروخت پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اس پر سپریم کورٹ نے کہا کہ اس پابندی کا اثر واضح طور پر تبھی نظر آئے گا جب این سی آر کے دوسرے شہروں میں بھی دہلی کی طرح پابندی لگائی جائے۔ اس لیے یوپی اور ہریانہ بھی ایسا ہی کریں۔ اس معاملے میں اگلی سماعت آئندہ سال 15 جنوری کو ہوگی۔ دہلی-این سی آر میں فضائی آلودگی کے متعلق سماعت کے دوران سپریم کورٹ میں ٹھوس کچرے کو ٹھکانہ لگانے اور گریپ پابندی جیسے مسائل پر بھی بات ہوئی۔ جسٹس ابھے ایس اوکا اور آگسٹن جارج مسیح کی بنچ نے ایک بار پھر ٹھوس کچرے کے حوالے سے دہلی حکومت کے رویہ پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ ججوں نے امیکس کیوری کی رپورٹ دیکھنے کے بعد کہا کہ اب بھی روزانہ دہلی میں 3000 ٹن سے زیادہ ٹھوس کچرا غازی پور اور بھلسوا لینڈفل میں ڈالا جا رہا ہے۔ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ رولز 2016 پر عمل نہیں کیا جا رہا۔ ایسی صورتحال کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔ اگر حالات ایسے ہی رہے تو دہلی میں ترقیاتی کاموں پر پابندی لگانی پڑ جائے گی تاکہ سالڈ ویسٹ میں کمی آئے۔ عدالت نے مطلع کیا کہ اس مسئلہ پر بھی اگلی سماعت آئندہ سال جنوری میں ہوگی۔ عدالت کے حکم پر سماعت کے دوران دہلی کے چیف سکریٹری بھی موجود تھے۔ کمیشن فار ایئر کوالٹی مینجمنٹ (سی اے کیو ایم) نے عدالت میں بتایا کہ اے کیو آئی سطح میں ایک بار پھر اضافہ ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوبارہ گریپ 4 پابندیاں لگانی پڑی ہیں۔ اس پر ججوں نے کہا کہ ”این سی آر کی ریاستی پولیس اور ریونیو افسران کی ٹیمیں بنائی جائیں۔ یہ ٹیمیں گریپ 4 پابندیوں کو صحیح طریقے سے نفاذ کی نگرانی کریں اور عدالت کو اس کے متعلق رپورٹ پیش کریں۔“ واضح ہو کہ گزشتہ سماعت میں عدالت نے ملک کے دیگر آلودہ شہروں کی تفصیلات بھی طلب کی تھیں۔ عدالت نے کہا کہ ان شہروں کے لیے بھی سی اے کیو ایم جیسا نظام بنانے پر عدالت آئندہ سال مارچ میں سماعت کرے گی۔

دہلی میں فضائی آلودگی پھر سنگین زمرے میں، اے کیو آئی 450 پہنچا، کہرے کے پیش نظر آرینج الرٹ جاری

نئی دہلی۔ قومی راجدھانی دہلی میں جمعرات کو مسلسل تیسرے دن ہوا کا معیار سنگین زمرے میں ہے۔ کچھ دنوں کی راحت کے بعد اے کیو آئی ایک بار پھر خطرناک پوزیشن کے قریب پہنچ گیا ہے۔ صبح 6 بجے اوسط ایئر کوالیٹی انڈیکس 448 درج کیا گیا۔ وہیں دہلی میں کہرے کی چادر چھائی رہنے کے ساتھ کم سے کم درجہ حرارت 7 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ صبح کے وقت دہلی اور آس پاس کے علاقوں جیسے نوئیڈا، غازی آباد اور گروگرام میں شدید کہرا اور اسماگ دیکھنے کو ملا۔ اس کی وجہ سے حد نگاہ کافی کم ہو گئی۔ کہرے کی وجہ سے صفدر جنگ میں صبح کم سے کم حد نگاہ 250 میٹر اور اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے کے پاس 600 میٹر رہی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق راجدھانی میں کم سے کم درجہ حرارت میں گراوٹ جاری رہنے کے آثار ہیں۔

نایاب مرض میں مبتلا 11 ماہ کی بچی کو انجکشن کے لیے چاہیے 14 کروڑ روپے، بے بس ماں نے سپریم کورٹ میں داخل کی عرضی

نئی دہلی۔ اسپائنل مسکولر ایٹروفی (ایس ایم اے) نامی ایک نایاب بیماری میں مبتلا 11 ماہ کی ایک چھوٹی سی بچی کی جانب سے سپریم کورٹ میں ایک عرضی داخل کی گئی ہے۔ عرضی میں مرض سے متعلق یہ جانکاری دی گئی ہے کہ اس بیماری میں فالج اور سانس بند ہونے جیسے مسائل کی وجہ سے 24 ماہ کی عمر تک مریض کی موت ہو جاتی ہے۔ جان بچانے کے لیے وقت کافی کم ہے اور علاج کے اخراجات اتنے زیادہ ہیں کہ ایک عام آدمی اس کا انتظام نہیں کر سکتا۔ اس بیماری کا واحد علاج ’زولگینسما‘ نامی انجکشن ہے جو کہ کافی مہنگا ہے۔ اس انجکشن کو لگانے کے لیے آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایمس) نے 14 کروڑ 20 لاکھ روپے کا خرچ بتایا ہے۔ سپریم کورٹ میں بچی کی جانب سے یہ عرضی اس کی ماں نے داخل کی ہے۔ عرضی میں بتایا گیا ہے کہ بچی کے والد ایئر فورس میں نان کمیشنڈ آفیسر ہیں۔ حالانکہ فوجیوں اور ان کے اہل خانہ کے علاج کا انتظام تو ہے لیکن اس نایاب بیماری کے علاج میں ہونے والے اخراجات انہیں نہیں دیے جا رہے ہیں۔ ان کے والد نے فوجیوں کے درمیان کراؤڈ فنڈنگ (باہمی تعاون سے علاج کے لیے رقم اکٹھا کرنا) کی اجازت مانگی لیکن اعلیٰ افسران نے اس کے لیے منع کر دیا۔ سبھی یونٹوں کو میسج ضرور بھیجا گیا لیکن اس سے زیادہ فائدہ نہیں ہوا۔ ساتھ ہی عرضی گزار نے یہ بھی بتایا کہ بیکانیر میں اسی نایاب بیماری میں مبتلا ایک بچے کے والد استاذ تھے۔ ان کے محکمہ نے سبھی تعلیمی کارکنان کو پیغام بھیجا۔ ان کی رضامندی سے سب کی تنخواہ سے 60-60 روپے کاٹ کر بچے کے علاج کے لیے ضروری رقم جمع کر دی گئی۔ لیکن فضائیہ نے فوجیوں کو کسی بھی طرح کا میسج بھیجنے سے منع کر دیا ہے۔ بچی کے اہل خانہ کو خود ہی فوجیوں سے مدد مانگنے سے بھی روک دیا گیا ہے۔ عرضی گزار نے سپریم کورٹ سے معاملے میں فوری طور پر مداخلت کی گزارش کرتے ہوئے عرضی میں آرٹیکل 14 (قانون کی نظر میں مساوات) اور آرٹیکل 21 (زندگی کا حق) کا حوالہ دیا گیا ہے۔ عرضی گزار کی مانگ ہے کہ عدالت مرکزی حکومت سے علاج کا خرچ اٹھانے کو کہے یا پھر وزرات دفاع اور فضائیہ کے سربراہ کو ہدایت دے کے وہ فوجیوں کو کراؤڈ فنڈنگ کے لیے میسج بھیجیں۔ ساتھ ہی مرکز کو ’زولگینسما‘ انجکشن کی جلد فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے ضروری قدم اٹھانے کو کہے۔

ممتا بنرجی نے ایک بار پھر امت شاہ کی تنقید کی

کلکتہ۔(یو این آئی) راجیہ سبھا میں مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے ذریعہ امبیڈکر سے متعلق بیان پر جاری ہنگامہ آرائی کے دوران وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے آج ایک بار پھر مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کی سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ میں امیت شاہ کے بیان سے حیران ہوں وہ کس طرح بابا صاحب امبیڈکر سے متعلق توہین آمیز بیانات دے سکتے ہیں۔ راجیہ سبھا میں کانگریس کی تنقید کے دوران مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ امبیڈکر کا نام لگانا ایک فیشن بن گیا ہے۔ جتنی مرتبہ ان کا نام لیا جاتا ہے اگر اتنی مرتبہ بھگوان کا نام لیا جائے تو جنت مل جائے گی۔ امیت شاہ کے اس بیان کے بعد سے ہی پارلیمنٹ میں ہنگامہ آرائی جاری ہے۔ ترنمول کانگریس نے ان کے خلاف خصوصی استحقاق کا نوٹس دیا ہے۔ کل ممتا بنرجی نے ٹوئیٹ کرتے ہوئے امیت شاہ کی تنقید کی تھی آج کلکتہ میں کرسمس کے تہوار کے افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ اس موقع پر انہوں نے امیت شاہ کی تقریر کا حوالہ دے کر بی جے پی کی سخت تنقید کی۔ منگل کی شام راجیہ سبھا میں آئین کے 75 سال پر بحث کے اختتام پر اپنی جوابی تقریر میں شاہ نے کہا کہ اب یہ ایک فیشن بن گیا ہے، امبیڈکر، امبیڈکر، امبیڈکر، امبیڈکر....اگر آپ اتنی مرتبہ بھگوان کا نام لیں تو سات جنموں میں جنت ملے گی۔ وہ راہل گاندھی اور کانگریس پر نشانہ لگا رہے تھے۔ اس تبصرہ کے ساتھ ہی بدھ سے دہلی کی سیاست شروع ہو گئی ہے۔ ترنمول کانگریس اس معاملے میں بی جے پی کے خلاف سخت احتجاج کر رہی ہے۔ ترنمول کانگریس کے لیڈر ڈیرک اوبرائن نے امیت شاہ کے خلاف راجیہ سبھا میں حقوق کی خلاف ورزی کا الزام لگاتے ہوئے نوٹس داخل کیا۔ بابا صاحب کا خاندان وزیر داخلہ کے امبیڈکر تبصرہ پر ترنمول کانگریس کے احتجاج سے خوش ہیں۔ امبیڈکر کے پوتے اور سابق ایم پی پرکاش امبیڈکر نے بھی ممتا کی پارٹی کا شکریہ ادا کیا۔ جمعرات کو بھی امیت شاہ کے تبصرے پر پارلیمنٹ میں ہنگامہ آرائی جاری ہے۔ کلکتہ میں وزیر اعلیٰ ممتا نے بھی اس معاملے کو دوبارہ اٹھایا۔ ایلن پارک میں کرسمس کارنیول جمعرات کو شروع ہوا۔ وزیر اعلیٰ نے اس کے افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ ہر کمیونٹی کی الگ اہمیت ہے۔ سب کو اس کی ضرورت ہے۔ بابا صاحب امبیڈکر کے بارے میں کیے گئے تبصروں کو سن کر میں حیران ہوں۔ سیاسی تجزیہ نگاروں کے مطابق ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی امیت شاہ کے امبیڈکر سے متعلق تبصرے کو مستقبل میں متوا کے اعتماد کو جیتنے کی کوشش کریں گی۔ متوا کا حالیہ دنوں میں بی جے پی کی طرف رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔ ترنمول کانگریس کے شاہ کے تبصرے میں نہ صرف ”دلتوں کی توہین“ دیکھ رہی ہے، بلکہ وہ یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ مغربی بنگال کی بھی توہین کی گئی ہے۔ کیونکہ امبیڈکر سب سے پہلے بنگال سے منتخب ہو کر پارلیمنٹ میں گئے تھے۔ بدھ کو ممتا بنرجی نے شاہ کے تبصروں کے بارے میں کہا تھا کہ ”امیت شاہ نے جمہوریت کے مندر میں امبیڈکر کی توہین کی ہے۔ یہ بی جے پی کے ذات پات مخالف اور دلت مخالف رویہ کی علامت ہے۔ ممتا بنرجی نے کہا کہ اگر سیٹوں کی تعداد 240 پر آنے کے بعد بھی وہ اس طرح کا برتاؤ کر رہے ہیں، تو سوچیں کہ اگر بی جے پی 400 سیٹیں جیت لیتی تو ان کا رویہ کیا ہوتا۔ تاہم شاہ کا دعویٰ ہے کہ پوری بحث میں ان کے بیان کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔

مرکز پارلیمنٹ کی آواز سنے، ایم ایس پی گارنٹی قانون بنائے: کوہڑ

چندی گڑھ،۔(یو این آئی) کسان لیڈر ابھیمنیو کوہڑ نے جمعرات کو کہا کہ مرکزی حکومت کو پارلیمنٹ کی ایگریکلچر اسٹینڈنگ کمیٹی کی بات مان کر فصلوں پر کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی ضمانت دینے کے لئے قانون بنانا چاہئے۔ صبح کھنوری بارڈر پر صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے مسٹر کوہڑ نے کہا کہ زراعت کی قائمہ کمیٹی نے کل پارلیمنٹ میں کہا کہ کم از کم امدادی قیمت کی ضمانت کا قانون بننا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ سڑکوں کے ساتھ ساتھ پارلیمنٹ میں بھی ایم ایس پی گارنٹی قانون بنانے کی بات ہو رہی ہے، لیکن حکومت اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتی۔ کسان لیڈر نے وزیر اعظم نریندر مودی کو یاد دلایا کہ جب وہ 2014 میں پہلی بار وزیر اعظم بنے تھے تو انہوں نے پارلیمنٹ کی سیڑھیوں پر سجدہ ریز ہو کر کہا تھا، ”پارلیمنٹ جمہوریت کی روح ہے۔“

ہندوستانی ای وی مارکیٹ کے 20 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچنے کی توقع: نتن گڈکری

نئی دہلی،۔(یو این آئی) سال 2030 تک ہندوستانی ای وی مارکیٹ کے 20 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچنے کی توقع ہے جس سے 5 کروڑ ملازمتیں پیدا ہوں گی ہائبرڈ اور ای وی کا تخمینہ 2028 تک مارکیٹ کا 8 فی صد حصہ ہوگا، جب کہ ای وی فنانس مارکیٹ کا حجم 4 لاکھ کروڑ روپے ہونے کا تخمینہ ہے ان خیالات کا اظہار روڈ ٹرانسپورٹ اور قومی شاہراہوں کے مرکزی وزیر نتن گڈکری نے اکیسویں ای وی ایکسپو 2024 کا افتتاح کرتے ہوئے الیکٹرک وہیکل (ای وی) انڈسٹری کی پائیداری پر 8ویں کیٹالسٹ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ناگپور سے ویڈیو لنک کے ذریعے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے روڈ ٹرانسپورٹ اور قومی شاہراہوں کے مرکزی وزیر نتن گڈکری نے صنعت کے رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ پیداوار کو دس گنا بڑھانے کے موقع سے فائدہ اٹھائیں اور ہندوستان کو ای وی مارکیٹ میں عالمی رہنما کے طور پر قائم کریں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستانی ای وی انڈسٹری کو اعلیٰ ٹیکنالوجی اور معیار کے معیارات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے چین جیسے ممالک کے ساتھ مو ٔثر طریقے سے مقابلہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے ثابت شدہ ٹیکنالوجی، اقتصادی امکانات، خام مال کی دستیابی اور کامیابی کے لیے مارکیٹ اہلیت کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے یہ تصور کرتے ہوئے نتیجہ اخذ کیا کہ ہندوستان کی آٹوموبائل انڈسٹری پانچ برسوں کے اندر ای وی سیکٹر کی اہم شراکت کے ساتھ دنیا کی سب سے بڑی صنعت بن جائے گی۔ بڑھتی ہوئی آلودگی سے نمٹنے اور حیاتیاتی ایندھن کی درآمدات پر انحصار کم کرنے کے لئے ہندوستان کے عزم پر زور دیا، جو فی الحال 22 لاکھ کروڑ روپے سالانہ ہے۔ انہوں نے ماس ٹرانسپورٹ سسٹم کو الیکٹرک گاڑیوں میں تبدیل کرنے اور 2070 تک کاربن غیر جانبداری حاصل کرنے پر حکومت کی توجہ کا اعادہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ 2023-24 میں ہندوستان 30 لاکھ ای وی رجسٹر کرے گا، جس کے نتیجے میں فروخت میں 45 فیصد اضافہ ہوا اور مارکیٹ میں 4.6 فیصد کی رسائی ہوئی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ دو پہیوں کی کل فروخت کا 56 فی صد الیکٹرک تھا، جو ای وی سیکٹر میں 400 سے زیادہ اسٹارٹ اپس کے ذریعے چلایا گیا۔ لیتھیم کے ذخائر کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ جموں و کشمیر میں ہندوستان کے 60 لاکھ ٹن لیتھیم کے ذخائر عالمی اسٹاک کا 6 فی صد ہیں، جو 60 کروڑ ای وی کی تیاری کے لیے کافی ہیں۔ ان ذخائر کے استعمال میں تیزی لانے کی کوششیں جاری ہیں۔

بی جے پی نے امبیڈکر کی توہین پر معافی مانگنے کی بجائے ایکس کو ویڈیو ہٹانے کی ہدایت دی: کانگریس

نئی دہلی: دستور ساز بابا صاحب امبیڈکر کے توہین کے مسئلے پر وزیر داخلہ امت شاہ اور ان کی جماعت بی جے پی شدید تنقید کی زد میں ہیں۔ اس معاملے پر پارلیمنٹ سے سڑکوں تک مظاہرے شروع ہو گئے ہیں۔ اپوزیشن مسلسل امت شاہ سے ان کے بیان پر معافی اور استعفیٰ کی مانگ کر رہا ہے۔ اس دوران کانگریس پارٹی نے بی جے پی اور مرکزی حکومت پر سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ کانگریس نے کہا کہ امت شاہ اور بی جے پی بابا صاحب امبیڈکر کی توہین کرنے پر معافی مانگنے کے بجائے، اس ویڈیو کو ایکس (سابقہ ٹوئٹر) سے ہٹانے کا دباؤ ڈال رہے ہیں جس میں امت شاہ نے امبیڈکر کی توہین کی تھی۔ کانگریس کی ترجمان سپریہ شرینیت نے دہلی میں پریس سے بات کرتے ہوئے کہا، ”بی جے پی کے رہنماؤں نے بابا صاحب امبیڈکر کی توہین کی اور اب وزیر داخلہ امت شاہ کو بچانے کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی میدان میں آگئے ہیں۔ جب بات نہیں بنی تو انہوں نے ایکس کو ہدایت دی کہ وہ ویڈیو ہٹا دے۔“ اس کے علاوہ، کانگریس نے کہا کہ ایکس نے اس ویڈیو کو ہٹانے سے انکار کر دیا ہے کیونکہ اس میں کسی قسم کی قانونی خلاف ورزی نہیں ہے۔ سپریہ شرینیت نے کہا، ”ہم نے شاہ کے خطاب کی غیر ایڈیٹڈ ویڈیو نکالی ہے، جس میں وہ صاف طور پر کہتے ہیں کہ آج کل امبیڈکر کا جتنا نام لیا جاتا ہے، اگر خدا کا نام اتنا لیا ہوتا تو سات جنموں میں سورگ مل جاتا!“ کانگریس نے مزید کہا کہ آپ (امت شاہ) کو اس جرم کے لیے معافی مانگنی چاہیے اور عوام کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہونا چاہیے لیکن بابا صاحب امبیڈکر کی توہین کے بعد آپ ہمیں ڈرا رہے ہیں، ہم آپ کی دھمکیوں سے نہیں ڈرتے۔“ کانگریس نے بی جے پی پر الزام عائد کیا کہ اس نے بابا صاحب امبیڈکر کی تصویر ہٹا کر جارج سوروس کی تصویر لگا دی، جسے بی جے پی ’ملک مخالف‘ سمجھتی ہے۔ کانگریس نے کہا کہ یہ بابا صاحب کی توہین کا نیا طریقہ ہے جس سے بی جے پی کی سوچ کا پتہ چلتی ہے۔

’ہم امبیڈکر کے نام کا جاپ کرتے رہیں گے‘

امیت شاہ کے بیان پر تمل سپر اسٹار وجے کا دو ٹوک جواب

چنئی۔ پارلیمنٹ میں امت شاہ کے ذریعہ بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے سلسلے میں کیے گئے تبصرے پر پورے ملک میں ہنگامہ برپا ہے۔ اپوزیشن جماعتیں وزیر داخلہ امت شاہ سے لگاتار استعفیٰ کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اب اس تنازعہ میں تمل سپر اسٹار اور تملگا ویٹری کزگم (ٹی وی کے) کے سربراہ وجے بھی کود پڑے ہیں۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں وجے نے اپنے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کچھ لوگوں کو امبیڈکر کے نام سے الرجی ہو سکتی ہے۔ ساتھ ہی وجے نے امبیڈکر کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہندوستانی شہریوں کے لیے آزادی کے جذبہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔

وجے نے کہا کہ امبیڈکر کی وراثت حاشیے پر رہنے والے طبقوں کے لیے امید کی کرن ہے اور سماجی ناانصافی کے خلاف مزاحمت کی علامت ہے۔ اس موقع پر انہوں نے امبیڈکر کے نام کا جاپ کرنے کی قسم کھائی۔ تھلاپتی وجے نے کہا کہ امبیڈکر... امبیڈکر... امبیڈکر... آئیے ہم اپنے دل اور ہونٹوں پر خوشی کے ساتھ ان کا نام جپتے رہیں۔ قابل ذکر ہے کہ تمل فلموں کے سپر اسٹار وجے نے تمل ناڈو میں اپنی پارٹی تملگا ویٹری کزگم (ٹی وی کے) لانچ کی ہے جس میں پیریار اور بی آر امبیڈکر کے بتائے راستے پر چلنے کی بات کہی ہے۔ وجے نے شمالی تمل ناڈو کے وکرونڈی میں اپنی پارٹی کی پہلی ریلی کے دوران امبیڈکر کا ذکر ٹی وی کے کے نظریاتی گروؤں میں سے ایک کے طور پر کیا تھا۔ اس علاقے میں بڑی تعداد میں دلت آبادی ہے اور اسے وڈوتھلائی چروتھیگل کاچی (وی سی کے) کے صدر تھول کا قلعہ مانا جاتا ہے۔

ڈاکٹر امبیڈکر سے متعلق امت شاہ کے بیان پر کرناٹک اسمبلی میں ہنگامہ

بیلگاوی،۔(یو این آئی) کرناٹک اسمبلی میں جمعرات کو اس وقت ہنگامہ ہوا جب کانگریس کے اراکین اسمبلی نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ پر ہندوستانی آئین کے خالق ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے بارے میں متنازعہ تبصرہ کرنے کا الزام لگایا۔ ہنگامہ اس وقت شروع ہوا جب اپوزیشن لیڈر آر اشوک زچگی صحت بحران پر اسمبلی سے خطاب کر رہے تھے۔ خطاب کے دوران ہی کانگریس ایم ایل اے ایچ سی بال کرشنا نے انہیں ٹوکتے ہوئے مسٹر شاہ کے مبینہ تبصرے کی مذمت کرتے ہوئے قرارداد لانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ مسٹر بال کرشنا نے دعویٰ کیا کہ مسٹر شاہ کے تبصروں نے ڈاکٹر امبیڈکر کی وراثت کی توہین کی ہے، جس کے نتیجے میں کانگریس کے ارکان نے فوری احتجاج کیا۔ اس کے جواب میں کانگریس کے کئی ایم ایل اے کھڑے ہو گئے۔ وہ سبھی ڈاکٹر امبیڈکر کی تصاویر لے کر امبیڈکر زندہ باد اور بی جے پی دلت علامتوں کی توہین کرتی ہے جیسے نعرے لگانے لگے۔ ایم ایل ایز نے مسٹر شاہ کے تبصروں کی سرکاری مذمت کا مطالبہ کیا اور زور دے کر کہا کہ ریاستی حکومت اس طرح کی توہین کے خلاف متحد موقف اختیار کرے۔ اسمبلی کے اسپیکر یو ٹی کھادر نے حالات کو قابو میں لانے کے لیے جدوجہد کی اور بار بار اراکین سے زچگی کی اموات پر بحث جاری رکھنے کی تاکید کی۔ کانگریس ممبران اسمبلی نے بی جے پی پر اس معاملے کو کمتر خیال کرنے اور اہم معاملات سے توجہ ہٹانے کی کوشش کرنے کا الزام لگایا۔ بڑھتے ہوئے تناؤ کے درمیان، بی جے پی کے ارکان نے ان الزامات کی سختی سے تردید کی اور دعویٰ کیا کہ کانگریس پارٹی کے دعووں کی حمایت کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بی جے پی لیڈروں نے اپوزیشن پر اس معاملے کو سیاسی رنگ دینے کا الزام لگایا اور دلیل دی کہ کانگریس بے بنیاد تبصروں پر توجہ دے کر زچگی کی صحت پر اہم بات چیت کو پٹری سے اتارنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اسمبلی میں ماحول اور بھی کشیدہ ہو گیا کیونکہ کانگریس ایم ایل اے مسلسل نعرے لگاتے رہے اور ریاستی اسمبلی سے مسٹر شاہ کے تبصروں کی مذمت میں قرارداد پاس کرنے کا مطالبہ کیا۔ احتجاج ایوان سے آگے بڑھ گیا کیونکہ میڈیا آؤٹ لیٹس نے اسمبلی کے اندر افراتفری کے مناظر کو کور کیا۔ بڑھتے ہوئے احتجاج اور کارروائی میں خلل کے باعث، اسپیکر کھادر کو ارکان کو مطمئن کرنے کے لیے اجلاس عارضی طور پر ملتوی کرنا پڑا۔ توقع ہے کہ اجلاس دن میں دوبارہ شروع ہوگا، اسپیکر قانون سازی کا کام جاری رکھنے کے لیے مزید منظم ماحول کی امید کر رہے ہیں۔

شاہ کا تبصرہ متکبرانہ اور ہندوستان کے آئین کے خالق کو مسترد کرنے والا ہے: سدارامیا

کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارامیا نے ایک کھلے خط میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ پر کڑی تنقید کی اور ان پر ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی وراثت کو بدنام کرنے کا الزام لگایا۔ امت شاہ کے سیاسی عروج کو ڈاکٹر امبیڈکر کی ہندوستانی سماج میں تبدیلی لانے والی شراکت سے جوڑتے ہوئے، سدارامیا نے کہا کہ امبیڈکر کے وژن کے بغیر، امت شاہ گجرات میں کباڑ کا کاروبار کر رہے ہوتے اور وزیر اعظم نریندر مودی ریلوے اسٹیشن پر چائے بیچ رہے ہوتے۔ راجیہ سبھا میں امت شاہ کے تبصروں کے جواب میں، وزیر اعلیٰ سدارامیا نے سخت الفاظ میں لکھا، "بابا صاحب کے بغیر، آپ، امت شاہ، گجرات میں کباڑ کا کاروبار کر رہے ہوتے اور وزیر اعظم ریلوے اسٹیشن پر چائے بیچنے والے ہی رہ جاتے۔" وزیر اعلیٰ نے شاہ کے تبصروں کو متکبرانہ اور ہندوستان کے آئین کے خالق کو مسترد کرنے والا قرار دیا۔ خط میں نہ صرف مسٹر شاہ پر تنقید کی گئی بلکہ ہندوستانی معاشرے پر ڈاکٹر امبیڈکر کے دیرپا اثرات کو بھی خراج تحسین پیش کیا گیا۔

آر جی کر کیس: متاثرہ کے والدین سی بی آئی تحقیقات سے ناخوش

نئے سرے سے جانچ کے لیے ہائی کورٹ میں عرضی داخل

کولکاتہ۔ آر جی کر میڈیکل کالج میں زیر تربیت خاتون ڈاکٹر کی عصمت دری اور قتل معاملے میں ہوئی جانچ سے اس کے والدین ناخوش نظر آ رہے ہیں۔ متاثرہ کے والدین نے جمعرات کو کلکتہ ہائی کورٹ میں ایک نئی عرضی داخل کی ہے جس میں واقعہ سے متعلق جاری جانچ پر عدم اطمینان ظاہر کیا ہے۔ عرضی میں عدالت سے پورے معاملے کی نئے سرے سے جانچ کرانے کی ہدایت دینے سے متعلق گزارش بھی کی گئی ہے۔ اس معاملے میں جسٹس تیرتھانکر گھوش نے متاثرہ کے والدین کی طرف سے پیش وکیل سے کہا کہ وہ سی بی آئی کو عرضی میں فریق بنائیں اور پیر کے روز معاملے کو عدالت میں پھر سے پیش کریں۔ ابھی سی بی آئی ہی اس معاملے کی جانچ کر رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ یہ واقعہ رواں سال 9 اگست کو سامنے آیا تھا جب آر جی کر میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل کے سیمینار ہال میں ڈیوٹی پر تعینات زیر تربیت خاتون ڈاکٹر کی لاش برآمد کی گئی تھی۔ اس کے بعد کولکاتا کے ساتھ ساتھ پورے ملک میں ڈاکٹر طبقہ سڑکوں پر نظر آیا اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ ساتھ ہی ڈاکٹروں کے تحفظ سے متعلق سخت قوانین لانے کی مانگ بھی زور و شور کے ساتھ اٹھائی گئی۔ اس درمیان سیالدہ کورٹ نے 13 دسمبر کو آر جی کر میڈیکل کالج و اسپتال کے سابق پرنسپل سندیپ گھوش اور تلا تھانے کے افسر ابھجیت منڈل کو اس معاملے میں ضمانت دے دی تھی۔ انھیں ضمانت اس لیے دی گئی کیونکہ سی بی آئی ان کے خلاف 3 مہینے کی قانونی مدت کار کے اندر فرد جرم داخل نہیں کر پائی تھی۔ گھوش پر عصمت دری و قتل معاملہ میں ثبوتوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کا الزام تھا، جبکہ پولیس افسر پر ایف آئی آر درج کرنے میں تاخیر کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ سی بی آئی نے کلیدی ملزم سنجے رائے کے خلاف فرد جرم داخل کیا ہے۔ اس فرد جرم میں کہا گیا ہے کہ رائے نے مبینہ طور پر یہ جرم تب کیا جب ڈاکٹر اپنی ڈیوٹی کے دوران اسپتال کے سیمینار ہال میں سونے چلی گئی تھی۔ سنجے رائے مقامی پولیس کے ساتھ خدمت گار کے طور پر کام کیا کرتا تھا۔

ڈی ایم کی صدارت میں جائزہ اجلاس میٹنگ

بہرائچ 19 دسمبر۔ ضلع مجسٹریٹ مونیکا رانی نے بدھ کی شام دیر گئے کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں محکمہ حیوانات کے تحت چلائی جانے والی اسکیموں اور بے سہارا گائے کے تحفظ کے مرکز اور بڑے گائے کے تحفظ کے مرکز کے تعمیراتی کام کا جائزہ لینے کے لیے منعقدہ میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے ہدایت دی۔ تمام متعلقہ افسران کو بے سہارا مویشیوں کو قریبی پناہ گاہوں میں بھیجنے کی ہدایات دیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ضلع مجسٹریٹ کی ہدایت پر ضلع میں پہلے بھی بے سہارا مویشیوں کو پکڑ کر قریبی پناہ گاہوں میں محفوظ کرنے کی مہم چلائی گئی تھی۔ مذکورہ مہم میں کم تعداد میں مویشیوں کے پکڑے جانے پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے ہدایت دی کہ مرکزی سڑکوں اور شاہراہوں کو بے سہارا گایوں سے پاک کرنے کا ہدف مقرر کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ گایوں کو پکڑ کر عارضی گائے پناہ گاہوں میں بھیج دیا جائے۔ ہفتے میں محفوظ کیا جائے گا۔ چیف منسٹر پارٹنرشپ اسکیم کے تحت گوڈان کنبوں کو کی گئی ادائیگیوں کا جائزہ لیتے ہوئے ڈی ایم نے چیف ویٹرنری آفیسر کو ہدایت دی کہ وہ رقم 02 دن کے اندر مستحقین کے کھاتوں میں منتقل کریں بصورت دیگر سخت کارروائی کی جائے گی۔ جب رات کے وقت گائے پناہ گاہوں کا دورہ نہیں کیا گیا تو ڈی ایم نے محکمہ اینمل ہسبنڈری کے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ گائے کی پناہ گاہوں کا اچانک نائٹ معائنہ کریں اور وہاں کے انتظامات کا جائزہ لیں اور تمام انتظامات معیار کے مطابق کریں [illegible] تمام پوائنٹس پر چارہ، پانی، رہائش وغیرہ کے انتظامات کو چیک کریں۔ [illegible] کہ وہ گاؤ [illegible] اور محکمہ حیوانات کے افسران اور [illegible] انتظامات کا جائزہ لیں اور حکومت کے مقرر کردہ معیار کے مطابق چارہ فراہم کریں۔ پانی، مناسب رہائش، ترپال، شیڈ اور علاج وغیرہ کے انتظامات کو یقینی بنائیں۔ ڈی ایم نے یہ بھی کہا کہ سردیوں کے موسم کے پیش نظر گائے کی پناہ گاہوں میں ترپالوں اور ٹن شیڈوں کا خصوصی انتظام کیا جائے اور جانوروں کو سردی سے بچانے کے لیے وہاں الاؤ کے انتظامات کو بھی یقینی بنایا جائے۔ ڈی ایم نے چیف ویٹرنری آفیسر کو ہدایت دی کہ وہ گائے کے شیڈوں میں محفوظ گایوں کی 100٪ کانوں کی حفاظت کو یقینی بنائیں اور KCC کے ہدف کی 100٪ تکمیل کو یقینی بنائیں۔ ڈی ایم نے بلاک ڈیولپمنٹ افسران کو ہدایت دی کہ وہ تمام گاؤ شیلٹروں پر سی سی ٹی وی لگانے کا کام جلد مکمل کریں اور علاقے کی پنچایتوں میں ضرورت کے مطابق مویشی پکڑنے والے کی خرید کر تمام علاقہ پنچایتوں میں اس کی دستیابی کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ تصدیقی کام کے لیے پہلے موقع پر ہی فزیکل معائنہ کیا جائے اور پھر تصدیق کا عمل صرف معیار کے مطابق بیان کردہ تصریحات کی مکمل ہونے کی بنیاد پر کیا جائے۔ ڈی ایم نے بی ڈی او کو ہدایت دی کہ گائے کی پناہ گاہوں پر تمام انتظامات بالخصوص سبز چارے کے انتظام کو حکومت کی منشا کے مطابق مقررہ معیارات کے مطابق یقینی بنایا جائے۔ اگر گائے کی پناہ گاہ میں چرنے کے لیے دستیاب زمین پر تجاوزات ہیں تو اسے فوری طور پر خالی کرایا جائے اور محفوظ گایوں کے لیے وہاں سبز چارہ بویا جائے۔ شاہراہ کے ساتھ واقع دیہات میں سولر لائٹس لگائی جائیں اور وہاں پر مقامی ملازمین کو ڈیوٹی پر لگایا جائے۔ بلاک ڈیولپمنٹ افسران کو ہدایت دی گئی کہ وہ بی ایل بی سی کی میٹنگوں میں ویٹرنری افسران کو بھی بلائیں۔ اس موقع پر چیف ڈیولپمنٹ آفیسر مکیش چندرا، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورو رنجن سریواستو، متعلقہ ایس ڈی ایم، چیف ویٹرنری آفیسر راجیش کمار اپادھیائے، ڈپٹی چیف ویٹرنری آفیسر، بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر، ویٹرنری آفیسر، ایل ڈی ایم جتیندر ناتھ، ایگزیکٹیو آفیسر میونسپل کونسل اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔ موجود تھے۔

دوروزہ ماہرانہ لیکچر زراعت اور ڈیری پروڈکشن میں جدت پر مرکوز

پریاگ راج، اتر پردیش میں سوسائٹی آف بائیولوجیکل سائنسز اینڈ رورل ڈیولپمنٹ کی جانب سے دوروزہ ماہرانہ لیکچر کا کامیابی سے انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز سرسوتی دعا سے ہوا، جس میں مہمانوں اور شرکاء نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ استقبالیہ میں ڈاکٹر ڈی سوروپ نے کلیدی مقررین ڈاکٹر امیت کمار موریہ اور ڈاکٹر ڈوسھم جیمس سنگھ، اسسٹنٹ پروفیسر، تیرتھنکر مہاویر یونیورسٹی، مرادآباد کا خیر مقدم کیا۔

مشروم کی پیداوار پر لیکچر

پہلے دن کے سیشن میں، ڈاکٹر امیت کمار موریا نے "مشروم کی پیداوار اور دیکھ بھال کی جدید ترین ٹیکنالوجی" پر اپنا لیکچر دیا۔ انہوں نے کاشتکاروں اور محققین کو مشروم کی پیداوار کی جدید اور آسان تکنیک سے آگاہ کیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ کاشتکار مشروم کی پیداوار کے لیے موسمیاتی کنٹرول رومز، آبپاشی کے آسان آلات اور صفائی کے اقدامات کو اپنا کر اپنی پیداوار میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ عمودی کاشتکاری اور بہتر بیج (سپون) کے استعمال سے کم جگہ میں زیادہ پیداوار ممکن ہے۔ ڈاکٹر موریہ نے یہ بھی بتایا کہ یہ تکنیک چھوٹے کسانوں کے لیے اقتصادی اور منافع بخش ہیں۔ یہ فصل کے معیار کو بہتر بناتے ہیں، پیداوار کو بیماری سے پاک رکھتے ہیں، اور مارکیٹ میں مشروم کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ انہوں نے شرکاء کو ستی ٹیکنالوجیز کا استعمال کرتے ہوئے اپنی آمدنی بڑھانے کے طریقوں پر بھی روشنی ڈالی۔

صاف دودھ کی پیداوار پر لیکچر

دوسرے دن کے سیشن میں، ڈاکٹر ڈوسھم جیمز سنگھ نے "جانوروں میں صاف دودھ کی پیداوار اور دودھ دینے کے درست طریقے" کے موضوع پر گفتگو کی۔ انہوں نے بتایا کہ دودھ کیلشیم اور فاسفورس کا بڑا ذریعہ ہے جو کہ مضبوط ہڈیوں اور دانتوں کی نشوونما میں معاون ہے۔ اس کا باقاعدہ استعمال آسٹیوپوروسس اور ہڈیوں کے ٹوٹنے کا خطرہ بھی کم کر سکتا ہے۔ ڈاکٹر سنگھ نے صاف دودھ کی پیداوار کے لیے ضروری احتیاطی تدابیر پر زور دیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ دودھ دینے کا عمل صاف، خشک ہاتھوں اور درست تکنیک سے کیا جانا چاہیے۔ دودھ کا آغاز پچھلے تھن سے کرنا چاہیے، تاکہ دودھ کے معیار کو یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے صفائی اور جدید آلات کے استعمال کو دودھ کی پیداوار میں کامیابی کے اہم عوامل قرار دیا۔

اختتامی تقریب

دوروزہ پروگرام کا اختتام ڈاکٹر ہیملتا پنت کے شکریہ کے ساتھ ہوا۔ انہوں نے مقررین اور شرکاء سے ان کے فعال تعاون پر اظہار تشکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے پروگرام کسانوں، محققین اور سائنسدانوں کو نئی ٹیکنالوجی اور علم کے اشتراک کے لیے ایک بہترین پلیٹ فارم فراہم کرتے ہیں۔ اس موقع پر سوسائٹی کے دیگر افسران بھی موجود تھے۔ پروگرام میں شریک شرکاء نے اسے انتہائی معلوماتی اور مفید قرار دیا۔ ایکسپرٹ ٹاک نے نہ صرف زراعت اور دودھ کی پیداوار کی جدید ٹیکنالوجی کے بارے میں معلومات فراہم کیں بلکہ کسانوں کے لیے نئے امکانات کے دروازے بھی کھولے۔

اکیسویں صدی میں عورت کمزور نہیں ہے: پروفیسر قمر جمالی

آیوسا کے زیر اہتمام "اکیسویں صدی میں تانیثی ادب" پر مذاکرہ

میرٹھ۔ تانیثیت صرف عورت سے متعلق نہیں ہے۔ 1948ء سے مسلسل ہم تانیثیت پر بات کر رہے ہیں۔ یہ ایک ایسی اصطلاح ہے جس میں صرف عورتوں کے حقوق کی بات ہوتی ہے۔ یہ اکیسویں صدی ہے۔ اب نئی صدی میں عورت کمزور نہیں ہے۔ میں خود ترقی پسند ادیب ہوں۔ ہم آزاد ہیں۔ میڈیا کے ذریعے ہم اب اپنی بات دور تک پہنچا سکتے ہیں۔ اب ہم دوسروں کے خیالات کی محتاج نہیں ہیں۔ یہ الفاظ تھے معروف فکشن نگار پروفیسر قمر جمالی (حیدرآباد) کے جو شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی اور بین الاقوامی نوجوان اردو اسکالرز انجمن (آیوسا) کے زیر اہتمام منعقد ادب نما کے ہفت روزہ پروگرام بعنوان "اکیسویں صدی میں تانیثی ادب" میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے اپنی تقریر کے دوران ادا کر رہی تھیں۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز بی۔ اے آنرز کے طالب علم محمد ندیم نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی سرپرستی صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے فرمائی۔ صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ اور مہمانانِ ذی وقار کے بطور ڈاکٹر نعیمہ جعفری (دہلی)، ڈاکٹر ثروت خان (معروف فکشن نگار، اودے پور، راجستھان)، ڈاکٹر آمنہ تحسین (حیدرآباد) اور نسترن فتیحی (معروف فکشن نگار، علی گڑھ) نے شرکت کی جب کہ مقرر کے بطور ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین شریک ہوئیں۔ نظامت کے فرائض ایم۔ اے سال دوم کی طالبہ فرح اور شکریے کی رسم ریسرچ اسکالر محمد ہارون نے ادا کی۔ اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے کہا کہ اردو میں تانیثی ادب پر کافی کام ہوا ہے اور اکیسویں صدی میں بھی اس حوالے سے کافی کام ہو رہا ہے مگر سوال یہ ہے کہ تانیثیت پر شائع ہونے والی کتب اور رسائل کتنی تہہ داری سے موضوع کا احاطہ کرتی ہیں۔ معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے پروگرام کے تعلق سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اکیسویں صدی میں تانیثیت میں کون کون سے نئے پہلو ہم دیکھ رہے ہیں ان تمام امور پر گفتگو کی بہت ضرورت ہے۔ ہندوستان میں جو ادب لکھا جا رہا ہے اس میں خواتین اب آگے آ رہی ہیں اور مردوں کے شانہ بہ شانہ تانیثیت پر قلم اٹھا رہی ہیں۔ تانیثیت کے حوالے سے بہت سے نئے پہلو روز بہ روز ہمارے سامنے آ رہے ہیں جو ہمیں متاثر بھی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر نعیمہ جعفری پاشا نے کہا کہ تانیثیت کا موضوع حقیقت میں سلگتا ہوا موضوع ہے۔ تانیثیت میں عصمت چغتائی، قرۃ العین حیدر وغیرہ کا کافی اہم کردار رہا ہے جن کی وجہ سے آج نئی خواتین تانیثیت کے موضوع کے حوالے سے کافی کام کر رہی ہیں۔ ذکیہ مشہدی، نگار عظیم، تبسم فاطمہ، نسترن فتیحی، سیما صغیر، قمر جمالی وغیرہ کے افسانوں میں تانیثیت نظر آتی ہے۔ ان کے علاوہ عذرا نقوی، ثروت خان کے افسانوں میں سماج و معاشرہ کے مسائل نئے انداز سے ملتے ہیں۔ تانیثیت آج ایک ضرورت ہے اور اس ضرورت کو آج ہماری خواتین فکشن نگار محسوس کر رہی ہیں۔ ڈاکٹر ثروت خان نے کہا کہ تانیثیت ایک شعلہ آمیز موضوع ہے۔ بہت سے ادبا ایسے ہے کہ جب ان کے سامنے خواتین کا ادب آتا ہے تو اسے دوسرے نمبر کا ادب سمجھا جاتا ہے۔ انجمن پنجاب سے اب تک کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ ایسے رویوں کو نہیں اپنایا گیا کہ تانیثی ادب پر کام کیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ نئی نسل اس موضوع پر کام کرے گی۔ ڈاکٹر آمنہ تحسین نے کہا کہ جب تانیثیت کی بات کرتے ہیں تو فوراً مغرب اور مشرق کی بات ہونے لگتی ہے۔ ہمیں یہ محسوس کرنا چاہئے کہ عورت کی آواز تقریباً تین سو برسوں سے اٹھتی رہی ہے۔ عورت کو انسان نہ سمجھنے کا مسئلہ برقرار ہے۔ تانیثیت میں عورت کے حق کی بات کرتے ہیں اور پورے نظام کو عورت سے جوڑ دیا جاتا ہے جب کہ ایسا نہیں ہے۔ ہم ہندوستان میں رہتے ہیں تو ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ ہندوستان میں عورت کونسے مسائل سے جوجھ رہی ہے۔ انیسویں صدی کا تناظر بیسویں صدی سے بالکل الگ ہے۔ آج خواتین تعلیم کے لیے بہت آگے آ رہی ہیں۔ آج کی عورت اپنے وجود کو سمجھنے لگی ہے۔ پروفیسر ریشما پروین نے کہا کہ آج اس موضوع کے تعلق سے بہت سی نئی باتیں سامنے آئیں۔ تانیثیت کے حوالے سے جہاں تک بات ہے تو خواتین کی کامیابی کے پیچھے مرد حضرات کا بھی بڑا ہاتھ رہا ہے۔ ہمیں اپنی شناخت بنانا ہوگی۔ معاشرے سے ہٹ کر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ آج کی عورت چاہتی ہے کہ جو کچھ اس نے معاشرہ سے حاصل کیا ہے اسی کی بنا پر اسے دیکھا جائے۔ اس موقع پر نسترن فتیحی، سرتاج جہاں، آسیہ میمونہ اور فرحت اختر اپنے اپنے خوبصورت مقالے پیش کیے۔ پروگرام کے آخر میں اپنی صدارتی تقریر میں پروفیسر صغیر افراہیم نے کہا کہ ہمارا ادب ہمیشہ یوروپ کے مقابلے پیچھے ہی رہتا ہے۔ انیسویں صدی کے بعد جب بیسویں صدی کا آغاز ہوا تو اردو ادب میں راشد الخیری ایک بڑا نام بن کر ابھرا۔ راشد الخیری اور پریم چند دونوں نے فکشن کے حوالے سے بڑا نام پیدا کیا۔ ان دونوں نے بھی تانیثیت کے حوالے سے اپنے ناولوں میں کرداروں کو پیش کیا۔

قرآن کی آفاقیت پر اعتراضات کو رفع کرنے کے لیے منظم کوشش کی ضرورت: پروفیسر سید مسعود احمد

علی گڑھ: 19 دسمبر (پی این ایس) ادارہ علوم القرآن شبلی باغ علی گڑھ میں اسکالر سیمینار بعنوان: ڈاکٹر خلیل جیجک کی کتاب "عالمیۃ القرآن" کے تعارف و تجزیہ پر منعقد ہوا۔ اس کا آغاز محمد اشرف اعظمی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ صدارت پروفیسر سید مسعود احمد (سابق ڈین فیکلٹی آف لائف سائنسز اے ایم یو علی گڑھ) نے فرمائی۔ پروفیسر سید مسعود احمد نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ قرآن مجید ایک آفاقی اور عالمی کتاب ہے۔ مستشرقین اور دشمنان اسلام قرآن کی تعلیمات پر اعتراضات کرتے رہے ہیں۔ قرآن پر ان کے جہاں بہت سارے اعتراضات ہیں وہیں ایک اعتراض یہ ہے کہ قرآن کریم آفاقی کتاب نہیں ہے بلکہ اس کی تعلیمات محدود اور وقتی ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ قرآن کی آفاقیت اور عالمگیریت پر جو اعتراضات ہو رہے ہیں ان کو رفع کرنے کے لیے ہمیں منظم طریقے سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ آج کا یہ سیمینار اسی ضرورت کے پیش نظر رکھا گیا ہے۔ مقالہ نگار: ڈاکٹر ظفر دارک قاسمی نے ڈاکٹر خلیل جیجک کی کتاب کا تفصیلی تعارف کراتے ہوئے کہا کہ یہ کتاب آفاقیت قرآن پر مستشرقین کے اعتراضات کا ازالہ کرتی ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ قرآن کی تعلیمات سب کے لیے ہیں اور قیامت تک کے لیے ہیں، اس کے باوجود قرآن کی آفاقیت اور اس کی عالمگیریت کو نت نئے شکوک وشبہات ڈال کر مخدوش و مجروح کیا جا رہا ہے اور یہ کہا جا رہا کہ قرآن کی تعلیمات آفاقی نہیں ہیں بلکہ اس کے احکام و قوانین وقتی اور محض اہل عرب کے لیے ہیں۔ مزید کہا کہ ڈاکٹر خلیل جیجک نے اس کتاب میں اس کے ثبوت فراہم کیے ہیں کہ قرآن مجید سب کے لیے ہے اور قیامت تک لیے ہے۔ ڈاکٹر ظفر دارک قاسمی نے مستشرقین کے ان معروف اعتراضات کا بھی تجزیہ پیش کیا جو مستشرقین آفاقیت قرآن پر کرتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر ابوسعد اعظمی نے اپنے افتتاحی کلمات میں کہا کہ آفاقیت قرآن اس وقت کا اہم موضوع ہے اور مستشرقین و معاندین نے قرآن مجید پر اعتراضات متعدد جہات سے کیے ہیں۔ ان سب کا جواب بھی ہمارے علماء نے بڑی تفصیل سے دیا ہے۔ انہوں نے آفاقیت قرآن پر اب تک جو مواد مختلف ممالک اور متعدد زبانوں میں تیار ہوا ہے اس کا بھی تفصیلی تعارف کرایا۔ کلمات تشکر ڈاکٹر ابوذر متین نے ادا کرتے ہوئے موضوع کی اہمیت وافادیت پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے صبر، نیکی، احسان وغیرہ کے قرآنی تصور کو اجاگر کرتے ہوئے زبان کے تہذیبی ارتقا پر بھی اظہار خیال کیا۔ مستشرقین کی ہرزہ سرائیوں کو عبث قرار دیا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں حاضرین نے شرکت کی جن میں نسیم احمد خاں، ڈاکٹر عرفات ظفر، مولانا انس مدنی، مولانا سالم برجیس، محمد طارق بدایونی اور سمیع اللہ وغیرہ۔

نیپال میں عربی زبان، روحانی تعلق سے قومی شناخت تک: ڈاکٹر عبدالغنی القوفی

کھٹمنڈو۔ ہر سال 18 دسمبر کو دنیا بھر میں زبانِ عربی کے عالمی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یہ دن دنیا کی قدیم اور امیر ترین زبانوں میں سے ایک، زبانِ عربی، کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ 1973 میں اقوام متحدہ نے عربی کو اپنی سرکاری زبانوں میں شامل کیا، جس سے پہلی بار عالمی سطح پر اس کی عالمی حیثیت کو تسلیم کیا گیا۔ یہ دن محض ایک تقریب نہیں، بلکہ اس زبان کو بطور تہذیبی اور علمی ورثہ اجاگر کرنے کی دعوت ہے۔ زبانِ عربی نہ صرف عرب دنیا کے لوگوں کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے بلکہ یہ انسانیت کو قدیم علوم اور ثقافتوں سے جوڑنے والی ایک کھڑکی بھی ہے۔ یہ قرآنِ کریم کی زبان ہے جو دنیا بھر میں ڈیڑھ ارب سے زائد مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن ہے، اور اسے خاص مذہبی اور تہذیبی مقام عطا کرتی ہے۔ ٭ نیپال میں زبانِ عربی: روحانیت، شناخت، اور عوامی تحریک کا نتیجہ ٭ نیپال ایک غیر عرب ملک ہونے کے باوجود زبانِ عربی کے ساتھ مسلمانوں کے خاص تعلق کی بہترین مثال پیش کرتا ہے۔

اسپتال سے گھر جا رہے نوجوان کو بدمعاشوں نے ماری گولی، حالت تشویشناک

کوشامبی: 19 دسمبر (پی این ایس) ضلع میں کار سوار نامعلوم بدمعاشوں نے ایک نوجوان کے سر میں گولی ماردی، جس کی وجہ سے نوجوان شدید زخمی ہوگیا۔ زخمی نوجوان کو تشویشناک حالت میں نجی اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ وہ وہاں زیر علاج ہے۔ دریں اثناء متاثرہ کی والدہ کی شکایت پر تھانہ پولیس نے مقدمہ درج کر کے بدمعاشوں کی تلاش شروع کردی ہے۔ پپری تھانہ علاقہ کے چیل ٹاؤن آزاد نگر، وارڈ نمبر 6 کے رہنے والے رام چندر کا بیٹا ایک پرائیویٹ اسپتال میں کام کرتا ہے۔ ہر روز کی طرح وہ رات گئے کام سے فارغ ہو کر اپنے گھر جا رہا تھا۔ زخمی کی ماں للتی دیوی نے بتایا کہ ان کا بیٹا گھر آ رہا تھا۔ اس کے بعد ایک کار میں سوار کچھ بدمعاشوں نے اسے ایک نجی گیسٹ ہاؤس کے قریب سڑک پر روک کر گولی ماردی۔ گولی ساگر کے سر میں لگی۔ اس کے بعد انہیں ایک پرائیویٹ اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ وہ وہاں زیر علاج ہے۔ سی او کوشامبی ابھیشیک سنگھ کے مطابق پولیس کو بدھ کی رات دیر گئے اطلاع ملی کہ دو فریقوں کے درمیان جھگڑا ہو رہا ہے۔ اس جھگڑے میں ایک فریق نے دوسرے فریق پر گولیاں چلا دیں۔ اس میں گولی نوجوان کے سر کو چھوتی ہوئی نکل گئی۔ نوجوان کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ اہل خانہ کی شکایت پر مقدمہ درج کر کے کارروائی کی جا رہی ہے۔

تقریب بسم اللہ میں بچیوں کو مولانا محمد سفیان قاسمی نے دیا درس

دیوبند۔ قرآن اللہ کا مقدس کلام ہے قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا جو مسلمانوں کے لیے دستور حیات ہے، جو ہماری ہدایت و رہنمائی کے لیے نازل کیا گیا ہے قرآن کی تلاوت کرنا باعث اجر وثواب ہے اور اس پر عمل کرنا اللہ سے قربت و آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے ان خیالات کا اظہار دارالعلوم وقف دیوبند کے مہتمم مولانا محمد سفیان قاسمی نے تقریب بسم اللہ میں استاذ دارالعلوم وقف دیوبند مولانا شمشاد رحمانی کی دو بچیوں کو ناظرہ قرآن مجید کا آغاز کراتے ہوئے کیا۔ مولانا محمد سفیان قاسمی نے کہا کہ مکاتب و مدارس اسلامیہ کا ملت پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ ان میں طلبہ و طالبات کے لیے ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم کا مناسب اور بہتر انتظام ہے۔ بلکہ ابتدائی مرحلے میں نورانی قاعدہ یا یسرنا القرآن کے بعد قرآن کی ناظرہ تعلیم کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور نونہالان ملت ڈیڑھ دو سالوں میں ناظرہ قرآن کی تکمیل کر لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ناظرہ قرآن کی تعلیم کا انتظام ہمارے بعض گھروں میں بھی پایا جاتا ہے جن میں بعض محترم، معزز اور تعلیم یافتہ خواتین اپنے محلے کے بچے بچیوں کو ناظرہ قرآن کی تعلیم دیتی ہیں اور الحمدللہ یہ خدمت وہ مفت انجام دیتی ہیں، اس کا کوئی معاوضہ سرپرستوں سے طلب نہیں کرتیں، مسلم معاشرے کو ایسی خواتین کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے تاکہ وہ مکمل یکسوئی کے ساتھ یہ خدمت انجام دیتی رہیں اور یہ بابرکت سلسلہ جاری رہے۔ مولانا شمشاد رحمانی نے کہا کہ قرآن کریم ایک ایسا معجزہ ہے کہ تمام مخلوقات مل کر بھی اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ قرآن کی عظمت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب جس سرزمین پر نازل ہوئی اس نے وہاں کے لوگوں کو فرشِ خاک سے اوجِ ثریا تک پہنچا دیا۔ اس نے ان کو دنیا کی عظیم ترین طاقت بنا دیا۔ قرآن واحادیث میں قرآن اور حاملین قرآن کے بہت فضائل بیان کے گئے ہیں۔ آخیر میں مولانا محمد سفیان قاسمی کی رقت آمیز دعاء پر تقریب کا اختتام ہوا۔ اس دوران اساتذہ دارالعلوم وقف دیوبند کے علاوہ دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم زکریا دیوبند، جامعۃ الشیخ حسین احمد مدنی دیوبند اور جامعہ امام انور شاہ دیوبند کے مخصوص اساتذہ کرام اور عمائدین شہر موجود تھے۔

موسم سرماء میں لحاف اور کمبل تقسیم کرنا وقت کا اہم فریضہ: حافظ عبدالقدوس ہادی

کانپور: آج شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام متصل مسجد عائشہ جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور میں قاضیٔ شہر کانپور الحاج حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش کی سرپرستی و مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کنوینر اصلاح معاشرہ کمیٹی شہری جمعیۃ علماء کانپور کی نگرانی میں سیکڑوں ضرورتمندوں میں لحاف اور کمبل تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر قاضیٔ شہر حافظ عبدالقدوس ہادی نے کہا کہ یہ کام انسانیت کی مدد کے جذبے سے شہری جمعیۃ علماء کانپور کے بینر تلے گزشتہ پندرہ دنوں سے کیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی اس عمل کو جاری رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بلاتفریق مذہب وملت یہ کام شہری جمعیۃ علماء کانپور برسوں سے کرتی آ رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تعلیمات نبویؐ کے مطابق پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک اور حسن معاشرت کا خصوصی اہتمام کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب تک تم اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک نہیں کرتے، تب تک تم کامل مومن نہیں بن سکتے، پڑوسی کی عزت، ان کی ضروریات کا خیال رکھنا، اور ان کے حقوق کا احترام کرنا ضروری ہے۔ اگر پڑوسی کو کسی مدد کی ضرورت ہو، تو ان کی مدد کرنی چاہیے، چاہے وہ مالی ہو یا جسمانی۔ پڑوسیوں کو تکلیف دینے سے بچنا چاہیے، اگر پڑوسی خوش ہوں تو ان کی خوشی میں شریک ہونا چاہیے اور اگر وہ غم میں ہوں تو ان کے غم میں شریک ہونا چاہیے۔ اللہ کے رسولؐ نے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کو ایمان کی علامت قرار دیا ہے، اور اس کی بنیاد پر معاشرت میں محبت، امن اور بھائی چارے کو فروغ دینے کی تعلیم دی ہے۔ جان لیں کہ یہ امدادی کام کوئی بھی تنظیم اکیلے تنہا نہیں کر سکتی اس لئے شہر کانپور کے اہل خیر حضرات سے گزارش کی جاتی ہے کہ ہمارے تنظیم شہری جمعیۃ علماء کانپور کا اس مہم میں بھرپور تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ مسلمان برادری میں، یہ عمل صدقہ و خیرات کے جذبے کے تحت کیا جاتا ہے، جسے اسلام میں بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ لحاف و رضائی کی تقسیم نہ صرف ایک فرد کی ذمہ داری ہے بلکہ یہ پورے معاشرے کی اجتماعی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ اگر ہر فرد اپنے حصہ کا کام کرے، تو پورا معاشرہ ایک دوسرے کا ساتھ دے کر اس مشکل وقت میں انسانوں کی مدد کر سکتا ہے۔ اس طرح کے کام سے انسانوں کے درمیان محبت، تعاون اور بھائی چارے کا جذبہ بڑھتا ہے، اور معاشرتی ہم آہنگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

گنگا ایکسپریس وے کے ٹھیکیدار سے بھتہ طلب کرنے کے الزام میں ایک شخص گرفتار

مظفر نگر: 19 دسمبر (پی این ایس) میرٹھ ایس ٹی ایف نے مجرم اشوک پردھان کو 50 ہزار روپے کے انعام کے ساتھ گرفتار کیا ہے۔ اشوک پردھان نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر گنگا ایکسپریس وے کے ٹھیکیدار سے ایک لاکھ روپے کی بھتہ طلب کیا تھا۔ ٹھیکیدار کی شکایت کے بعد اے ٹی ایف اشوک پردھان اور اس کے ساتھیوں کی تلاش کر رہی تھی۔ اس معاملے میں کلدیپ عرف مکڈی، پرمجیت عرف گلا، سابق سربراہ سجن سنگھ ساکن لطیف پور جیل بھیج دیا گیا۔ ایس ٹی ایف کے ایس پی برجیش کمار سنگھ نے بتایا کہ مظفر نگر کے بڈھانہ تھانہ علاقے کے رہنے والے ہرش دباس نے گنگا ایکسپریس وے پر مٹی ڈالنے کا ٹھیکہ لیا ہے۔ ہرش نے پیر نگر کے قریب کیمپ آفس بنا لیا ہے۔ 12 نومبر کی دوپہر 2 بجے ویرن پور تھانہ سمبھولی ہاپوڑ کے رہنے والے رنکو نے اسے فون کیا۔

اے ایم یو میں سرسید کی حیات پر مبنی فلم 'سرسید احمد خاں: دی مسیحا' کی خصوصی اسکریننگ

علی گڑھ، 19 دسمبر: 'سرسید احمد خاں: دی مسیحا' فلم جو دو قسطوں میں ہے اور انیسویں صدی کے سماجی مصلح اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے بانی کی زندگی، وژن اور مشن پر روشنی ڈالتی ہے، بدھ کی رات ایپل ٹی وی پر ریلیز ہو گئی۔ ساڑھے پانچ گھنٹے کی اس فلم کو دو گھنٹے کی ایڈیٹ شدہ شکل میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے کینیڈی آڈیٹوریم میں نمائش کے لئے پیش کیا گیا۔ بدھ کی شام یہ تقریب سرسید اکیڈمی کے زیر اہتمام، یونیورسٹی کے کلچرل ایجوکیشن سنٹر کے اشتراک سے فلم کے چنندہ اداکاروں اور پروڈیوسر و ڈائرکٹر کی موجودگی میں منعقد کی گئی۔ اے ایم یو کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے اداکاروں کی عزت افزائی کرتے ہوئے انھیں یادگاری نشان اور گلدستے پیش کئے۔ بایوپک پر گفتگو کرتے ہوئے فلم کے پروڈیوسر اور ڈائریکٹر شعیب چودھری جنہوں نے فلم میں سرسید احمد خاں کا کردار ادا کیا ہے، نے کہا کہ اس پروجیکٹ کو مکمل کرنے میں ہمیں تقریباً گیارہ سال لگ گئے کیوں کہ سرسید کی شخصیت اور ان کے عہد پر تحقیق کا دائرہ بہت وسیع تھا اور موضوع بھی سیاسی طور پر حساس ہے۔ مسٹر چودھری نے اس بات پر مسرت و اطمینان کا اظہار کیا کہ فلم کو اے ایم یو میں کافی پسند کیا گیا اور لوگوں نے اچھا ردعمل ظاہر کیا۔ اسکریننگ سیشن کی نظامت کرتے ہوئے سید ساحل آغا جنہوں نے فلم میں شبلی نعمانی کا کردار ادا کیا ہے، نے پروجیکٹ سے متعلق کچھ دلچسپ کہانیاں حاضرین کے سامنے ف حسین حالی، شیو سنگھ نے بہادر شاہ ظفر، سمانتو رائے نے تراب علی، اظہر اقبال نے اکبر الہ آبادی، عادل شیخ نے مولوی سمیع اللہ خان، جاوید عابدی نے راجہ جے کشن داس، شردھا سنگھ نے نگار جان، محمد علی شاہ نے سید حامد، سید ساحل آغا نے شبلی نعمانی اور یعقوب غوری نے وقار الملک کا کردار نبھایا ہے۔ اس موقع پر پروفیسر محمد گلریز، پروفیسر رفیع الدین، پروفیسر شافع قدوائی، ڈائریکٹر، سرسید اکیڈمی، ڈاکٹر محمد شاہد، پروفیسر محمد نوید خان، کوآرڈینیٹر، کلچرل ایجوکیشن سنٹر اور یونیورسٹی کے دیگر عہدیداران موجود تھے۔

کاکوری کیس کے عظیم انقلابیوں کو منظوم خراج عقیدت

شاہجہاں پور۔ شہید فاؤنڈیشن کے تحت کاکوری کیس کے عظیم انقلابی شہیدان وطن پنڈت رام پرساد بسمل، اشفاق اللہ خاں حسرت وارثی و ٹھاکر روشن سنگھ کو منظوم خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ جمعرات کے روز ایمن زئی جلال نگر واقع شہید اشفاق اللہ خاں اسمارک احاطہ میں منعقد مشاعرہ و کوی سمیلن میں شاعروں اور کویوں نے حب الوطنی سے سرشار تخلیقات پیش کر کے شہیدان وطن کو خراج پیش کیا۔ پروگرام میں پسند کیے گئے اشعار نذر قارئین ہیں۔

ان سے گھبرانا کیا، ان سے کترانا کیا
حادثوں سے مری جان پہچان ہے
اصغر یاسر

چلو خود کو بدل کر دیکھتے ہیں
نئے سانچے میں ڈھل کر دیکھتے ہیں
نظر آتا نہیں جب بھیڑ میں کچھ
جو بونے ہیں اُچھل کر دیکھتے ہیں
حمید خضر

ہندوستان کے ہم ہیں باسی، ہند ہے ہم کو پیارا
آؤ بند ھول کے لگائیں سب جئے ہند کا نعرہ
راشد حسین راہی

ہوائیں دی تھیں کبھی تو نے جن کو وہ شعلے
گھروں میں آگ لگانے کا کام کرنے لگے
گلستان خان

ان کے علاوہ کلدیپ دیپک، امیش چندر سنگھ، فراست اللہ خاں، سریتا باجپئی، اجے اوتھی، پیوش شرما، بسمل آفتاب عالم نے بھی کلام پیش کیا۔ اس دوران مہمان خصوصی سابق پالیکا چیئر مین تنویر خان، شہید کے پر پوتے اشفاق اللہ خاں نے شاعروں و کویوں کو شال اوڑھا کر و توصیفی سند دے کر اعزاز سے نوازا۔ نظامت ڈاکٹر سریش مشرا نے کی۔ آخر میں شہید فاؤنڈیشن کے صدر عارف صدیقی و کنوینر راشد حسین راہی نے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر راج ترپاٹھی، شاداب اللہ خاں، ڈاکٹر شائستہ نسیم، ایس ایم اسلم، حاجی کمال خال، رفیع خان، عمران سعید، محمود خان، زبیر عالم، عامل خاں، مختار خاں، محمد یاسین، سردار شرما، آفاق اللہ خاں، محمد عرفان، عدنان صدیقی، پرویز احمد، مظہر خاں، ظہیر خاں وغیرہ موجود تھے۔

ڈاکٹر امبیڈکر کی توہین معاملہ پر ایس پی کا ایوان میں ہنگامہ

شور شرابے کے درمیان قانون سازی کی کارروائی مکمل ہوئی

لکھنؤ۔ یوپی اسمبلی میں بھی ایس پی نے جمعرات کو باباصاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی توہین کے معاملے پر ایوان میں ہنگامہ کیا۔ سرمائی اجلاس کے چوتھے دن ایوان کی کارروائی ہنگامہ آرائی سے متاثر ہوئی۔ تاہم اسمبلی اسپیکر ستیش مہانا نے ہنگامہ آرائی اور شور شرابے کے درمیان تمام قانون سازی کی کارروائی مکمل کرنے کے بعد ایوان کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کردی۔ دوسری طرف صدر کے بار بار کہنے کے باوجود ایس پی ممبران نے ویل میں کھڑے ہوکر نعرے بازی کرتے رہے۔ یہاں پارلیمانی امور کے وزیر سریش کھنہ قانون سازی کے کام کو سنبھالتے رہے۔ ایوان کی کارروائی شروع ہوتے ہی ایس پی ارکان ڈاکٹر امبیڈکر کی تصویر تھامے ویل کے پاس پہنچے اور نعرے لگانے لگے۔ اسمبلی اسپیکر ستیش مہانا نے ان سے بار بار اپنی نشست پر واپس آنے کی اپیل کی جسے انہوں نے نظر انداز کردیا۔ ایس پی ارکان کے نعرے بازی کی وجہ سے وقفہ سوالات بھی نہیں ہوسکا۔ وہیں اسمبلی کے اسپیکر بار بار سوال پوچھنے والے ایس پی ایم ایل اے سے ان کے سوال پوچھنے کی درخواست کرتے رہے۔ جمعرات کو تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہنے والی ایوان کی کارروائی کے دوران جئے بھیم، بابا صاحب کا مشن ادھورا ہے۔ اکھلیش یادو پورا کریں گے، باباصاحب کی توہین۔ ہندوستان برداشت نہیں کرے گا، جیسے نعرے گونجتے رہے۔ پارلیمانی امور کے وزیر سریش کھنہ نے کہا کہ ایس پی کے پاس شور مچانے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہے۔ بی جے پی اور این ڈی اے نے ڈاکٹر امبیڈکر کا سب سے زیادہ احترام کیا ہے۔ پی ایم مودی نے ان سے جڑے تمام اہم مقامات کی شناخت کرکے پنچ تیرتھ کی بنیاد رکھی۔ ڈاکٹر امبیڈکر کے آئین کے مطابق پی ایم مودی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ترجیحات اور کام کرنے کا انداز برقرار ہے۔ ان لوگوں نے آئین کی تمہید تک تبدیل کردی تھی جو کہ ناممکن تھا۔ یہ لوگ ایوان کو چلنے نہیں دینا چاہتے۔ ایوان میں جاری مظاہرے کے دوران اسمبلی اسپیکر ستیش مہانا ایس پی ارکان سے اپنی نشستوں پر جانے کی اپیل کرتے رہے۔ جب اسے نظر انداز کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ آپ اپنے سیاسی فائدے کے لیے باباصاحب کا نام استعمال کر رہے ہیں۔ ان کی تصویر لے کر اس طرح احتجاج کرنا آئین کی روح کے خلاف ہے۔ ڈاکٹر امبیڈکر نے یہ بھی کہا تھا کہ ایوان میں صرف عوام سے جڑے مسائل پر بات کی جانی چاہیے۔ ریاست کے مفاد میں آپ لوگوں کو مل کر کسانوں، نوجوانوں، لاء اینڈ آرڈر وغیرہ کے بارے میں سوال پوچھنا چاہیے۔ اس دوران جب کچھ ایس پی ممبران ایوان سے باہر گئے تو انہوں نے آڑے ہاتھوں لیا اور باقیوں سے کہا کہ آپ کے دوست اس طرز عمل سے ناراض ہوکر باہر گئے ہیں۔ وہ ایس پی ارکان کو اس وقت بھی روکتا رہا جب انہوں نے تصویر کو الٹا پکڑا اور فولڈ کیا۔ کانگریس کی رکن آرادھنا مشرا مونا ان سے سوال پوچھنا چاہتی تھیں، لیکن شور کی وجہ سے ان کی آواز ڈوب گئی۔ اس پر اسپیکر اسمبلی نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر پوری اپوزیشن کا لیڈر ہوتا ہے۔ آپ ان کے پاس جائیں اور ان سے یہ ہنگامہ بند کرنے کو کہیں۔ آرادھنا نے بھی یہ کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اسمبلی اسپیکر وقفہ سوالات کے دوران ایس پی ارکان سے سوالات کرنے کی درخواست کرتے رہے۔ انہوں نے سوالات کرنے والے تمام ممبران کے نام لیے، لیکن کوئی بھی نہیں ٹلا۔ جس کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایس پی ممبران حکومت کے جواب سے مطمئن ہیں۔ اتنا ہی نہیں رول 56 کے تحت کام ملتوی کرنے پر ایس پی ممبران نے بھی کوئی بات نہیں کی، جب کہ اسپیکر سب کی بات سننے کے لیے تیار تھے۔ ہنگامہ آرائی کے باعث ضمنی بجٹ پر بحث بھی نہ ہوسکی۔ سابق وزیر سدھارتھ ناتھ سنگھ نے ایوان کو مہا کمب کے انعقاد کی تیاریوں سے آگاہ کیا۔ ایس پی ممبر سنگرام سنگھ یادو نے اس پر بحث کا مطالبہ کیا تھا، لیکن وہ کنویں میں ہی نعرے لگاتے رہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بھی سہ پہر 3 بجے ایوان سے خطاب کرنا تھا، لیکن اس سے پہلے ہی ایوان کی کارروائی ختم ہوگئی۔ آپ کو بتادیں کہ وزیر اعلیٰ بدھ کو بھی ایوان سے خطاب نہیں کرسکے۔ ہنگامہ آرائی کے درمیان 72,865.17 کروڑ روپے کا دوسرا ضمنی بجٹ ایوان میں متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔ اسی طرح اتر پردیش اسٹیٹ اسپورٹس یونیورسٹی (ترمیمی) بل 2024 اور اتر پردیش شیڈول کاسٹ اینڈ شیڈول ٹرائب کمیشن (ترمیمی) بل کو بھی منظور کیا گیا۔ پارلیمانی امور کے وزیر سریش کھنہ نے بھی سی اے جی کی رپورٹ کو ایوان کی میز پر رکھنے کا باقاعدہ اعلان کیا اور ایوان کی کارروائی غیر معینہ مدت تک ملتوی کرنے کی تجویز پیش کی۔ آخر میں قومی ترانے کے لیے ایس پی اراکین اپنی نشستوں پر واپس چلے گئے، جب کہ کچھ کنویں میں بیٹھے رہے۔

ڈاکٹر امبیڈکر کی ہوئی توہین، معافی مانگیں وزیر داخلہ: اکھلیش

لکھنؤ:19 دسمبر (یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے کہا کہ وزیر داخلہ امت شاہ نے بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کی توہین کی ہے۔ انہیں معافی مانگنی چاہیے۔ انہوں نے جمعرات کو کہا کہ وزیر داخلہ کی معافی کے حوالے سے اراکین پارلیمنٹ کا مطالبہ صحیح ہے۔ بابا صاحب پچھڑے، دلتوں، غریبوں، محرومین، استحصال زدہ طبقات اور متاثرہ افراد کے جذبات ہیں۔ پی ڈی اے کے لوگ بابا صاحب کو بھگوان مانتے ہیں۔ آج گاؤں گاؤں گھر گھر ان کو پوجا جاتا ہے۔ ہم سب ان کا بہت احترام کرتے ہیں۔ یادو نے کہا کہ بابا صاحب نے آئین کے ذریعہ سے غریبی اور محروم سماج کو وقار سے جینے کا راستہ دکھایا۔ بی جے پی بابا صاحب کا آئین نہیں مانتی ہے۔ پورا ملک دیکھ رہا ہے کہ بی جے پی کے لوگ بابا صاحب امبیڈکر کے لئے کس طرح کی زبان کا استعمال کر رہے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو بابا صاحب امبیڈکر کے بنائے ہوئے آئین کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ آئین نہیں 'من ودھان' سے چلنے والے لوگ ہیں۔ ایس پی سربراہ نے کہا کہ بابا صاحب کے بارے میں جو نکل کر سامنے آیا ہے وہ بی جے پی لیڈروں کا نیچورل رویہ ہے۔ ہم لوگ پہلے سے بھی کہہ رہے ہیں کہ جمہوریت اور آئین خطرے میں ہے۔ یہ بات راجیہ سبھا میں سامنے آگئی۔ یادو نے سنبھل میں محکمہ بجلی کی چھاپے ماری کے حوالے سے کہا کہ حکومت کے افسران نے کھیل کیا ہے۔ افسر چھاپہ مار رہے ہیں اور پریشان کر رہے ہیں۔ خواتین کی توہین کر رہے ہیں۔ ایم پی کے بھی گھر گئے تھے۔ انہوں نے کہا 'میں تو کہوں گا کہ وزیر اعلیٰ جی اپنے بی جے پی کے لوگوں کی بھی جانچ کریں۔ ان کے گھروں پر بھی چھاپے ماریں۔ وہ بڑے پیمانے پر بجلی چوری کر رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں اتر پردیش میں جہاں جہاں۔ بڑی۔ بڑی کمپنوں کو چھاپے

اٹل جی کو گڈ گورننس کی علامت سمجھا جاتا ہے

وزیر اعلی یوگی نے گڈ گورننس ہفتہ کا کیا افتتاح

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اٹل جی کو گڈ گورننس کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ سیاسی عدم استحکام کو استحکام میں بدلنا، گڈ گورننس کے اہداف کو حاصل کرنا، ملک کے اندر انتیودیا اسکیم، ہر غریب اور محروم فرد کو حقوق ملنے چاہئیں، انتیودیا کارڈ۔ راشن، پردھان منتری گرامین سڑک یوجنا، درج فہرست ذات وقبائل یا پسماندہ طبقے کو حق دلانے کے ساتھ ساتھ سنہری چوکور، عالمی معیار کا بنیادی ڈھانچہ اور شاہراہیں اٹل جی کی خدمات ہیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعرات کو سنگیت ناٹک اکیڈمی میں گڈ گورننس ہفتہ کا آغاز کیا۔ سی ایم نے اٹل جی کی شخصیت اور کاموں پر لگائی گئی نمائش کا افتتاح کیا اور دیکھا۔ گڈ گورننس ہفتہ 25 دسمبر تک اٹل جی کی 100 ویں سالگرہ کے موقع پر منایا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ یہ مادر ہند کے عظیم فرزند، سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کی پیدائش کا صد سالہ سال ہے۔ پی ایم مودی کی ترغیب سے آج سے پورے ملک اور ریاست میں گڈ گورننس ہفتہ شروع ہو رہا ہے۔ اٹل جی کی آبائی جائے پیدائش اتر پردیش ہے۔ انہوں نے اپنے کام کی جگہ کے طور پر بھی اتر پردیش کا انتخاب کیا۔ انہوں نے بلرام پور اور لکھنؤ سے کئی بار پارلیمنٹ میں اتر پردیش کی نمائندگی کی۔ بطور وزیر خارجہ اور وزیر اعظم انہوں نے ملک کو قابل قیادت بھی فراہم کی۔ اٹل جی ایک شاعر، صحافی، ادیب اور سیاست دان تھے۔ وہ ہم آہنگی کے ساتھ سب کو ساتھ لے کر چلنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ انہیں ہندوستانی سیاست کا اجاتشترو کہا جاتا تھا۔ اٹل جی کی چھ دہائیوں کی عوامی زندگی بغیر کسی داغ کے تھی۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ آج سے ہر ضلع میں پروگرام شروع ہوگئے ہیں، جو پورے ہفتہ (25 دسمبر) تک جاری رہیں گے۔ اسکولی بچوں کے لیے گڈ گورننس پر مضمون نویسی، اعلیٰ تعلیمی سطح پر تقاریر، مصوری کے مقابلے، دیہی علاقوں میں سیمینار کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سال بھر تقریبات کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔ جیتنے والوں کو 25 دسمبر کو اعزاز سے نوازا جائے گا۔ اس شام ہر ضلع، اسکولوں اور کالجوں میں اٹل جی کی نظموں پر مبنی شاعری کی شامیں بھی منعقد کی جائیں گی۔ جس میں ابھرتے ہوئے شاعروں کو ایک پلیٹ فارم مہیا کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اٹل جی کی خدمات اور کام ہم وطنوں کے لیے تحریک ہے۔ گڈ گورننس ویک کے افتتاح کے موقع پر ریاست کے ہر اسکول، کالج اور انسٹی ٹیوٹ میں اس سے متعلق پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ ہم سب قابل احترام اٹل جی کے نظریات سے متاثر اور رہنمائی حاصل کریں گے۔ پی ایم مودی کی قیادت میں ملک گڈ گورننس کے ان اہداف کو موثر طریقے سے نافذ کر رہا ہے، جن کے بارے میں اٹل جی نے دیکھا اور سوچا تھا۔ ریاست بھی اس ہدف کو حاصل کرے گی۔ اس موقع پر اعلیٰ تعلیم کے وزیر یوگیندر اپادھیائے، ثقافت اور سیاحت کے وزیر جیویر سنگھ وغیرہ موجود تھے۔

سرمایہ کاروں کے مفاد میں بنائی گئی پالیسیاں ناقابل قبول: ٹکیت

لکھنؤ/فتح پور:19 دسمبر (یواین آئی) بھارتیہ کسان یونین (بی کے یو) کے قومی ترجمان راجیش ٹکیت نے ایم ایس پی پر قانون بنانے کا مطالبہ دہراتے ہوئے الزام لگایا کہ مرکزی حکومت سرمایہ کاروں کے مفاد میں بنائی گئی پالیسی کا نفاذ چاہتی ہے جسے کسی بھی صورت میں قبول نہیں کیا جائے گا۔ ضلع فتح پور میں کھاگا زرعی منڈی کے نزدیک ایک کسان سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے ٹکیت نے جمعرات کو کہا کہ ایم ایس پی پر قانون بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت سرمایہ کاروں کی بنائی ہوئی پالیسی کو کسانوں کے درمیان نافذ کرنا چاہتی ہے جسے ہم ہونے نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ سال پورے ملک کے کسانوں کی ایک دہلی ہوگی جس میں حکومت سے آر پار کی لڑائی کا منصوبہ بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت سرمایہ کاروں کو خوش کرنا چاہتی ہے اور آئین میں ترمیم بھی کرنا چاہتی ہے۔ اسے ہم بھی نہیں ہونے دیں گے۔ انہون نے کہا کہ جنوری 2022 کے بعد سے ہماری حکومت کے درمیان اسی طرح کی بات چیت نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہنگائی بڑھ رہی ہے لیکن کسانوں کی زمین کے سرکل ریٹ نہیں بڑھ رہے ہیں۔ کھاد کسانوں کو نہیں مل پا رہی ہے۔

ڈاکٹر امبیڈکر کی ہوئی توہین

شاہ اپنے لفظ واپس لیں: مایاوتی

لکھنؤ:19 دسمبر (یواین آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) سپریمو مایاوتی نے آئین ساز بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی توہین کا الزام لگاتے ہوئے وزیر داخلہ امت شاہ سے اپنے لفظ واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ مایاوتی نے جمعرات کو کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے ذریعہ پارلیمنٹ میں آئین ساز و دلتوں و دیگر محروم طبقات کے مسیحا ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے بارے میں جن لفظوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے بابا صاحب کے وقار اور وجود کو کافی ٹھیس پہنچا ہے۔ اس سے پورے ملک میں ان کے پیروکاروں میں زبردست غصہ اور اشتعال ہے اور انہیں اپنے لفظ واپس لینے چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ورنہ بابا صاحب کے پیروکار اس واقعہ کو کبھی بھی بھول نہیں پائیں گے۔ جس طرح کانگریس کے لامحدود غلط کارناموں کو ان کے پیروکار ابھی تک بھی بھلا نہیں پائے ہیں اور نہ ہی یہ کبھی کانگریس کو ان سب کے لئے معاف کرنے والے ہیں۔ بی ایس پی سپریمو نے کہا کہ دلتوں و محرومین کو پتہ ہے کہ کانگریس کی طرح بی جے پی بھی ان طبقات کے ووٹوں کو لبھانے کے لئے آئے دن طرح طرح کی سیاست کرتی رہتی ہے اور اس چکر میں اب یہ پارٹی خود ہی اپنے جنجال میں بہت بری طرح سے پھنس گئی ہے۔ مایاوتی نے حکمراں جماعت اور اپوزیشن کے لئے انتاہی لہجے میں کہا کہ اگر انہوں نے دلتوں و دیگر محروم طبقات کو ووٹ کے مفاد کی خاطر اپنی یہ سیاست بند نہیں کی تو پھر بی ایس پی کو ان کے خلاف پورے ملک میں آواز اٹھانی پڑے گی۔

امبیڈکر کی توہین کا الزام لگا کر ایس پی نے دیا میمورنڈم

اٹاوہ:19 دسمبر (یواین آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ پر بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کی توہین کا الزام لگاتے ہوئے سماج وادی پارٹی (ایس پی) نے جمعرات کو یہاں مظاہرہ کیا اور صدر جمہوریہ کے نام میمورنڈم سونپا۔ ڈی ایم کے ذریعہ سے صدر جمہوریہ کو بھیجے میمورنڈم میں الزام لگایا گیا ہے کہ شاہ نے بابا صاحب پر نازیبا تبصرہ کیا گیا۔ اس کی ان کی پارٹی مذمت کرتی ہے۔ جن بابا صاحب نے دبے کچلے لوگوں کو آئین کی طاقت دی ان کے خلاف ایسی زبان کا استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔ سپا لیڈر سرویش شاکیہ نے بتایا کہ وزیر داخلہ ملک کی پارلیمنٹ میں بیٹھ کر اس طریقے کی زبان کا استعمال بابا صاحب کے لئے کر رہے ہیں۔ وہ سماج وادیوں کو قطعی قبول نہیں ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ وزیر داخلہ کو برخواست کیا جائے۔

اتر پردیش کو پائیدار اور موسمیاتی اسمارٹ بنانے کی سمت پہلا قدم: اوم پرکاش راج بھر

پنچایتی راج کے وزیر نے 43 گرام پنچایتوں کے لیے کلائمیٹ اسمارٹ پلان جاری کیا

لکھنؤ:19 دسمبر۔ پنچایتی راج، اقلیتی بہبود، مسلم وقف اور حج کے وزیر اوم پرکاش راج بھر، چیف سکریٹری، حکومت اتر پردیش منوج کمار سنگھ نے آج کل 43 گرام پنچایتوں کے لیے کلائمیٹ اسمارٹ ایکشن پلان اور تقریباً 58000 گرام پنچایتوں کے لیے کلائمیٹ اسمارٹ گرام پنچایت ایکشن پلان پیش کیا۔ اتر پردیش کا فریم ورک اینڈ اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجر فار ڈیولپمنٹ کو تاج ہوٹل، لکھنؤ میں جاری کیا گیا۔ اس کے علاوہ اجودھیا کے لیے سٹی کلائمیٹ ایکشن پلان بھی باضابطہ طور پر جاری کیا گیا۔ اس موقع پر اوم پرکاش راج بھر نے کہا کہ یہ لانچ اتر پردیش کو پائیدار اور موسمیاتی اسمارٹ بنانے کی سمت پہلا قدم ہے۔ انہوں نے متوازن ترقی اور ماحولیاتی ہم آہنگی کو یقینی بنانے کے لیے ماحولیاتی لچک اور عمل کو پالیسی میں شامل کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے تمام شرکاء سے اتر پردیش کو کلائمٹ اسمارٹ بنانے میں اپنا حصہ ڈالنے کی اپیل کی اور پنچایتی راج محکمہ کے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ جناب راج بھر نے کہا کہ موسمیاتی تبدیلی کوئی دور کا چیلنج نہیں ہے، لیکن یہ ہمارے سامنے ہے اور ہمارے معاشرہ، ماحولیاتی نظام اور طرز زندگی کو متاثر کر رہا ہے۔ اتر پردیش بہت بڑی آبادی اور متنوع جغرافیائی والی ریاست ہے۔ ہمیں مخصوص چیلنجز کا بھی سامنا ہے۔ دیہی اور شہری علاقے بے قاعدہ موسم، بارش کے بدلتے ہوئے انداز اور بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے اثرات سے نبرد آزما ہیں۔ اس کا براہ راست اثر زراعت، آبی وسائل اور صحت عامہ پر پڑ رہا ہے۔ یہ اسکیم گرام پنچایتوں کے لیے مقامی سطح پر موسمیاتی کارروائی کو آگے بڑھانے اور پائیدار دیہی ترقی کی حوصلہ افزائی کے لیے ایک موثر ذریعہ ہے۔ یہ گرام پنچایت اداروں، معاشرہ اور متعلقہ محکموں کو کمزوریوں کا اندازہ لگانے، مقامی آب و ہوا کے خطرات کی نشاندہی کرنے اور موسمیاتی تبدیلی کے موافقت اور تخفیف کے لیے مناسب حل تیار کرنے میں مدد کرے گا۔ چیف سکریٹری جناب منوج کمار سنگھ نے موسمیاتی تبدیلی اور اس کے اثرات پر فوری کارروائی کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اتر پردیش کی طرف سے اس طرح کی پہلی پہل ہے، جس سے دیہی سطح پر موسمیاتی کارروائی کو تقویت ملے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایس او پی دیہی اتر پردیش میں موسمیاتی اسمارٹ اقدامات کے بڑے پیمانے پر نفاذ میں ایک اہم کردار ادا کرے گا، جو ریاست کے پائیدار مستقبل کے وژن کے مطابق ہے۔ انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ ریاست میں پہلے ہی بہت سے اقدامات اور سرگرمیاں جاری ہیں، اور ان کے اثرات کو یقینی بنانے کے لیے نئے طریقوں کی ضرورت ہے۔ محکمہ زراعت کے پرنسپل سکریٹری جناب رویندر نائک نے موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کے بارے میں زراعت کی حساسیت کو اجاگر کیا اور اس سے نمٹنے کے لیے فوری اور فعال کوششوں پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ پائیدار مستقبل کے لیے اپنی روزمرہ زندگی میں عملی تبدیلیاں لانے کی ضرورت ہے۔ جناب سوشانت شرما، سکریٹری، محکمہ ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی نے ان موسمیاتی ایکشن پلان اور SOPs کی اہمیت کی وضاحت کی، جو آنے والی نسلوں کے لیے ایک پائیدار مستقبل کو یقینی بنانے میں مدد کریں گے۔ انہوں نے گاؤں کی سطح پر کامیاب موسمیاتی کارروائی میں نجی شعبے کی شرکت کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ جناب سری نواس کرشنا سوامی، سی ای او، وسودھا فاؤنڈیشن نے کہا کہ گرام پنچایت ایکشن پلان اور ایس او پی ہندوستان میں ایک اختراعی پہل ہیں، جو مقامی سطح پر موسمیاتی کارروائی کو نافذ کرنے پر مرکوز ہیں۔ انہوں نے ان منصوبوں کو تیار کرنے کے عمل اور مقامی شراکت داروں کے ساتھ مل کر آب و ہوا کے عمل کو مرکزی دھارے میں لانے کی اہمیت کی وضاحت کی۔ انہوں نے اتر پردیش کی تقریباً 58000 گرام پنچایتوں میں کلائمیٹ اسمارٹ ایکشن کے نفاذ کو تیز کرنے کے لیے صلاحیت سازی اور تربیتی پروگراموں کو منظم کرنے کے منصوبوں کا بھی اشتراک کیا۔ مذکورہ مقررین کے علاوہ، گرام پنچایتوں کے نمائندوں، محترمہ پریتی تیواری، گرام پردھان، پلندر گرام پنچایت، ملاسا بلاک، کانپور دیہات اور جناب کملیش جار کھڑ، پردھان، جار کھر گرام پنچایت، گوہند بلاک، ہمیر پور نے پلان کی تیاری میں اپنے تجربات کا اشتراک کیا۔ انہوں نے اپنی پنچایتوں کی طرف سے موسمیاتی اسمارٹ بننے کی کوششوں پر روشنی ڈالی اور وسندھرا فاؤنڈیشن کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ان کی پنچایتیں جلد ہی کلائمیٹ اسمارٹ بن جائیں گی۔

ثقافتی پروگرام تعمیر و تشکیل میں بڑا کردار ادا کرتے ہیں: مولانا خالد باندوی

دارالعلوم عثمانیہ درگاگنج کاکوری میں النادی العربی کا سالانہ انعامی مسابقہ

لکھنؤ (پریس ریلیز) عربی زبان دنیا کی تمام زبانوں میں اعلیٰ و منتخب اور یگانہ روزگار زبان ہے، عربی زبان قرآن وسنت کی زبان ہے اور اسے سمجھے بغیر اسلام کے نظام و احکام کو سمجھنا اور اس کے ساڑھے چودہ سو سال پر محیط عظیم تاریخی ذخیرہ سے استفادہ کرنا مشکل ہے، مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا محمد خالد باندوی ندوی استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے دارالعلوم عثمانیہ درگاگنج کاکوری میں منعقد النادی العربی کے سالانہ انعامی مسابقہ کے موقع پر خطاب میں کیا۔ انہوں نے ثقافتی پروگراموں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے طلبہ سے کہا، آپ ان مسابقات کو معمولی اور حقیر نہ سمجھیں اور ان میں بڑھ چڑھ کر شرکت کریں اس لئے کہ بسا اوقات معمولی اور حقیر دکھنے والی چیز بڑی اہمیت کی حامل ہوا کرتی ہے اور انسان کے مستقبل کی تعمیر و تشکیل میں بڑا کردار ادا کرتی ہے جس کی سب بہتر مثال یہ ثقافتی پروگرام ہیں۔ مولانا عبدالودود ندوی استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے طلباء کی تیاریوں کو سراہتے ہوئے کہا، آپ نے اچھا مظاہرہ کیا اور پوری محنت اور تیاری سے اس پروگرام میں حصہ لیا یقیناً آپ قابل مبارکباد ہیں لیکن ابھی آپ کو مزید محنت اور تیاری کرنی ہے تاکہ آپ عربی میں مہارت حاصل کرسکیں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے اساتذہ سے ربط رکھیں اور ان کی نگرانی اور مشورہ سے اپنے علمی سفر کو جاری رکھیں۔ النادی العربی کا یہ سالانہ تقریری انعامی مسابقہ مولانا محمد مستقیم ندوی استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی صدارت میں منعقد ہوا جس کی نظامت محمد عادل عالم نے کی اور آغاز محمد منور حسین کی تلاوت و محمد شائق کی نعت پاک سے ہوا جبکہ حکَم کی حیثیت سے مولانا خالد باندوی ندوی استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ مولانا عبد الودود ندوی استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ اور مولانا عرفان ندوی استاذ معہد دارالعلوم ندوۃ العلماء سکروری نے شرکت کی۔ طبقہ علیا میں اول دوم سوم پوزیشن بالترتیب محمد ارشد، روح الاسلام اور محمد افروز نے حاصل کی جبکہ طبقہ سفلی میں محمد منور حسین، صفی الرحمن اور روح اللہ نے بالترتیب اول دوم سوم پوزیشن حاصل کی۔ اخیر میں مہتمم مدرسہ مولانا صلاح الدین ندوی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور مولانا محمد عرفان ندوی کی دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر مولانا ایاز عالم ندوی، مولانا سید ابراہیم حسینی ندوی، قاری محمد مدثر دریابادی سمیت مدرسہ ہذا کے جملہ اساتذہ وطلباء حاضر رہے۔

75 سالہ شخص کی اسمبلی کے قریب خودسوزی کی کوشش

لکھنؤ:19 دسمبر (پی این ایس) فی الحال راجدھانی میں حکمراں پارٹی اور اپوزیشن کے درمیان زبردست ہنگامہ جاری ہے۔ جس کی وجہ سے پولیس انتظامیہ چوکس ہے۔ اسی دوران ایک بزرگ نے اسمبلی کے قریب خودکشی کرنے کی کوشش کی۔ جی پی او کے قریب ایک 75 سالہ شخص نے آتش گیر مادہ ڈال کر خودکشی کرنے کی کوشش کی۔ تاہم موقع پر موجود پولیس اہلکاروں نے انہیں آگ لگانے سے روک دیا۔ معمر شخص بارہ بنکی کا رہنے والا ہے اور زمین کے تنازعہ کی وجہ سے لکھنؤ پہنچ کر یہ قدم اٹھایا۔ ڈی سی پی سنٹرل رویینہ تیاگی نے بتایا کہ بدھ کی رات تقریباً 11:40 بجے بارہ بنکی کے رہنے والے بزرگ رؤف (75) نے خودسوزی کی کوشش کی۔ اس نے آتش گیر مادہ ڈال کر خود کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ لیکن موقع پر تعینات پولیس ٹیم نے فوری طور پر انہیں آگ لگانے سے روک دیا اور حالات پر قابو پالیا۔ ڈی سی پی نے بتایا کہ پوچھ گچھ کے دوران بوڑھے نے بتایا کہ بارہ بنکی کے گھنگھٹر تھانہ علاقہ کے تحت گاؤں میں اس کی زمین کے تنازعہ کو لے کر ایک دیوانی مقدمہ عدالت میں زیر التوا ہے۔ اس نے گاؤں کی اپوزیشن پر مداخلت، گالی گلوچ اور دھمکیاں دینے کا الزام لگایا ہے۔

آر ڈی ایس او میں سرکاری زبان کے نفاذ کی کمیٹی کا سہ ماہی جائزہ اجلاس

لکھنؤ:19 دسمبر۔ آر ڈی ایس او کے ڈائریکٹر جنرل شری ادے بورونکر کی صدارت میں۔ دفتری زبان کے نفاذ کی کمیٹی کا سہ ماہی جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس میٹنگ میں ڈائریکٹر جنرل نے دفتری زبان کے فروغ اور گزشتہ سہ ماہی میں سرکاری زبان میں ہونے والے کام کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ اجلاس کے دوران ڈائریکٹر جنرل نے تمام افسران پر زور دیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ کام سرکاری زبان میں کریں۔ R.D.S.O. ڈاکٹر وینا کماری ورما، چیف آفیشل لینگویج آفیسر نے کمیٹی کے اجلاس میں موجود ممبران کا خیر مقدم کیا اور دفتری زبان سے متعلق سرگرمیوں اور کامیابیوں کی تفصیلات پیش کیں۔ اس کے بعد، انڈین شوگر کین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، لکھنؤ کی سٹی آفیشل لینگویج امپلیمینٹیشن کمیٹی کے زیر اہتمام ششماہی میٹنگ میں، RDSO۔ اپریل تا ستمبر 2024 کے دوران دفتری زبان میں بہترین کام کرنے پر دیا جانے والا دوسرا ایوارڈ ڈائریکٹر جنرل کی مہربانی سے محکمہ سرکاری زبان کو دیا گیا۔ اس کے علاوہ، ڈائریکٹر جنرل کی طرف سے سرکاری زبان کا رسالہ "مانک رشمی" جاری کیا گیا۔ موضوعی سہ ماہی کی سرکاری زبان سے متعلق پیش رفت رپورٹ سرکاری زبان کے افسر جناب اکھلیش کمار سریواستو نے پیش کی۔ R.D.S.O. برسا منڈا جی کی 150 ویں یوم پیدائش کے موقع پر "ٹرن آؤٹ کے ذریعے لمبی ویلڈیڈ ریل کا تسلسل" کے عنوان پر پریزنٹیشن سرکاری زبان میں سری پروین کمار یادو، اسسٹنٹ ڈیزائن انجینئر/ڈائریکٹوریٹ آف ٹریک نے پیش کی۔ آر ڈی ایس او سکاؤٹ گائیڈز کے بچوں نے قبائلی فخر پر ایک مختصر ڈرامہ پیش کیا جسے تمام ممبران نے سراہا۔ مختصر ڈرامے کی تکنیکی پیشکش اور اسٹیج سے خوش ہوکر ڈائریکٹر جنرل نے انہیں اعزازیہ سے نوازنے کا اعلان کیا۔

ہاتھرس روڈ حادثہ: ٹرک ٹریکٹر ٹرالی سے ٹکرایا، حادثے میں دو کسان جاں بحق، دو زخمی

لکھنؤ/ہاتھرس:19 دسمبر (پی این ایس) مین پوری سے علی گڑھ دھان بیچنے جا رہے دو کسانوں کی ٹریکٹر ٹرالی کو ایک ٹرک نے پیچھے سے ٹکر ماردی۔ حادثے میں دونوں کسانوں کی موت ہوگئی۔ دو دیگر زخمی ہوئے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق مین پوری کے انگلا دیوی اور چھا کے رہنے والے 43 سالہ کسان ارجن سنگھ ولد ہرونشی اور 52 سالہ ارون ولد نرویر سنگھ ایک ٹریکٹر ٹرالی میں دھان لے کر بیچنے کے لیے علی گڑھ جا رہے تھے۔ رات تقریباً 11:00 بجے کسانوں نے کاس گنج روڈ پر بائی پاس کے سردالہ پل پر ٹریکٹر ٹرالی کھڑی کی۔ دونوں کسان اپنے گاؤں کے ایک دوست سے بات کرنے لگے۔ تبھی پیچھے سے ایک ٹرک آیا اور ٹریکٹر ٹرالی سے ٹکرایا۔ تصادم کے باعث ٹریکٹر ٹرالی تیزی سے آگے بڑھی جس کی وجہ سے سامنے کھڑے دو کسانوں سے ٹکرا گئی۔

بی جے پی حکومت صرف ہندو - مسلم ایجنڈا چلاتی ہے: راکیش ٹکیت

لکھنؤ/فتح پور:19 دسمبر (پی این ایس) ضلع میں بھارتیہ کسان یونین کے کھاگا منڈی گراؤنڈ میں کسان مہا پنچایت کا انعقاد کیا گیا۔ بھارتیہ کسان یونین کے قومی ترجمان راکیش ٹکیت مہا پنچایت سے خطاب کرنے پہنچے۔ یہاں انہوں نے کسانوں کے مسائل بیان کیے اور بی جے پی پر سخت نشانہ سادھا۔ بھارتیہ کسان یونین نے کھاگا میں کسانوں کے مختلف مسائل کے سلسلے میں ایک مہا پنچائیت کا انعقاد کیا۔ مہا پنچائیت میں قومی ترجمان چودھری راکیش ٹکیت نے کہا کہ ملک میں سرمایہ داروں کو فائدہ پہنچانے کی حکمت عملی بنائی جاتی ہے۔ حکومت کی پالیسی کسانوں کو تباہ کرنے کی ہے۔ حکومت جھوٹ سے بھری پڑی ہے، حکومت صرف ہندو اور مسلم ایجنڈا چلاتی ہے۔ کسانوں کو گنے کا صحیح ریٹ نہیں مل رہا۔ گنے کے واجبات ادا نہیں کیے جا رہے ہے۔ بھیڑیے اور چیتے کسانوں کو کھا رہے ہیں۔ حکومت کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ملک بھر میں اس طرح کی پنچایتیں ہوتی رہیں گی۔ یہ کسانوں کی نہیں، تاجروں کی حکومت ہے۔ کسانوں کی جدوجہد مشکل ہوجائے گی۔ ہم جنگ لڑتے رہیں گے۔ ایم ایس پی گارنٹی ایکٹ کو لے کر بڑی جنگ لڑیں گے۔ نسل اور فصل دونوں کو بچائے گا۔ راکیش ٹکیت نے کسانوں کی تحریک کی حمایت کی۔ ضمنی انتخاب کے حوالے سے راکیش ٹکیت نے کہا کہ الیکشن ایک بیماری ہے۔ ہم اس سے دور رہتے ہیں۔ بیماری ای وی ایم میں ہے، ووٹ کسی کو دیں، وہی جیتے گا۔